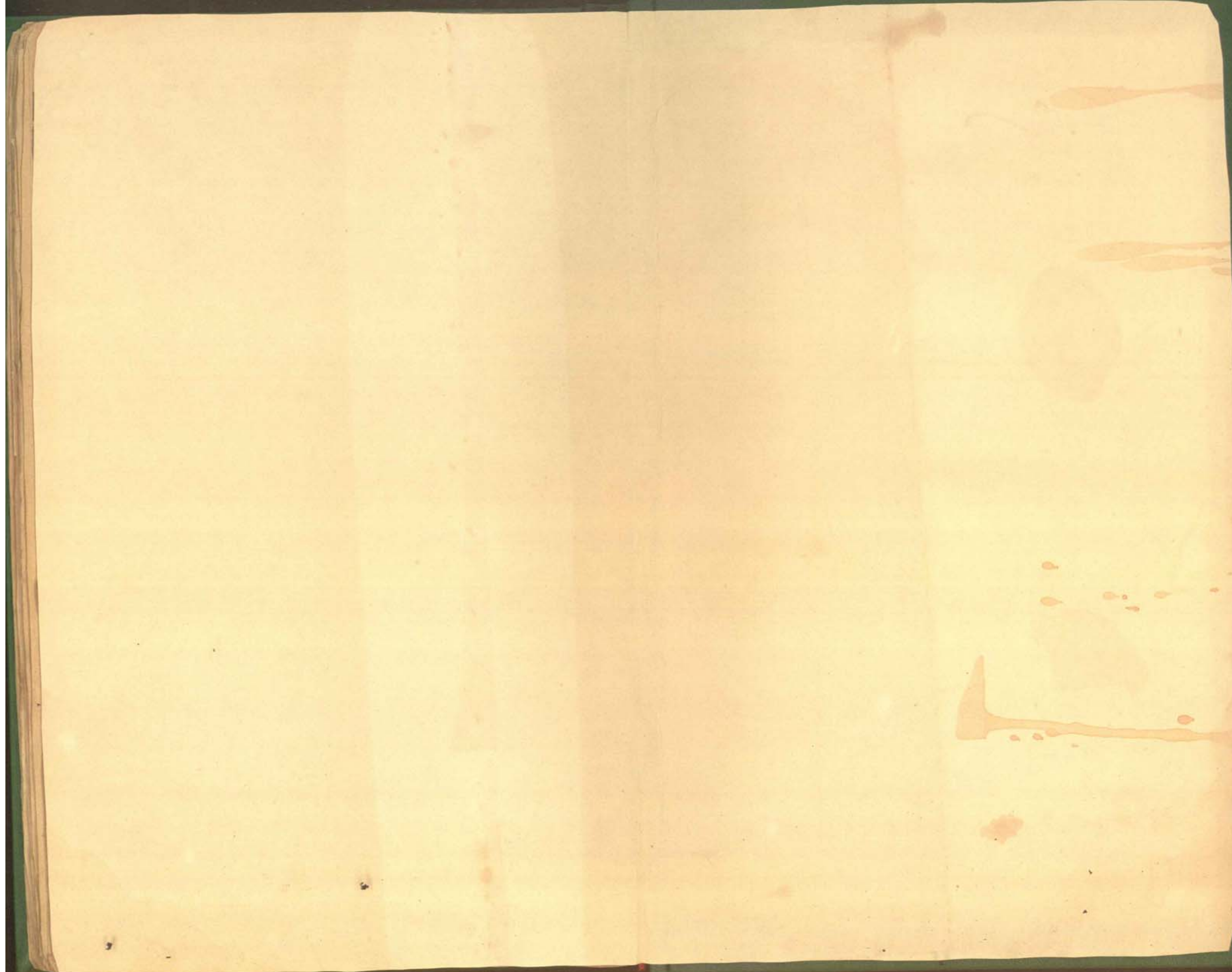






بعون خداوند زمین و زمان این نسخهٔ عجیبه ۱۸۷۵ء

بوقت محمود و ساعت سعید ۱۲۹۲ھ

خیابان سرود غیبی

مؤلفهٔ بندهٔ سید محمد علی [illegible] آبادی مقیم ملک جالندھر

بمطبع منشی نول کشور در مقام لکھنؤ حلیهٔ طبع پوشید



بعونہ خداوند زمین و زمان این نسخہ عجیبہ ۱۲۷۵ء
بوقت محمود و ساعت سعیدہ ۱۲۹۲ھ
خیابان تواریخ
مؤلفہ بندہ سید محمد علی جرمی(؟) دابادی مقیم ملک جیپور ۱۲۹۲
بمطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ حلیۂ طبع پوشید ۱۲۹۲

اطلاع — اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ بسلسلہ دار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست معمول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے ملاحظہ و مطالعہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی اندازن ہر اس کتاب کے متصل ہیچ کے بین صفحہ ہوتا ہے۔ اون مین بعض کتب تواریخ وغیرہ کی درج کرتا ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب تواریخ

قصص الانبیا — موسوم بہ روضۃ الاصفیا از مولوی محمد طاہر۔

ایضاً — خرد۔

عجائب القصص — جسمین کتاب ذکر حالات انبیا و اولیا مین مرتبہ مولوی فخر الدین و دو جلد مین

۱ جلد مین حالات آفرینش نور محمدی سے تا قصۂ اسکندر فیلقوس۔

۲ جلد — مین تمام ذکر حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تاریخ حبیب اِلٰہ — احوال حضرت از ولادت تا رحلت مصنفہ مولوی عنایت احمد۔

فتوحات واقدی — علیہ الرحمہ کا ترجمہ در چار حصہ

۱ حصہ مین مغازی الرسول۔

۲ حصہ مین فتوح الشام۔

۳ حصہ مین فتوح المصر۔

۴ حصہ مین فتوح العجم۔

یہ ہر کتاب عربی مین مصنفہ حضرت واقدی تھا اسکا ترجمہ اردو مین بعبارت سلیس عام فہم نسریا(؟) ہے ترجمہ مولوی بشارت علی خان سید محمد ہی حسین۔

ترجمہ فتوح مغازی الرسول — موسوم بہ مغازی الصادقہ۔

ترجمہ فتوح الشام و فتوح المصر یکجائی۔

ترجمہ فتوح العجم — مسمی بہ غزوہ عرب۔

[illegible] الاولیا — اولیاء اللہ کا ذکر ہر قسم کا [illegible] غلام سرور۔

تذکرۃ الخلفا منظوم — خلاصہ فتوح الشام والمصر والعجم مولفہ حکیم امانت علی۔

فتوحات ہند — خلاصہ تاریخ واقعات مولفہ منشی عنایت حسین۔



حمد بے عدد اوس صانع حقیقی کو سزاوار ہے کہ جسکی وحدانیت کا پرتو ہر شے
مین نمودار اعداد حروف کی طرح ہر قالب میں پنہان ہے جو حرف ہے اوسکی وحدانیت
کی برہان کثرت مین وحدت مستور ہے عدد ناپ طرفین کے مجموعہ کا نصف ہوتا ہے
شعر ہر رنگ مین ہی اوسیکا جلوہ ✤ ہر سنگ مین ہی وہی شرارہ ✤ پھر
ایسے وحدہ لا شریک کی حمد اور زبان گویا ہیہات ہیہات **مصرعہ** زبان آفرین را
ستاید زبان ✤ جل جلالہ و عم نوالہ اور نعت بے حد اوسکے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو شایان کہ جسکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک کا فرمان اسکے
نور سے زمین و آسمان روشن ہے اوسیکی رنگ و بو کا شور چمن چمن شان اوسکی
عین خدا کی شان ہو احمد بلا میم کہنا ایمان **شعر** خدا سے کب جدا ہے نور
اوسکا ✤ زبان حق سے سن مذکور اوسکا ✤ علی آلہ و اصحابہ اجمعین بعد اسکے

مدح حاکم عہد ہو کہ اولی الامر منکم سے آشکارا ہے جو خاص مدعا ہمارا ہے
وہ کون ہے نصیر الناصرین امام المسلمین سرتاج روساے ہندوستان افتخار
امراے عالیشان نافذ الحکم واجب التعظیم صاحب علم بالک وہیم سکندر اقبال
فلاطون مقال دارا شکوہ حق پژوہ عدل گستر نوشیروان سیر آفتاب آسمان حشمت
ماہتاب چرخ شوکت امیر ابن امیر رئیس والا تدبیر محب آل رسول و جہان حضور
امیر کبیر نواب میر علی مراد خانصاحب بہادر دام اقبالہم
والی ملک خیرپور سندھ کہ جسکی سخاوت نے حاتم اور حاتم کی سخاوت کو گرد کر دیا
بلکہ اوسکی گرمی بازار کو سرد کر دیا **قطعہ** یہ سخاوت ہے کہ بحر و دشت مین جاری ہے فیض
کاسہ گل کی طرف دیکھا تو زر سے پر ہوا ✤ پھل صنوبر مین نہ تھا آخر اوسے بھی بر ملا
ہاتھ پھیلائے صدف نے اوسکو حاصل در ہوا ✤ شجاعت کا یہ حال کہ گو رستم
بہادر جہان کا تھا لیکن اوسکے خوف سے کوئی چھپا تھا اسیلیے ارادے کا نام قضا ہے
کہ دشمن کے سر پر موجود ہے اوسیکی ہیبت سے آتش دود **قطعہ** یہ شجاعت کا ہے
عالم آپ دشمن ہو ہلاک ✤ واکیا مرجان نے پنجہ خون سے آخر تر ہوا ✤ بچہ ٹھہرا
سامنے اوسکے نہ کوہستان کبھی ✤ جھک گیا دیکھا اوسکو ماہ نو ہوا خنجر ہوا ✤
عدالت کی یہ صورت کہ زیردست اور زبردست دونون برابر ہین بلکہ زبردست
زیردست سے کمتر گو ظاہر مین ایک ہی صورت لکھتے ہین اسمین ایک اوسمین
دو نقطہ لکھتے ہین **قطعہ** حال کیا ہے کوئی سر اوٹھاے نخوت سے ✤ فلک
بھی تو جھکے یہان تک زمین ہو جاے ✤ خبر ہو چور اگر آے شمع غزلت مین ✤
تو سرزنش اوسے گلگیر سے زمین ہو جاے ✤ شوکت کا بیان خانہ بر یح زبان سے

کیونکر ہو گنج کا شمار نہ لشکر کا حساب جو تقی ہی لاتعد اور لاجواب ہی ربع مسکون کا انتخاب ہی فیض اوسکا عالمگیر ہی فیاضی مین بے نظیر ہی شہرت اوسکی عالم گیر گنج گنج ہی ہر چند کہ جویا اس گلشن مین ہی مگر اوسکا نواسنج مہدی علیخان ذکی رہنے والی لکھنؤ کے اوصاف مین بارہ شعر کہکے خلعت جاگیر و فیل سے ممتاز ہوے جویانے علی قدر مراتب وہ کچھ کہا کہ جسکے جلدو مین عمر بھر کو بے آز ہو گیا اور کیون نہو کہ اوسکی ذات فیض آیات مشہور جہات ہی اس رسالۂ بے بہا کو اوسکے نام نامی پر تالیف کیا ہی اللہ تعالی تاقیام قیامت مقبول عام کرے جہان مین اوسکا نام کرے اب جویا چند اشعار مخاطبانہ سے زبان کو گویا کرحق نمکخواری اداکروی ہذا

تو وہ سخی ہی کہ جسپر تری نظر ہوجاے
اگر گدا ہی تو وہ شاہ بحر و بر ہوجاے

یہ انتظام کا عالم ہی تیرے عالم مین
مجال کیا ہی بشر سے کوئی بشر ہوجاے

یہ خوف بحر کو پیدا ہی تیری ہیبت سے
کہین نہ آب مین تر دامن گہر ہوجاے

چمن مین زر سے لبالب ہین جام گل یکلخت
نگاہ تیری اودھر سے اگر اودھر ہوجاے

نہال فیض سے تیرے ہی خلق برخوردار
ترے کرم سے صنوبر مین کیون نہ بر ہوجاے

زمین کی طرح منہ چرخ کی شکایت بھی
زمانہ الٹے اودھر سے اگر اودھر ہوجاے

رئیس ابن رئیس و امیر ابن امیر
گدا کو شاہ کرے تیری گر نظر ہوجاے

ہمیشہ دہر مین اقبالمند تو رہوے
خدا کرے ترے قبضہ مین بحر و بر ہوجاے

الہی جب تک گلشن چرخ پر گلہاے اختر کھل رہے ہین ممدوح میرا ہمیشہ گل خنداں کی طرح خوش و خرم رہے اور عمر خضر اوسکو عطا ہو آمین ثم آمین یارب العالمین

اظہار مدعای مؤلف

اس زمانہ مین کہ کمال سخن معدوم ہی بلکہ سخن گوئی معلوم اکثر ابناے زمانہ کو یہ گمان ہی کہ شاعری ایک فن آسان ہی اور باعث نام و نشان اور یہ غلط شاعری دشوار ہی اور نام و نشان کا ہونا شاعری پر مدار ہی بلکہ مبدا فیاض سے جسکا حصہ ہوتا ہی اوسیکو ملتا ہی ہر شخص لائق اس مضمون کے نہین نہ یہ ہر شخص کے واسطے موزون اگرچہ اس زمانہ مین ہر شخص کو دعوی ہی مگر بیجا گو احباب کو اسطرف توجہ کمال ہی جسکو دیکھو محو خط و خال مگر اصناف سخن پر کسیکو نظر نہین اقسام کلام سے ہرگز خبر نہین گل و بلبل کے مضامین کہ پیش پا افتادہ ہین اونکو زیر نظر کرتے ہین شاعری پر مرتے ہین اور سخن آفرینی عبارت ایجاد سے ہی اور ایجاد صورت عنقا اب دیکھو تو کیا رہا مصرعہ حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند ✤ اب اقسام کلام مین کچھ جدت تاریخ گوئی مین رہگئی ہی اوسکی جانب کسیکو خیال نہین شاید انواع سخن مین اسکا اوخال نہین کہ فضول سمجھکر اوسکی جانب التفات نہین کرتے اور شاعری اوسکا نام ہی کہ جملہ اصناف سخن پر ہمہ گیر ہو یہ نہین کہ ایک غزل گوئی اور وہ بھی مضمون قدیم ہی یا اسکو نکما جانکر پرہیز کرتے ہین اور حقیقت مین اوسکی دشواری سے گریز کرتے ہین یہ عجز طبیعت ہی یا انکار شریعت شاعر کو اصناف سخن پر قادر ہونا چاہیے پھر ہر سخن کا نادر ہونا چاہیے اور تاریخ گوئی فنون شاعری سے ایک فن لطیف ہی کشف و الہام کا شعبہ ہی شریف ہی اکثر بکار آمد ہی نادر ہجید ہی دیکھو تو اعداد ابجد اسرار غیبی ہین انوار لاریبی ہین اوقات سوانح جو مجہول ہین وہ اس فن سے معقول ہوتے ہین

ازمنہ وقایع جو مسئول ہین وہ اس قید مین اگر معمول ہوتے ہین مگر جو جانتا ہو
وہی جانتا ہی ع راز ہا ہست بسی محرم اسرار کجاست ۞ اور تاریخ کے معنی
دقت پیدا کرون ہی اسواسطے مادہ ہر وقت نیا ہی پس شاعری مین تاریخ گوئی
ہی اور تاریخ گوئی انفس سخن اور مادہ گفتار ہی مگر نہایت دشوار ع تاریخ برنیاید تاریخ
برنیاید ۞ یعنے تا وقتیکہ رنج برنیاید تاریخ برنیاید اور متقدمین نے ابتک جداگانہ
رسالہ اس فن کے ضوابط کا منضبط نہین کیا اکثر شائق اسکے جویا ہی خصوصاً
منشی کندن لعل منشی اور منسارام ہاتفی کہ اس فن خاص سے مناسبت تام رکھتے ہین
عدیم النظیر ہین اکثر غزلین اور قصائد تاریخی لکھے گو مشورہ راقم سے کرتے ہین مگر
اونکے کلام مین چاشنی عجیب ہی اللہم زد فزد ولا تنقص محرک ہوے کہ ایک سالہ اس
فن خاص مین ایسا مرتب کر کہ مبتدی اوسکے قواعد سے واقف ہون اور مصطلحات
اسکے کلی ثبت ہون کہ اکثر وقت تفکر کے بہت خوض کرنا پڑتا ہی چنانچہ اونکی
تاکید سے اس ہیچمدان نے چند قواعد تاریخ گوئی کے اور کچھ اصطلاحات
اوسکے درج رسالہ ہذا کیے احباب سے التجا ہی کہ سہو وخطا پر کہ خاصۂ بشری ہی
نظر نفرما کر واد محبت سے کہ دعاے خیر ہی محروم نفرمائین ع ہون خطاوار امید عطا رکھتا ہون

بیان حروف تہجی

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

تہجی بمعنی ہجو کرنا اور ہجا کرنا اور حروف مفرد کو باہم ترکیب دینا اور حروف تہجی
الف با تا ثا کو کہتے ہین اور یہ اٹھائیس حرف ہین کہ ابجد کے سلسلہ مین
منسلک ہین اور عدد ان حروف کے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام پر

اور بروایتی حضرت شیث پیغمبر علیہ السلام پر نازل ہوے ہین اور خلیفہ
ہارون رشید کے عہد مین اس ترتیب سے مرتب ہوے یعنے الف سے
طا تلک اکائی ہی تو تک بمراتب ہوتے ہین اور یا سے صاد تک دہائی ہی
نوے تک درجہ بدرجہ شمار کیے جاتے ہین اور قاف سے غین تک سیکڑہ ہی
ہزار تک تصور کرنا چاہیے۔ ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل
م ن س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ
اور اس حساب کو حساب جمل اور حساب ابجد بھی کہتے ہین اور ابجد مین با اور
پ ت اور ٹ + ج اور چ + ک اور گ + دا اور ڈ + اور ز اور ژ ہم عدد ہین الا تب کہ
اگر اس شکل سے لکھینگے کہ تو کاف اور ہا کے عدد لیے جاینگے اور
اسیطرح ب اور ج کو اگر با اور جہ سے لکھینگے تو اونکے عدد بھی با اور
ہا اور جیم اور ہا کے لینگے تاریخ مین حروف مکتوبی کے عدد لیے جاتے ہین
مگر بعض نے بترکیب فارسی الحمد مین صرف ایک لام کے ہی عدد لیے ہین
اور لفظ صلواۃ مین اگرچہ تا بصورت ۃ ہی لیکن تا کے عدد لینگے اور ملفوظی جسطرح
آمد مین دو الف ہین اسیطرح دیے اور لیے مین بھی دو یا ہین اور جہان ہمزہ واقع
ہوگا اور جسصورت پر واقع ہوگا اوسیکے عدد لینگے اور بعض نے نہین لیے
موقع شرط ہی۔ الفاظ کو صحت سے لکھنا چاہیے اکثر صاحب خرشید مین واو
بڑھا دیتے ہین یہ ایجاد بندہ ہی اور یہ بھی یاد رہے کہ جہانتک ممکن ہو قرآن مجید
مین تاریخ تلاش کرین اور بعد اوسکے حدیث شریف مین ورنہ ضرب المثل
مین یا کلمہ صفت موصوف یا مضاف مضاف الیہ مین یا ایک لفظ مین

نکالین ورنہ مصرعہ موزون مین کہین اور ابتدا مین شعرا تاریخ صوری کہتے تھے
چھہ سو برس سے تاریخ معنوی نے زیور تجدد پہنا ہی اور یہ ترکیب عدد قدیم سے
بلکہ قوم یہود مین بہت روزون سے مروج ہی پھر روز بروز اسمین ایجاد ہوتا گیا

بیان تاریخ

جو چند حروف ایسے جمع کیے جاوین کہ جنکے عدد مطابق سنہ مطلوب کے ہون
اوسکو تاریخ کہتے ہین اور تاریخ کے معنی وقت پیدا کرنے کے ہین اور اوسی
مجموعہ کا نام مادہ ہی خواہ موزون ہو یا غیر موزون اور بہترین مادہ سے وہ ہی
کہ دلالت کرتا ہو واقعہ پر اور جب اوسکی صراحت گری منظور ہوگی تو قطعہ یا نظم مین
تضمین کرینگے اور جو کہ مادہ قسم الہام سے ہی اسواسطے مقولہ ہاتف لکھنا چاہیے
اور تاریخ اقسام بلاغت سے ہی اوپر ذکر ہو چکا ہی کہ ہر واقعہ مین تاریخ کلام الٰہی سے
نکالنی چاہیے اور یا حدیث شریف یا ضرب المثل وغیرہ سے اب اونکی نظیر اقسام وار
ذیل مین لکھی جاتی ہی تاکہ دریافت ہو کہ اس طرح مادہ نکالنا چاہیے

مثال آیت قرآن شریف

تاریخ کتاب گلشن اخلاق کہ مؤلفہ مؤلف ہی الم ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ١٢٧٠
اسمین لاریب فیہ کا تخرجہ ہوا ہی کہ لا اوسپر دال ہی اور یہ منجانب اللہ ہی

یہ تاریخ انتقال گنڈا را شاہ مجذوب کی ہی

کہ سن بارہ سو بیاسی مین رحلت کی تھی اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاہُمْ یَحْزَنُوْنَ ١٢٨٢

تاریخ سفر خرشید علی

کہ مقام جے پور سے مراد آباد کو روانہ ہوا تھا واللّٰہ خیر حافظا ١٢٦٢

تاریخ مرگ جمشید جی فارسی آتش پرست

کہ سن بارہ سو تراسی مین انتقال ہوا تھا - اولٰئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون

مثال حدیث شریف

راقم بیمار ہوا زبان سے بیساختہ نکلا - الدنیا سجن المؤمنین و جنت الکافرین

مثال زبان عربی

تاریخ مسجد بنا کردہ مولوی فقیر محمد صاحب ولایتی بمقام جے پور ہٰذہ بیت الاسلام
تاریخ مسجد اصالت خان —— ہٰذہ بیت السلام

مثال ضرب المثل

تاریخ ایک منحوس مکھی چوس کی کہ مرتبہ مین سب سے سوا تھا - مر گیا مردود فاتحہ نہ درود
تاریخ ایک متکبر کی کہ عہدہ سے برخاست ہو کر آدمی بن گیا معزول ہیشوند و بس معقول اشتوند
تاریخ ایک نابینا کی نکاح کی ہی کہ الخیر بخش جسکا نام تھا لگی اندھے کے ہاتھون کیا ہی بٹیر
تاریخ طفلک مشتبہ کہ باپ اوسکا شیخ اور ما برہمنی تھی بڑا ہی ٹھینی باپ کلنگ بچا افتخار رنگ برنگ
تاریخ جنگ مرغان فوجدار تھا کہ طرف ثانی کا مرغ بھاگا تو اوسوقت کہا بول اے مرغ گربہ کہ لطف
تاریخ ایک مرد ادنی کے اعلی ہونے کی - تیتر کے منہ مچھی لاگی ——
تاریخ اوسی شخص کی جو دوسری ہی - لومڑی کے بھاگون چھینکا ٹوٹ پڑا ——
تاریخ طفلک پرورش یافتہ راقم - بویا نہ جوتا مرے مولی نے دیا پوتا

مثال ایک لفظ کی

تاریخ جمرو کہ مکان حکیم محمد سلیم خان صاحب واقعہ شہر جے پور - غرفہ
تاریخ مسند نشینی امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر والی ٹونک فتوح

تاریخ حضور صاحب آنواب افتخار الامرا فخر الملک نواب محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ کے علیہ خطاب کی افتخار

مثال جملہ

صفت موصوف ہو یا مضاف و مضاف الیہ چنانچہ نظیر جملہ اضافی کی ہے
تاریخ جناب ممتاز الدولہ نواب حاجی محمد فیض علی خان بہادر سی ایس آئی کے مکان کی

چو نواب فیض علیخان بہادر	امکانے بنا کرد در عصر فیض
سروش از فلک بہر سال بنا	بگفتہ کہ جویا بگو قصر فیض

مثال مصرعہ موزون

تاریخ عطیہ جاگیر نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار ملک جے پور کی

نواب کو علاقہ سرکار سے ملا ہے	تم بھی تو چل کے جویا اوسکو کہو مبارک
تاریخ کی جو ہو جیسے بیساختہ یہ کہدو	جاگیر دی خدا نے وہ سبکو ہو مبارک

مثال نظم

فقیر نے مسند نشینی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والی بھوپال میں ایک رسالہ لکھا تھا اوسکے آخر کتین شعر لکھے جاتے ہیں اور باقی قریب آٹھہ ورق کے نظم لکھی تھی کہ ہر مصرعہ نظم مذکور کا تاریخی تھا

بود تا کہ الٰہی مہر روشن	کشید از مہر رنگ لالہ گلشن
ز گلشن تا شود گل ہند بو	لبیبا گر بوے گل بلبل ترانہ گو
بود بیگم ز بہم ملک بنعیم	برو شد شاہجہان شاہجہان جسیم

تاریخ مسند نشینی نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ والی ملک ٹونک کی بجملہ [illegible]

زہے نواب فرخندہ جمال و صفا حلم او	لوائے شوکت و اقبال او الا کر جون ایما
فلک تا بود ایمای جان آجی بادشاہ جسم	بود تا آسمان سایہ فگن بر بارگہ دنیا

ز فرمان تو آید آسمانہا بر زمین از جاے	ہمہ عالم بود زیر نگین یا شہ جویا

مثال مثنوی

فقیر نے ایک مثنوی تہنیت مسند نشینی نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ والی ملک ٹونک میں لکھی ہے جسقدر اشعار منجملہ اوسکے لکھے جاتے ہیں اور اسمین یہ تکلف زیادہ ہے کہ ایک شعر میں سے تاریخ ہجری نکلتی ہے اور دوسرے شعر مین سے تاریخ عیسوی کی پیدا ہوتی ہے یعنی ایک شعر کا ہر مصرعہ ہجری ہے اور دوسرے شعر کا ہر مصرعہ عیسوی ہے وہو ہذا

خبر لینا اب آئی ساقی بہار	فدا دل سے یہ اور جان سے نثار
نہ وہ دو رہے نہ محن غور کر	ترے جگ کو ہے ہر شکایت نگر
بنا کر دے ساقی تراراج ہے	مسرت نشان کیف تو آج ہے
پلا جاوے پیر مغان وہ شراب	کہ مہتر ہو شادی سے حال خراب
نحوست کا رہوے نہ خالی نشان	شتابی اب آ محرم مہربان
مگر یار ساقی تو بہر خدا	دو رنگ اسقدر فکر یہ ہے ذرا
کہ ہے رنگ دریش اب ٹونک کا	نشا جسمین وہ خوب سی مجھ پلا
سفر سے ہوں لگو غم ہیر سے جا	مہو نشہ بیش خجستہ جمال
کہ جنیوں ہوں وقت پہ آب بی	رہے خوش لیبا مے ناب پی
خوشی پہ پڑھوں آج وہ مثنوی	کہ غیرت مین ہم آپ ہو ماہ کی
نہ کسطرح بہتر گہر ہو کلام	لیا مین نے دریاے حشمت کا نام
بوہ سہ کون خرشید رو ہے بتا	کہ خرشید شرمندہ گل سے ہوا

صدا غیب سے آئے جو پائے حکم
رئیس معظم ہی نواب ٹونک
زہے آسمان گفتہ فیروز شہ
پڑھون لب سے اک مطلع بیش حصر
شہنشاہ بہ بہیم مسند نشین
خداداد حشمت ملی ہی تجے
زمانہ مین نہ فیض ایسا کہان
ترے فیض سے آج عالم مین ہم
تو عالم مین مشہور ہی پاک یم
نظر کی نہ شہ جانب لالہ زار
اگر سمت گل دیکھ لیتا گیے
تجلی رخ سے نہین تاب حال
دو سر شہہ سے ہوتا بلکہ قلم
سخی و شجاع و خلیق و حکم
ہنو وصف دل تیرا شاہ زمان
مین مشغول جان سے دعا مین بعین دل
کہ اتہو دعا لو یہ ہر وقت ہی جز
ہو زیبا تجھے عیش و عشرت سدا

وہ ایسا جو خسرو ہو بر لائے حکم
ضیا جسکی حد ہی یہ مہتاب ٹونک
ہمایون بر این جشن امروز شہ
کہان تک رہے پائے خسرو سے دور
مبارک بشد سعد اینست این
تری ہو یہ شوکت ملی ہی تجے
ہی دنیا مین مشہور تا باسمان
ہوئی شکل جم کی بدل شکل غم
کہ دنیا مین ہی تیرا دور کرم
ہوا گل طبیعت مین باغ و بہار
تو کر دیتا گل سے بھی اول اسے
نگاہ سب کی ٹکڑے کتان کی مثال
اگر دیکھتا دیکھتا یہ قلم
خداوند بزم قیوض کرم
کہ وہ طبع نور اور یہ خاکی زبان
ہو صحت اگر رائے ہو مضمحل
حکومت جہان ہو یہ ہر وقت ہی
خدا تجھکو رکھے سلامت سدا

مثال غزل کی

تاریخ و مبارکبادی صحت چشم مبارک حضور لامع النور فیض گنجور مہاراجہ صاحب سری سوائی رام سنگھ جی بہادر سی الیس آئی دام اقبالہم والی ملک جی پور کہ اپنے وقت کا کشن اوتار ہی حلیم رحیم عادل نامدار ہی ویسا دوسرا ہی نہ ایسا عالم مین یہ یہی تعریف اوسکی کافی ہی چند اشعار بطرز غزل لکھے تھے کہ ہر مصرعہ اوسکا تاریخی ہی — سمت ۱۹۲۳ — ہو ہذا

چشم آباد جو روشن ہوئی دل شاد ہوا
سیم بنی چشم تو بنجا ئینگے سب آدم بھی
صرصر گرم سے ہوگا نہ کبھو پژمردہ
کھول کے آنکھ کو کرتی ہی نگہہ نرگس یہ
چشم زخم اوسکے عدو کے لیے ہو جاوے ہی
چاہیے آب سنان کیا ترے دشمن کے لیے
قلب کرنے سے تیرے نام کے یہ آج کھلا
رام سنگھ جی کے کنور ہو تو یہ سب جا بجا
لکھے اشعار جل ایک گھڑی مین بے ستم

فیض والا کا ہر ایک طالب امداد ہوا
کاتب رزق کا اب بار دگر صاد ہوا
اس مسرت سے ہوا ئی گل کوئی گلشاد ہوا
سنکے آواز عطا کہکشان شمشاد ہوا
جس مسرت کے ہوے سے کہ وہ ناشاد ہوا
ہو ابد خواہ جو شقی آپ ہی برباد ہوا
کمش باریک تو مشابہ مین ہو داد ہوا
گھر نوسے ریاست کا گھر آباد ہوا
کہتے جو یا کو بھی عالم مین بین اوستاد ہوا

مثال ٹھمری کی

کسی کی مفارقت کی تاریخ ہی

پی چھوڑ گئے آرام بنا اب کاسے کہون رے رام بنا پچیس کی ہوا کی بولا وہ موت مول جیا وام بنا
اب کون سندیسا لے جاوے ہو مین تڑپت ہون پی کام بنا جو بانی تتی یہ دکھ مین کٹی دن ات بیچو شام بنا — ۱۲۸۲ھ

مثال زبان سنسکرت

تاریخ انتقال پنڈت شیودین مصاحب راج جی پور

پنڈت نے جو اس مکان کو چھوڑا افسوس ۔ اور جا کے کیا عدم مین اپنا مسکن
یون بید سے بہ سال نکلا شلوک ۔ تیا دی شبہارا آو بیرون کرتن

مثال تاریخ پشتو زبان کی — تاریخ انتقال کالیخان مولائی

چہ بہند آمد و رفت خان سو خلد گشتہ الم جنیان ۔ کہ بچشم اہل جہان شد و سیہ بقلم جو قلم جہان
چو بفکر بہ سنش شدم زفرا گشتہ صدا بلند ۔ وی راغشا گورا اٹیا سیم جین گفت سال وفات خان

مثال انگریزی زبان کی — تاریخ آمد مسٹر الفرڈ فانتوم صاحب ۱۲۸۸

چون بیامد شفیق من آن وقت ۔ شوق دل از وی بے عدد گفتم
بہر تاریخ مقدمش جویا ۔ کم ہیر مسٹر الفرڈ گفتم

مثال پنجابی زبان کی — تاریخ ملاقات محبوب دلربا ۱۲۹۰

جب نظر آیا مجھے وہ ماہ حسن ۔ کیا کہون تب سے جو میرا حال ہے
یون کہا ہاتف نے جو یا شاہ ہو ۔ نینو دے نظارہ اوسکا سال ہے

مثال زبان ہیبور تاریخ وصال حضرت قطب وقت حق آگاہ میان احمد علیشاہ صاحب مجذوب

سنکہ ایسے کہان سے دیکھا مین آچھین رام کے پور ۔ بہیا سانجے تو آیان جہی کہ ہیبو این کاشی چھا
جو سمت اونکے بوچھے تو یہ ہر بولے کہا جو یا ۔ جو بابا محبوب چھاری بھاری بیکنٹھ باشی چھا ۱۲۸۶

مثال فقرات نثر

بحضور رئیس نواب محمد ابراہیم علیخان دام اجلالہ امیر بہادر ریاست صولت جنگ والی ملک ٹیبو سواد محمد آباد معروف ٹونک شکر صد شکر جو والٰہی بجا لاؤن کہ خدیو دنیا مسند نشین ہوا تمام عالم کو مژدہ ہمایون او مبارک ای قدر دان سخنور جو نوشتہ ابراہیم شاہ مین آج ظہوری ہون مجکو تو عالم مین قدر دان ماوہ کم ملیگا

اور بادشاہ زمین کو ایسا شاعر یہ تاریخین اور یہ مثنوی شاہ موسوم بہ مدح سرا ابن عیش نامہ ہے امیدوار کہ قبول دولت زیبا فرمائی جاوین باوجود اس محنت شاقہ کے نام جو کو دادنی مدحت سرا کو آج اوسکی گویائی کی مراد تھی

بحضور نواب امیر میر علیمراد خان بہادر والی ملک خیرپور سندھ دام اقبالہم

بنام ذو الجلال شاہ دو کون حمد واحد و نعت حبیب پاک دشوار سمجھ کے اب مین مدعائے دل رقام کرتا ہون عجب طرح کی قسم کا کام کرتا ہون اول غور کیجیے اور پسند طبع زیبا ہے جو یا کو داد دیجے گو کہ تعلی بھی شاعری کا نام ہے پر یہان راست نگاری کا کام ہے گو یہ خاکپائے بوتراب جو پائے خراب و دل بے تاب ہر چند خوشہ چین احباب کا ہے لیکن شاعر بے عدیل بے ہمتا ہے اور کیون نہو جو پایا اسکا مدحت حی ہے ہے جسکی یاد مدح سرشت آب و گل مین ہے وہ کون ہے اب حضور عالیجناب خداوند جاہ خطاب شعر سخی و شجاع و بہادر ہے آب جہانمین ہے کیخسرو جسکا لقب یعنی شاہ شاہان والا دودمان میر علیمراد خان زیبا اوج امیر بہادر ریے بہادر شیر فوج حاکم نیک خیرپور سندھ

دیگر بنام سررشتہ دار راہداری

منشی ضمیر علی صاحب کو جناب منشی صاحب مخدوم رقعۂ الطاف مرقعہ نور زیبا مین جب وہ تاریخین کہ جناب نے میری طرف سے بجا ارقام کین بھیجین بارے منایت خوب ہی کو مرغوب آج ضعف دل کے سبب سے مین نے یہ چاہا کہ کوئی شی تقویت جو قلب زار کو بخشے یعنے آج تو جو یا شل حلوا سیدہ پکا آخر نفیس پکوا کر کھایا وہ حلوائے تر رنگ جوش لایا آخر بیمار پڑ گیا کل تو آپکا جو یا سواری سب آپکا جو یا تھا آج تو بادپائے ارادہ سے بھی ڈرتا ہی کہ گر نجائے اب جو آرام ہوا حاضر ہوا

اچھا خاطر پاک جمع فرمائیے اب سو التسلیم کے کیا نگارش کیا جائے تصدیعہ پرواز سر پا از محمد علی جو یا

بجناب افتخار الدولہ فخر الملک نواب محمد عبد اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ مدار المہام ریاست ٹونک

قدر دان نائب سکندر رسالت پروانہ خاص بحر اساس کہ دل بیتاب احصول محرر بود
وفانوس قالب جا نراشمع زیبا نور سرمہ چشم موصول وکحل باد بیع حصول گردیدہ
اعنی بر سر و چشم ما طپید رسید از نوید ہا صحت طبیعت مقدس گلشن گلشن گلی انبساط
وچمن چمن نشاط طبیعت ہا گردید حکیم ہادی مطلق نواب مار البعث وارد و دوام از صبح مسرت منعم گردد
چند قطعات متنگرف بہ خوشنودی اور ارسال ترصد کہ قبول الاحکام شوند منعم شہر شوال سنہ ہجری آید

عریضہ محمد علی

رسالہ حالات مہاراجہ کھانڈے راو والی بڑودہ

کہ نہایت سخی باذل دریا دل خوش اعتقاد نیک نہاد تھے یہان تک کہ بعد انتقال
آگ مین بھی نہ جلے اور یہ سب حال وسال ونکا اسمین درج ہی اور تمام رسالہ مین
فقرات تاریخی ہین سشتے نمونہ از خروارے دو تین فقرہ لکھے جاتے ہین
بسم اللہ الاول العظیم حمد اوس خدا برحق کو روا کہ جسنے خلیل کو نمرود کی آگ سے بچا دیا
وقلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم کہدیا

اقسام تاریخ

اوپر بیان سب قسم کی تاریخ کا ہو چکا ہی اور ہر طرح کی تاریخ واسطے معائنہ کے
لکھی گئی اب اقسام تاریخ کا بیان کیا جاتا ہی کہ تاریخ کی کتنی قسم ہوتی ہی واضح ہو
کہ تاریخ کی تین قسم ہی کامل زائد ناقص ابخیال کرنا چاہیے کہ اقسام مذکورہ سے

کوئی تاریخ خارج نہین سمجھانے کے واسطے ہر ایک کی نظیر ذیل مین لکھی جائیگی یاد رکھو کہ
کامل اوسکو کہتے ہین کہ جسمین کمی وبیشی کو دخل نہو یعنے سنہ مطلوبہ سے عدد زیادہ اور کم نہون
جسطرح اس تاریخ مین کہ نواب محمد زین العابدین خان فوجدار شہر جلیسر کے واسطے لکھی تھی

سلامت رہے تو قیامت کے دن تک	نہو تیرے احباب کا بال بانکا
پڑ سال تاریخ کر عرض جو یا	مبارک ہو دن آج عید اضحے کا

اور زائد وہ ہی کہ تعداد سنہ مطلوبہ سے کچھ عدد اوسمین زیادہ ہون اور مصرعہ اول مین
کسی کنایہ سے اوسکو کم کردین اور اس فعل کو تخرجہ کہتے ہین جیسے اس تاریخ مین کہ جناب
بیگم صاحبہ جنت آرام گاہ بنت نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رامپور کے انتقال کی ہی
بیگم مریم زمان ہی ہی تھا با حیا ہمہ و افسوس گشت بے سر حیا بگو تاریخ + فخر زیب النسا ہمہ افسوس
اس تاریخ مین آٹھ عدد زائد تھے اسواسطے مصرعہ اول مین کنایہ سر حیا سے کہ حا ہی کم کردیا
ناقص وہ ہی کہ اوسمین کسی قدر عدد کم ہون اور مصرعہ اول مین اوسقدر عدد بڑھائے جاوین
اور اس فعل کو تعمیہ کہتے ہین جیسے اس تاریخ مین تاریخ وفات شیخ امان اللہ کمبیالی
صد حیف کہ آن یگانہ دہر + تشریف بخلد بر بود ست + سال از سر آہ گفت ہاتف + کمبیالی بغفر فرمود ست

اس مادہ مین ایک عدد کم تھا سر آہ سے الف ہی پورا کیا گیا

بیان تعمیہ وتخرجہ

تعمیہ اوسکو کہتے ہین جو مادہ مین کسیقدر عدد کم ہون اور کسی کنایہ سے اوسقدر
عدد مادہ مین شامل کیے جاوین اور تخرجہ اوسکو کہتے ہین کہ جو مادہ مین کسیقدر
زائد عدد ہون اور کسی کنایہ سے اوسقدر عدد مادہ سے کم کردیے جاوین لیکن تعمیہ
اور تخرجہ نوٹ سے زیادہ معیوب ہی البتہ اوس صورت مین کہ کسی خوبی سے

داخل کیا جاوے تو اوسکا مضائقہ نہین بلکہ حسن مین شمار کیا جاتا ہی جیسے
اس تاریخ مین کہ محمد مظفر خان گرم کے انتقال کی ہی

گیا جنت کو جب وہ شاعر افسوس	کہون کیا غم ہوا عالم کو از حد
کہا ہاتف نے بہر سال جو یا	ہوا بیجان مظفر خان احمد

۱۲۱۹

لفظ جان کو نام سے خارج کیا گیا تو سنہ مطلوب آمد ہوئے

بیان اقسام کنایہ تعمیہ و تخرجہ

شاعرون نے تعمیہ و تخرجہ کے چند اشارہ مقرر کیے ہین اونپر قیاس کرکے عمل کرنا چاہیے

سر ہر لفظ کو

ابتدا + اول + لب + دست + چشم + رخ + دہان + دندان + رو + زبان + بینی + پیش + شاخ کہتے ہیں

حرف دوم کو

دوم + اوسط + میان + کمر + ضمیر + دل + قلب + جگر + شکم + کہتے ہین

حرف سوم کو

سوم + انجام + پس + پاے + اصل + پایان + انتہا + حد کہتے ہین

مثال لفظ ابتدا

تاریخ تشریف بری حضور لامع النور بر آوورہ بطور شکار حضور نواب صاحب بہادر والی رامپور خلد اللہ ملکہ

گیا نواب جب دورہ کو جو یا	تو پیشین گوئی کر اور حال کہدے
سنوئے ابتدائی سے الم کچھ	خدا محفوظ رکھے سال کہدے

۱۲۰۳

ابتداے الم حرف الف ہی اوسکو کم کیا تاریخ حاصل ہوئی

مثال لفظ اول

تاریخ ولادت فرزند احمد خان اوستاد

ہو مبارک آپکو اوستاد احمد خان پسر	مہر طلعت ماہ صورت اختر برج صفا
یہ صدا اول سے دی ہاتف نے جو یا ہر سال	آفتاب آرزو ہی ماہتاب مدعا

۱۲۱۱

ہاتف کا اول حرف ہا ہی اوسکو شامل کیا

مثال لفظ سر

تاریخ روزگار انوار حسین تسلیم

تسلیم چو روزگار کردہ تسلیم ٭ تاریخ زغیب در دل آمد ناگاہ ٭ از نبض مدد سر بگو سال ٭ برخاست نہیم آب مدد باللہ

۱۲۹۱

مثال لفظ لب

تاریخ انتقال محمد مظفر خان گرم

سر و شد دل از مذاق شعر حیف ٭ شد زریخ و درد گرم سینہ چاک ٭ از کجا جبیا شنیدم سال آن ٭ بود گرمی سخن گرم [illegible]

۱۲۸۳

مثال لفظ دست

تاریخ نکاح ثانی خود

مل گیا اوس سے جسکا جویا تھا ٭ رنگ لائی مری فقیری آج ٭ دست دل نقد آرزو سے بجا ٭ خوش ہو جویا ملی [illegible]

۱۲۸۶

مثال لفظ چشم

تاریخ مثنوی مؤلفہ نواب امراؤ بیگم صاحبہ بنت نواب یوسف علیخان بہادر

کیا مثنوی لکھی ہی بیگم نے ٭ رشک گلشن و جان بخش ہے افزا ٭ حسن ہی بیگم یا لکھوا گلرانی [illegible] مین آئی ہی حرف تمیز [illegible] جویا

۱۲۹۲

مثال لفظ رخ

تاریخ انتقال بیاس لاولد کہ باوجود ثروت دلپر داغ لے گیا

صرصر مرگ کردہ پژمردہ ٭ خستگی شمع چو دانہ [illegible] رولاس ٭ زنگ تاریخ از رخ گل چیدہ ٭ رفت از دہر نامراد بیاس

۱۲۸۹

مثال لفظ وہان

تاریخ حکیم احسن اللہ خان

احسن اللہ خان طبیب اجل ٭ جان بجان آفرین سپرد افسوس ٭ از زبان ال این صدا آمد ٭ ہوئے بقراط وقت مرد افسوس
۱۲۹۰ھ

(حرف دال)

مثال لفظ وندان

تاریخ کتخدائی منیر بخش کلاونت نابینا

خوش ہوا ہے منیر نابینا ٭ ملی عورت بھلی و زر کا ڈھیر ٭ کل کا ہوا وسیہ دانت کہتے ہیں ٭ لگی اندھے کے ہاتون خوب بٹیر
۱۲۹۲ھ

(حرف نون)

مثال لفظ روی

تاریخ عطائے تمغہ نواب ممتاز الدولہ بہادر محمد فیض علیخان مدار المہام ریاست جیپور

جب ہوئی پیشگاہ خسرو ہندوستان سے ٭ افتخار آف انڈیا کا تمغہ ہوا عطا ٭ لیں تحریر اوٹھا کے ندا دی سپہر نے ٭ اتنے ہو ستارہ بلند اپنا
۱۲۸۶ھ

(حرف یا)

مثال لفظ زبان

تاریخ فرزند بیر بخش

اوس اختر چرخ دوستی کے ٭ پیدا ہوا طفل ماہ سیما ٭ کہہ اپنی زبان سے یہ جویا ٭ خورشید حمل آج آیا
۱۲۸۱ھ

(حرف میم)

مثال لفظ بنی

تاریخ ایک کسبی کی ناک کٹنے کی ہو کر اوسکے آشنا نے چاقو سے علیحدہ کی

ایک کسبی کی اوسکے بجھڑوے نے ٭ کاٹ لی کارو جفا ناک ٭ تب تو بینی بریدہ بولی ٭ ہے ہے ہمنے کٹوائی آشنا سے ناک
۱۲۹۵ھ

(حرف را)

مثال لفظ پیش و پا

تاریخ رسالہ حالات ریل مؤلفہ میان امداد علی امداد

کچھ نہین لکھا اگر ہمنے لکھا ہے ٭ اسمین بھی کیا اگر کوئی کی تحصیل ٭ کیا کہوں تاریخ اوسکی میں بھلا ٭ پیش پا افتادہ مضمون ریل
۱۹۲۶س

مثال لفظ شاخ

تاریخ ولادت برادر زادہ عبد العلی طال عمرہ

کیا کہون کسقدر ہوئی فرحت	جب ہوا میرے بھائی کے لڑکا
شاخ سے وی صدا ہزار نے یون	ہر گل باغ آرزو جویا ۱۲۸۷ھ

لفظ دوم سوم اوسط

تاریخ انتقال نواب مرزا اسد اللہ خان غالب و نواب مصطفیٰ خان شیفتہ و ظفر خان گرم و مرزا حبیب علی بیگ سرور

در یکے سال زگیتی رفتند	غالب و شیفتہ و گرم و سرور
آنکہ در ہمہ اصناف سخن	چون سخن در ہمہ گیتی مشہور
سال تاریخ اگرے خواہی	بہر این چار حریف مسطور
اول و اوسط و ثانی و سوم	گیر ازین ہر ہمہ نام مغفور
باز ترکیب بدہ تا شنوی	مژدۂ مغفرت شان ز غفور ۱۲۸۶ھ

مثال لفظ شکم

تاریخ ولادت طفل مشتبہ از بطن عورتیکہ دو آشنا میداشت

شبہہ کا فرزند جب پیدا ہوا ٭ اپنا ہی ہر ایک سے تھا ہر بوالہوس ٭ تھا مدد کا بیٹا وہ بیشبہہ ٭ مشترک دونو کا یہ نطفہ ہی بس
۱۲۸۷ھ

مثال لفظ ضمیر

تاریخ والی ٹونک

شدہ نواب بر تخت ریاست ٭ زمانہ خوشی گردیدہ خوشحال ٭ ضمیری از دل آمد بتاریخ ٭ شود اقبال بر تر گفت ہاتف ال
۱۲۸۶ھ

مثال لفظ دل

تاریخ انتقال عورت کہ بر سر مزار کنندہ ہی

برگل قبر این گزیدہ نہاد ٭ ہر ملک عنبر ایزد ربہ ٭ جدا از دل زار گو بیدش تاریخ ٭ رحمت حق برین مزار بود
۱۲۸۰ھ

مثال لفظ میان

تاریخ انتقال پہلوان

گر چہ بارا اوسے زمانے نے پر وہ نام اپنا کر گیا افسوس ہے میان فلک سے آئی صدا یہ ستم عہد مر گیا افسوس

مثال لفظ جگر

تاریخ انتقال محبوبۂ دلفریب

کسکا اب ہم او ٹھائینگے غمزہ کیسا دمساز او ٹھہ گیا جو یار جگر فگر داغدار ہوا خلق سے ناز او ٹھہ گیا جو یا

مثال لفظ قلب

تاریخ پل تعمیر کردہ جناب شاہجہان بیگم والی بھوپال

چون جناب پل ربیگم شد تمام ہر کسی گفتہ جہانا و رپل بست باد ل کام از پی سال بنا گفت جو یا خوش بنا او ر پل بست

مثال لفظ کمر

تاریخ انتقال پہلوان دیگر

پہلوان شیر صولت مر گیا پوچھتے کیا ہو کہ کیا تاریخ ہے زور کی ٹوٹی کمر مین کیا کہون ثانی ستم گیا تاریخ ہی

مثال لفظ انتہا

بیگم والا گہر بر روے دریا بست پل		در نمایش در جہان طرح کرم انداختہ
بے سر آب آمدہ تاریخ از معمار غیب		شاہجہان بیگم بنائے جسر ہم انداختہ

مثال لفظ حد

بر سر آب یکجہان آباد پل ہے خوش لبستہ صوت و نیا گفت معمار خوش نمائے حد عالم آباد گشت بر دریا

مثال لفظ پس

تاریخ عقد نکاح فخر الامرا افتخار الملک نواب عبید اللہ خان نائب ریاست ٹونک

سما سکتا نہ تھا جامے مین اپنے		خوشی سے کیا کہون کیسا ہوا حال
پس شادی یہ دی ہاتف نے آواز		مبارک ہو بشاشت کو یہ ہو سال

مثال لفظ پایان

تاریخ ضرب پاے منشی محمد علیخان شید مے

پلے منشی شد بسکے کوفتہ کا وفتاد از بام بالا در زمان رنج مخلص گشتہ بر پایان بگو پاے منشی لنگ شد از ضرب سنگ

مثال لفظ اصل

تاریخ افتادگی درخت انبہ

گیا شجر انبہ کا لوٹا ہاے ہا خوش فضا بار آور مضبوط بخت یون کہا ہاتف نے جو یا بہر سال اصل سے ہو گر گیا زیبا درخت

مثال لفظ انجام

تاریخ برطرفی شیخ بشیر الدین

لی جو رشوت تو او سکو حاکم نے شہر مین خوب سا کیا تشہیر دور انجام کار دل سے ہوا گر گیام تب سے آہ بشیر

طریق استخراج مادہ

واضح ہو کہ لفظ ہست و باشد و گو و گفت وغیرہ مقولہ کے واسطے آتے ہین آخر مادے مین ایسے لفظ داخل نکرنے چاہیین اور جہان تک مناسب ہو تعمیہ اور تخرجہ سے مادہ کو معرا رکھین اور الفاظ شستہ و رفتہ لائین بھرتی سے بچائین اور جب کسی تقریب کا مادہ نکالنا منظور ہو تو پہلے اوس تقریب کو دیکھین کہ تہنیت کے واسطے ہی یا تعزیت کے لیے یا کس تقریب کے پھر اوسی تقریب کے الفاظ جمع کرین خواہ وہ نثر ہین یا مصرعہ موزون ہین اور اگر الفاظ مجوزہ مین کمی و بیشی رہی تو دوسرا لفظ موافق کمی و بیشی کے تلاش کرین مثلاً شادی کا مادہ ۱۲۸۶ مین تلاش کرنا ہی

تو لفظ شادی کو لکھکر اوسکے عدد لیے ۳۱۵ ہوتے ہین اب دوسرا لفظ اسطرح کا ڈھونڈنا چاہیے کہ جسکے عدد موافق کمی سنہ مطلوبہ کے ہون وہ لفظ عشرت ہے کہ جسکے عدد ۹۷۰ ہوتے ہین باہم جمع کیا تو بارہ سو پچاسی ہوے اور یہی مراد ہے غرض شادی عشرت مادہ ہاتھ آیا اسیطرح جس تقریب کی تاریخ نکالنی ہو خیال کرکے نکالین اور تقریبون کے سمجھانے کے واسطے چند تاریخین مثالاً لکھی جاتی ہین اوسکے پڑھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک تو تقریبون کے اقسام دریافت ہونگے اور دوسرے یہ معلوم ہوگا کہ ایسی تقریبون مین اس قسم کے الفاظ آتے ہین ہر طرح کی آگاہی ہوگی اس نظر سے ذیل مین چند اقسام تقریبون کے لکھے جاتے ہین اونکے نکات اور کنایات کو بغور معائنہ کرنا چاہیے

مثال تاریخہاے شادی

تاریخ کتخدائی جناب فخر الامرا افتخار الملک نواب محمد عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ مدار المہام ریاست ٹونک

چون ازین کتخدائی فرخ ۔۔۔ بخبر سند و شادمان گشتند
سال تاریخ یافتم جویا ۔۔۔ این مہ و مہر ہم مکان گشتند

تاریخ کتخدائی ولیعہد والی رامپور

ولیعہد گرامی پایہ نواب ۔۔۔ کہ اندر رامپور از وی فسانہ
باوان مبارک کتخدا شد ۔۔۔ لب آفاق شد وقف ترانہ
بسال طوے او من نیز جویا ۔۔۔ نوشتم بود جشن خسروانہ
۱۲۸۶ھ

ایضاً

شادی کا شہرہ چرخ تک پہونچا ہوئی ایسی خوشی ۔۔۔ زہرہ کہین ہے رقص مین اور جبہ ہی وہ خوشحال ہے
ہاتف پکارا جب نے جویا عبث ہے تجکو فکر ۔۔۔ ہے وصلت شمس و قمر اور یہی اسکا سال ہے
۱۲۸۷ھ

تاریخ نکاح ثانی نواب محمد زین العابدین خان فوجدار شہر جیپور

آج شادی ہوئی نواب کی وہ ۔۔۔ جس سے سب آدمی خرم ہین کہو
بہر تاریخ کہا ہاتف نے ۔۔۔ ماہ و خورشید دو باہم ہین کہو
۱۲۸۹ھ

تاریخ شادی صاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے میان برادرزادہ نواب صاحب موصوف

ہوئی جبکہ شادی تو فرحان ہوے سب ۔۔۔ زمانہ مین ہر سمت عشرت کا سامان
پے سال ہاتف پکارا فلک سے ۔۔۔ ہو فرخندہ بنا دولہا احمد رضا خان
۱۲۸۶

ایضاً

کہون کیا کہ کیا شکل اوسدم بنی تھی ۔۔۔ بنا جبکہ دولہا پہن تاج جویا
پے سال خوش ہوکے ہاتف پکارا ۔۔۔ ہے زیبا احمد رضا آج جویا
۱۲۸۷ھ

تاریخ نسبت علی محمد

نسبت مہربان من گردید ۔۔۔ شد مسرت کمال اے جویا
گفت ہاتف براے تاریخش ۔۔۔ خواستگار نسبت سال اے جویا
۱۲۸۸ھ

تاریخ مجہ روسیاہ سراپا گناہ کے نکاح کی ہے کہ بربادی لگی آبادی اگلی یعنی مثنوی تماشہ شروع تائب ہوا احکامات پر صائب ہوا

خدا نے پھر کیا گھر اپنا آباد ۔۔۔ چمن مین میرے تھی بے رونقی سی
کہا بلبل نے بہر سال جویا ۔۔۔ صبا آئی خزان گلشن سے چلدی
۱۲۷۹ھ

مثال تاریخہاے تولد فرزند

تاریخ تولد فرزند ارجمند سید جمشید علی جم برادر راقم

چون بجمشید علی پسر حق داد ۔۔۔ دل من شاد بلکہ شد خوشتر

گفت ہاتف لبصد ہزار خوشی   سال تاریخ او بلند اختر
۱۲۹۶ھ

ایضاً

شد چو فرزند برادر ہمچو مہر   در جلالت صورت مریخ شد
چون بدیدم بے تکلف گفتمش   روے تو شمس الضحی تاریخ شد
۱۲۸۱

ایضاً

شد چو فرزند مہروش پیدا   در جہان تا ابد نکو باشد
سال تاریخ حضرت جویا   نیر چرخ آرزو باشد
۱۲۸۷ھ

ایضاً

حق بجمشید پسر داد امروز   چون نکو نیم شود برخوردار
آنخداوند پئے سال مدام   آنچہ گفتیم کند برخوردار
۱۲۸ ھ

تاریخ ولادت صاحبزادہ میان عبدالرحیم صاحب

ہوا فرزند تو تمکو مبارک   نظائر باحسین ہی اسم فرجام ۱۲۸۹ھ
جو سید ظہر علی تمکو خوش آے ۱۲۸۹ھ   تو میر افضل حسین اوسکا رکھو نام
۱۲۸۹ھ

تاریخ ولادت فرزند

جب سے کہ ہوا پیدا وہ ماہ جبین سب کو   بے انتہا فرحت ہی اور عشرت مہیا ہی
تاریخ یہ ہی جویا اور نام یہ ہی اوسکا   خورشید علی سید منظور محمد ہی
۱۲۸۹ھ

تاریخ تولد فرزند شیخ نور الدین

۱۲ھ

ہوا ہی دوست کے بیٹا مبارک اور سعید   خوش اس نشاط سے کس درجہ آج تو ہو تم
کرو نہ فکر پئے سال اسقدر جویا   ظفر علی پئے تاریخ نام رکھو تم
۱۲۹۰ھ

تاریخ تولد دختر نیک اختر فوجدار صاحب بہادر

جب کہ نواب کے ہوئی دختر   خوش ہوے اوس سے سب کمال کہو
کیا نکالا ہی مادہ جویا   نیک دختر ہی اسکا سال کہو
۱۲ ھ

یہ تاریخ بھی تولد فرزند ارجمند نواب صاحب ممدوح کی ہی

جب کہ نواب کے ہوا بیٹا   یکجہان کا جو آج سرور ہی
یون کہا ہی سال ہاتف نے   اوسکی تاریخ نیک اختر ہی
۱۲۹۱ھ

یہ تاریخ بھی نواب صاحب موصوف کی دختر کی ہی کہ دوسرے محل سے تولد ہوئی

ماہرو دختر عجب پیدا ہوئی   آگئی گویا بدل کے زہرہ شکل
فکر کیا کرتے ہو جویا سال کی   لو سنو تاریخ ہی فرخندہ شکل
۱۲۹۱ھ

ایضاً

جو پیدا ہوئی دخت گلرو تو جویا   عدم کا کھلا سب پہ راز نہفتہ
پئے سال بلبل ہوئی چہچہہ زن   گل جعفری دائما ہی شگفتہ
۱۲۹۱ھ

تاریخ ولادت دختر شیخ غلام مہدی

لی عنایت وہ خدا نے دختر   روشنی سارے جہان میں جسکی
کیا ہی تاریخ لکھی ہی جویا   صبح امید غلام مہدی
۱۲۹۹ھ

تاریخ تولد فرزند ارجمند حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی الور

مہاراج کو حق نے بیٹا دیا   درخشان ہوا ماہتاب ریاست
پئے سال جویا کہو بے تکلف   ہوا اب طلوع آفتاب ریاست
۱۲۹۹ھ

ایضاً

ہویدا شدہ آن مہ ریاست جویا	شد شاد ازان تمام عالم آدم
تاریخ بدستم آمدہ از نجم نکو	تو گوہر شاہوار دریاے کرم ۱۲۹۲ھ

ایضاً

جبکہ فرزند ہوا ابر کے	ماہ شعبان تھا اور دن اتوار
خوب ہاتف نے کہی اے جویا	اوسکی تاریخ خجستہ اطوار

تاریخ تولد فرزند ارجمند نواب محمد زین العابدین خان فوجدار دار السرور سلونی چھپور

دیا حق نے فرزند نواب کو	ہوئی ہر طرف سے سلامت مبارک
پے سال جویا یہ کر عرض اوس سے	تجھے گوہر بحر حشمت مبارک

تاریخ تولد فرزند ارجمند بابو سریش چندر رئیس بنارس

نتافت نیر اعظم سواے این خورشید	فلک ز مشعل مہ شد مثال او جویا
سروش گفت ز گردون براے تاریخش	چراغ خانۂ اوج ست سال او جویا

تاریخ تولد فرزند ارجمند حضور نواب میر علی مراد خان بہادر والی خیرپور سندھ

جب دیا نواب کو حق نے پسر	دل ہوا اوسکی خوشی سے باغ باغ
یون کہا ہاتف نے بہر سال خوش	ہے یہ اے جویا امارت کا چراغ ۱۲۹۰ھ

تاریخ تولد فرزند رئیس بھرت پور یعنے مہاراجہ بھرت پور

شد چو آن خورشید صورت مہوش	از فروغش گشت روشن یک جہان
گفت ہاتف بہر تاریخش چنین	ماہ شرق و غرب پیدا سال دان ۱۲۹۱ھ

تاریخ تولد فرزند مشفقی منور علیخان صاحب کمیدان پلٹن چہارم

چون منور علیخان را داد	حق پسر صورت قمر جویا

عمر او ہمچو عمر خضر شود	بخت او باشد از فلک بالا
یا الٰہی بعافیت داری	وز بلاہاے دہر دور او را
پے تاریخ چون خیالم شد	ناگہان شد صداے خوش پیدا
از سر آسمان بگفت سروش	شد منور ستارۂ زیبا ۱۲۹۲ھ

تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر والی ٹونک

شد چو پیدا آن مہ رخشان جود	گوہر تابان بحر پاک فیض
فکرے کردم کہ تا جویم سنش	گفت ہاتف نیر افلاک فیض ۱۲۹۲ھ

تاریخ تولد فرزند میر احمد علی

داد چو فرزند خدا مہوش	نیر افلاک خوش اقبال گو
گفت ز جویا پے تاریخ چرخ	شمع شبستان ہی سال گو ۱۲۹۹ھ

تاریخ تولد فرزند اکبر علی بیگ

حق نے دیا انکو آج فرزند	شادی تہنیت اسکی میرزا ہو
تاریخ جو پوچھتے ہو مجھسے	مظہر علی بیگ نام رکھو ۱۲۸۸ھ

نیم کے تھانہ مین ایک بقال کے بندر کا بچہ تولد ہوا اوسکی تاریخ

ہوا بقال کے بندر کا بچہ	تعجب مین جوان تھے اور سب پیر
کہا ہاتف نے مجھسے بہر تاریخ	یہ بچہ ہے عجیب الخلقت اے میر ۱۲۸۹ھ

تاریخ تولد فرزند شیخ عبد الرحیم پسر لاڈا پہلوان

ہوا عبد الرحیم کے لڑکا	بہر تاریخ اوسنے مجھسے کہا
بے تکلف اوٹھا کے مین نے قلم	شیخ عبد الکریم نام لکھا ۱۲۸۸ھ

ایضاً

دیا پہلوان کو خدا نے پسر
پئے سال تاریخ جویا کہو

جہان مین یہ سہراب ثانی ہوا
تولد ہوا آج رستم لقا
۱۲۹۷ھ

ایضاً

عبد الرحیم کو جو خدا نے دیا پسر
ہاتف نے دی صدا کہ نکر فکر اسقدر

ہونے سے جسکے سبکو مسرت کمال ہی
روشن چراغ کلبۂ ایمان اسکا سال ہی
۱۲۹۲ھ

تاریخ تولد فرزند سید امیر حسین

دیا اللہ نے پسر نیٹے
ہی یہ ہی، نام اور یہی تاریخ

میر صاحب کے جان و دل کا چین
کیون نہ اسکو کہون نظیر حسین
۱۲۸۸ھ

تاریخ تولد فرزند پیر بخش

شد چو پیدا پسر بصد خواہش
گفت از لب سنش زمین ہاتف

ور تحیر آمدہ گل امید
غنچۂ اوج آرزو گردید
۱۲۸۶ھ

تاریخ تولد فرزند احمد حسن

برآئی امید آج احمد حسن کی
تولد کی تاریخ جویا کہو تم

کہ تھا ایک مدت سے وہ آرزومند
مبارک خدا نے دیا آج فرزند

یہ تاریخ تولد فرزند ایک شیخ کی ہی کہ عورت فاحشہ سے تولد ہوا

داد فرزند حرامی شیخ را
کلک از سر سال مولودش نوشت

حق ز بطن عورت خانہ خراب
قطرۂ نیسان گہر شد در خلاب

یہ تاریخ بھی اسی قسم کی ہی کہ ایک اہل اسلام کی کسی عورت فاحشہ سے آشنائی تھی [illegible]

چون ببیند اختہ قضا و قدر
گفت تاریخ مولدش جویا

آب زمزم بچاہ کفرستان
شد میان سفال در غلطان
۱۲۸۴ھ

ایضاً

شد چو طفل از بطن آن غیبہ قمر
اے زمین شور سنبل ریز شد

سالہا از خامۂ جویا چکید
وے ز تخم گل گل لالہ دمید
۱۲۸۵ھ

تاریخ فرزند کسبی

جب ہوا فاحشہ کے طفل حرام
بہر تاریخ یون کہا سب نے

اک تعجب ہوا زمانہ کو
قطرۂ حیف ہی یہ طفل کہو
۱۲۸۱ھ

تاریخ تولد فرزند رئیس پٹیالہ

ہوا جو تولد وہ مقصود دل
کہا مجھے ہاتف نے جویائے سال

برآئی سب اہل جہان کی امید
ہوا وارث ملک و تاج و کلید
۱۲۸۹ھ

ایضاً

آج اللہ نے فرزند دیا راجہ کو
یہی تاریخ اوسکی کہو بیساختہ میر

اس مسرت سے ہر ایک غنچہ دل شاد ہوا
پھر تو سے ریاست کا گھر آباد ہوا
۱۲۸۹ھ

ایضاً

تولد ہوا مہر چرخ حشم
پئے سال ہاتف نے جویا کہا

یہ اہل جہان کو بشارت ہی آج
طلوع آفتاب ریاست ہی آج
۱۲۸۹ھ

تاریخہائے ترقی و مراتب

تاریخ عطائے تمغہ نواب ممتاز الدولہ محمد فیض علیخان بہادر

باین عروج کہ حق داد از دو فور سرور
کہ ہر گدا ست لبساماں قیصر و فغفور
بفکر سال ہمایون اوج او گفتم
سروش غیب بجو یا مبارک اوج حضور
۱۲۸۷ھ

ایضاً

ہین چرخ سخاوت کے یہ مہر و قمر دو نو
چون مہر جہان مین سب وصف انکا تو ظاہر ہو
گردون سے صدا آئی تاریخ یہ کہ جویا
نیر ہین مہاراجہ نواب جب اختر ہو
۱۸۷۷ء

ایضاً

چو تمغہ عطا کرد نواب را
شہنشاہ انگلنڈ دریا نوال
سروش از فلک بہر تاریخ جویا
ز ممتاز ممتاز شد گفت سال
۱۲۹۴ھ

ایضاً

مرتبہ اعلے ہوا نواب کا
اوج ثروت پر یہ تمغہ دال ہی
غیب سے آئی صدا جویا ہی فیض
تمغۂ بہجت ہی یہ ہی سال ہی
۱۸۷۷ء

ایضاً

کیا خوب ہی زمانہ جو ہی سو آج خوش ہی
اس عہد مین ہر اک کو اک ناز ہو گیا ہی
ہاتف نے یہ صدا دی جویا خیال کیا ہی
کہ ہند کا ستارہ ممتاز ہو گیا ہی

تاریخ عطاے شمشیر نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار شہر

دی مہاراج نے جو اوسکو تیغ
اب عدو کا بھی سر قلم ہی کہو
ہی جو زیبا یہ تیغ تیز اوس سے
سال بھی تیغ تیز دم ہی کہو
۱۸۸۱ء

ایضاً

ملی ہی جو نواب کو تیغ آج
یہ شمشیر بیشک ہی ایران کی

یہ سال تاریخ جویا کہو
مہاراجہ صاحب نے کیا تیغ دی

تاریخ فتح ملک زنگ کہ سرکار انگریز نے اوسکو فتح کیا

چڑھی فوج سرکار انگریز جب
قیامت کہو مت لڑائی کہو
کہا بہر تاریخ ہاتف نے جویا
ظفر زنگ پہ آج پائی کہو

تاریخ فتح قلعہ ایسروہ کہ فوج سری حضور مہاراج ادہراج مہاراجہ رام سنگھ بہادر والی دار السرور سوائی جیپور نے فتح کیا

فوج راج آنزا بزیر حکم کرد
جنگ چون کردند باہم جنگ جو
گفت ہاتف بہر تاریخ اینچنین
قلعۂ ایسروہ شد فتح بگو
۱۲۸۸ھ

تاریخ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم خان بہادر والی ملک سچین

چو ابراہیم خان برجاے والد
سریر آرا و فرمان آفرین گشت
ندا اے از فلک آمد پئے سال
کہ اے جویا بگو مسند نشین گشت
۱۲۹۴ھ

تاریخ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم علی خان بہادر والی ملک ٹونک

گشت چون مسند نشین آن شاہ دہر
فکرے کردم کہ تا جویم سنش
گفتہ ام تاریخ وجود نازم برین
تاج زیبا ہمسرت گویم سنش
۱۲۸۴ھ

تاریخ نواب محمد ابراہیم علی خان بہادر والی ملک ٹونک کے اختیار ملنے کی

ملا ہی آج اوسے اختیار ملک و سپاہ
خوشی سے اور ہی عالم کا حال ہی جویا
کہا سروش نے کسواسطے تو فکر تجھے
اب اختیار ملا یہی سال ہی جویا
۱۲۸۷ھ

تاریخ نواب محمد زین العابدین خان کے فوجدار ہونے کی

ہوا فروغ جو نواب کو تو اے جویا
عجب طرح کا خوشی سے ہوا ہی تیرا حال

کہا سروش نے کرتا ہی کسلیے تشویش
حضور باد مبارک یہی ہی اوسکا سال

تاریخ مسند نشینی نواب صاحب بہادر والی سچین

ہوا نواب کو حکم ریاست
ملے اب مقصد دنیا و دینی
کہا ہاتف نے جویا صاف کہدے
مبارک تجھکو یہ مسند نشینی
۱۲۸۶ھ

تاریخ اپنی ملازمت کوتوالی کی

چہ گویم دوستان زان شاد گشتند
چو مارا بہبود رشد کام جویا
پئے سال از زبان خود بگفتم
بود فرخندہ و فرجام جویا
۱۲ھ

تاریخ ریاست کوٹہ کہ مہاراو معطل ہوئے اور نواب ممتاز الدولہ کے [illegible]

کیا جو کوٹہ مین سرکار نے انتظام اپنا
اس انتظام سے خوش سیکڑون ہزار ہوئے
ملا جو کام یہ نواب کو تو لکھدے سال
اجنبٹ کوٹہ کے نواب نامدار ہوئے
۱۲۹۱ھ

تاریخ عطیہ خطاب فخر الملک بنام نواب علاء الدین خان بہادر رئیس لوہارو

جبکہ سرکار سے خطاب ہوا
مجکو از حد خوشی ہوئی واللہ
فکر کرتا ہے کسلیے جویا
سال تاریخ افتخار جاہ
۱۲۹۱ھ

تاریخ معطل شدن مہاراجہ بروده ملہار راؤ بہادر

دیکھی جو بد نظمی تو سرکار نے
کرلیا کہتے ہین اوسے آج ضبط
کہتا ہے ہر شخص پے سال میر
ہائے بروده کا ہوا راج ضبط
۱۲۹۱ھ

صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر تاریخ خلعت نیابت دوبارہ ملی ہی

ملا جبکہ خلعت دوبارہ اوسے
کہا اوسکو سراک نے سردار کل
عبث فکر کرتا ہے تو اسگھڑی
پے سال کہہ میر مختار کل
۱۲۹۱ھ

تاریخ حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر جان اسٹریچی صاحب

اونکو ملا ہے عہدہ لفٹنٹی کا کہہ جویا
ہین آفتاب عز و شان اسٹریچی صاحب
بے روئے بحث کہدی تاریخ فی البدیہہ
لفٹنٹ ہو گئے لو جان اسٹریچی صاحب
۱۲۹۱ع

تاریخ عطائے عہدہ دیوانی بنام مرزا غلام احمد بیگ صاحب دیوان

عطا جب مہربان کو سیر دیوانی ہوئی جویا
کہون کیا جو سرور اسکا مجھے اسدم ہوا صاحب
سر دیوان عشرت سے کہی تاریخ ہاتف نے
ہمیشہ کار دیوانی مبارک میرزا صاحب
۱۲۸۹ھ

تاریخ عید الضحی

وہ محمد سلیم خان حلیم
عیش اسکو سدا مبارک ہو
یہ ہی تاریخ اوسکی ہے جویا
اسکو عید الضحی مبارک ہو
۱۲۸۹ھ

تاریخ عید الضحی

نہین کرتا کوئی جویا کی اب قدر
مگر نواب زین العابدین خان
پئے تاریخ جویا جلکے کہدے
ترے اوپر کرون دشمن کو قربان
۱۲۸۹ھ

تاریخ صفائی دوست از مہاراجہ صاحب

اب یہ قربت ہوئی کہ کان مین سن
یا یہ حالت تھی کہ تو دور سے کہہ
اوسکی تاریخ صاف صاف ای میر
اب صفائی ہوئی حضور سے کہہ
۱۲۸۹ھ

یہ تاریخ ایک اونی کے اعلا ہونے کی ہے

اوسکی قدرت ہو کہ اونی کو ریاست ملگئی
پڑ گئی ہے انتظام دہر مین کیا لوٹ اب
غیب سے آئی صدا جویا یہی تاریخ کہہ
بھاگ سے بلی کے چھینکا آپڑا ہی ٹوٹ اب
۱۲ھ

تاریخ سر رشتہ داری منشی امان علی صاحب

درست میرے امان علی جو یا — ہوئے ممتاز اب بکار جلیل ہو
لب ہاتف سے یہ صدا آئی — لو ہوے وہ سررشتہ دار اپیل

تاریخ رونق افروزی حضور شاہزادہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا بمقام الور

جب الور مین انگلنڈ کا شاہزادہ — گیا اور ہوئی روشنی و ان عجائب
ہوئی فکر مجکو تو ہاتف یہ بولا — فروغ اوسکی تاریخ ہی کر رقم اب
۱۲۸۶ھ

تاریخ تشریف آوری حضور مہاراجہ صاحب بہادر از شملہ

حضور مہاراج عالم پناہ — یہان آئے شملہ سے جسوقت جو یا
لیے سال ہاتف نے افلاک سے — مہاراجہ تشریف لاے کہا
۱۲۸۶ھ

تاریخ مہاراجہ صاحب

انگہ سرکار کی بنی کہ بنا — سبکے آنکھونکا نور ای جو یا
بہر تاریخ کر تو عرض یہی — ہو مبارک حضور راجی جو یا
۱۲۸۶

تاریخ تشریف آوری حضور ویسرائے نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند بمقام جیپور

شہر مین آئے گورنر بجنت جاگے شہر کے — مدعا جتنے تھے جو یا آج سب حاصل ہوئے
ایک صاحب نے کہا کیا پوچھتا پھرتا ہی تم — لاٹ صاحب آگئے دل شہر مین داخل ہوئے
۱۲۸۷ء

تاریخ واپسی

پلٹ کر آئے جب اجمیر سے گورنر یان — خوشی کی سارے زمانہ مین تھی بلند آواز
کہا سروش نے سال معاودت جو یا — وزیر اعظم ہندوستان آمدہ باز
۱۲۸۷

یہ تاریخ ایک شخص کی آمد کی ہی کہ اوس سے اسطرح کی دل لگی تھی

کٹی کسطرح رات جو یا مری — بغیر اسکے زندان ہوا سارا گھر

وہ آئے تو مین نے کہا سر اوٹھا — شب تار سے ہو گئی اب سحر
۱۲۸۵

یہ تاریخ مہر و ماہ کے سرخ ہونے کی ہی

کیون ہوے ہین سرخ مہر و ماہ جو یا اندنون — جلوہ گر شاید ہوئی ہی بیکسون کی آہ گرم
یا قیامت آگئی ہاتف نے دی آخر صدا — آگ کی شکل آج نکلے سرخ مہر اور ماہ گرم
۱۲۸۳

یہ تاریخ شہاب ثاقب کی ہی کہ اسقدر کلان کبھی نہین گرا

جب فلک سے گرا زمین پہ شہاب — ہو گیا سب پہ آشکارا صاف
اسکی تاریخ ہی یہ ہی جو یا — آسمان سے گرا ستارہ صاف
۱۲۸۰

یہ تاریخ ایک محبوب دلنواز کے کانٹے لگنے کی ہی

ہوا پژمردہ وہ گل گل کے مانند — لگا پا مین لگا جب خار اوسکے
نہین کانٹا لگا جو یا بلاشک — چبھا خار تالم سال کہدے
۱۲۸۲

تاریخ غدر ہندی

کیا جب فوج نے ایک حشر برپا — پھری شاہ جہان سے قوم کی قوم
قیامت دیکھکر مین نے کہا یون — ہوا ہندوستان مین حشر کا یوم

یہ تاریخ مہاراجہ شیودان سنگھ والی الور کی علحدگی ریاست کی ہی

چون شد بملک راجہ بد انتظامی آخر — سرتابی از ریاست وز راجہ کرد اقبال
ہاتف برای سالش گفت از فلک جو یا — شیودان سنگھ ز الور بیکار شد بگو سال
۱۲۸۷

ایضاً

چو بخت مہاراج واژون شدہ — نماندہ بنزدش یکے از ہزار
شد اقبال سرتاب و تاریخ گفت — مہاراج شیودان سنگھ شد زکار
۱۲۸۷

نواب کے ہاتھی کو شیر نے مارا اوسکی تاریخ ہی

مست ہو کر گیا جنگل کی طرف / شیر نے جاکے اڑا دمی چھانٹی
مر گیا جب تو کہی یہ تاریخ / شیر نے مار لیا ہی ہاتھی ۱۲۹۲

تاریخ فتح ملک فرانس

عالم مین ایک غلغلہ سا اوسوقت پڑ گیا / جب بادشہ کو لیگئے وہ لوگ پچاس کے
پیرس کو حق نے کردیا بے سرو سال گو / بھاگے پروشیا سے دلاور فرانس کے ۱۲۸۷

الیضاً

جب شہنشاہ کی شکست ہوئی / ملک دشمن نے لے لیا سارا
یہ ہی تاریخ اوسکی کہہ جویا / بھیڑ بکری نے شیر کو مارا ۱۲۸۷

یہ تاریخ ایک معشوق کی ہی کہ بلندی سے گرکر منھ کی کھائی فوراً یہ تاریخ سنائی

چون فتاد از بلندی دیوار / آنکہ صد جان من بر و شیدا
بہر تاریخ بے تکلف گو / ضرب آمد بچہرۂ زیبا ۱۲۸۸

ایک دوست نے تحفہ مین سرمہ بھیجا اوسکی رسید مین تاریخ لکھی

آپ کا سرمہ اصفہان پہ گرے / رشک سے کام تیغ عبرت کا
پوچھتے کیا ہو اسکا سال رسید / کہہ دو سرمہ چشم حیرت کا ۱۲

تاریخ نواب حسین علیخان متخلص بہ خراب

گیسو نے زرد رو کیا جدم اوسے تو سیر / احباب پوچھتے تھے کہو کیسا حال ہی
جویا نے یون کہا کہ بھلا پوچھتے ہو کیا / عاشق ہوا خراب یہی اوسکا سال ہی ۱۲

یہ تاریخ ایک طوطے کے مرنے کی ہی

کس طرح کی کج ادائی مجھسے کی طائر نے آہ / آخرش طوطا ہی تھا یانسے اوڑا منھ موڑ کر
کیا کہون جویا نئی تاریخ کچھ مجھسے نہ پوچھ / اوڑ گیا طوطا بھلا تن کے قفس کو توڑ کر

تاریخ نرگاو کے مرنے کی

کیا کہون کیا بیل تھا جویا مرا / لگیا کس فیل تن کو شیر موت
غم ہوا جب کم تو اوس نرگاؤ کی / اکاونک تک تک لکھی تاریخ موت

سمیع جناب مرزا غلام احمد بیگ صاحب دیوان راج جیپور

وصف کیا اوسکی ہو جویا جسے / نام مین جسکے ہو نام احمد
ہو یہ ہی سچ یہی ہو تاریخ / صاحب دین غلام احمد ۱۲۹۹

خدا نے خیر کی کہ حضور مسٹر لیو صاحب بہادر یعنے نواب لفٹنٹ گورنر گھوڑے سے گرے اور محفوظ رہے اوسکی تاریخ ہی

کون کہتا ہے گرے محض غلط ہی جویا / اہل دل جھکتے ہین ہوتے ہین بلند اختر جب
صاف تاریخ ہی اونکی تو ہر اک سے سن لے / سجدۂ شکر کیا گھوڑے سے صاحب گرے کب

تاریخ عمدۂ مدار المہامی نظام الدولہ منتظم الملک نواب محمد فیض علی خان قائم جنگ دیوان جودھپور

کیون نہ خوشنود ہون مین اے جویا / فخر احباب ہین نظام الملک
جنکو رعنا کہے تھا تو پہلے / لے وہ نواب ہین نظام الملک ۱۲۸۰

تاریخ مقدم جبہ شریف رسول کریم محبوب رب العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی

جبہ اقدس کے فیض نور سے / جب ہوے جلپور والے کامیاب
یون کہی تاریخ اوسکی مین نے میر / لائے ہین تشریف ملبوس جناب ۱۲۹۰

تاریخ ٹھاکران فتح سنگھ جی صاحب

مہاراجہ کردند مختار ملک | چو دیدند شایان آن فتح سنگھ
پے سال جویا بگفتم ہمین | مبارک شود ٹھاکران فتح سنگھ

یہ تاریخ آسمان کی روشنی کی ہی کہ قریب نصف آسمان کے سرخ ہوگیا تھا

ہمکو کھلتا نہین ہی بھید اوسکا | حق تعالی ہی واقف الاسرار
مین نے تاریخ یہ کہی اوسکی | آسمان سرخ ہوگیا ایکبار

یہ تاریخ فوجدار صاحب کے جنگ مرغون کی ہی کہ محمد ابو تراب خان صاحب خلف الصدق نواب محمد عثمان خان صاحب حاکم محکمہ اپیل جیپور کے مرغون سے بازی ہوئی تھی اور دونون مساوی رہے ایک قطعہ اس جانب سے دوسرا اوس طرف سے ہی

جیتا جو مرغ نامدار اوسکا جہان مین شور ہی | دی ایک ایسی ٹیپ کی دشمن کو کر ڈالا نڈھال
ہاتف پکارا چرخ سے جویا یہی تاریخ کہہ | کالا ہوا ہی روسیاہ گجرا بنا گل کی مثال
۱۲۹۹

ایضاً

کسقدر دلکو ہوئی جویا خوشی | ہوکے اس مژدہ سے توخوشحال کہہ
کیا ہی جیدی ہی بازی کی خوشی | آج گجرا مرغ جیتا سال کہہ

ایضاً

سپہر جویا بصد خوشی از دل | مرغ گجرا نمودہ فتح بگو
سپہر سالش تو از سر انصاف | مرغ والا نمودہ فتح بگو
۱۸۷۲ء

ایضاً

عجب گجرا بہادر مرغ ہی میر | یہ رستم وقت کا ہوا ہے گویا

برائے سال تو کرتا ہی کیا فکر | بھگا یا مرغ اچھا کہہ یہ جویا
۱۲۸۹

روشنی فلک کی تاریخ

ایک نے بھی اسکے سر سے دی نہ مجکو کچھ خبر | کوئی بھی واقف نہین اس راز سے سبکو لکھا
پھر تاریخ آسمان سے ملہم غیبی نے کہا | آسمان پر روشنی اچھی ہوئی شب کو کہا
۱۲۸۸

تاریخ تولد بچہ گربہ

جمعیت کے بچہ ہوا خوشنما | ہراک دیکھکر اوسکو خوشحال ہی
عبث فکر کرتے ہو تم اسکی میر | ہی مرغوب بلی یہی سال ہی
۱۲۹۰

یہ تاریخ اپنی پریشانی طبیعت کی ہی

دیکھا ہی جو خواب منتشر آج | مغموم نہ اس سے اتنے ہو تم
ہاتف نے کہا کہ اسکی تاریخ | یہ خواب و خیال ہی کہو تم
۱۲۸۶

ایضاً

جن دنون مین کہ غم ہوا مجکو | تخم تھا بخت کا مرے مریخ
غیب سے آئی یہ صدا جویا | غم مدار اسکی ہی یہی تاریخ
۱۲۸۵

ایک دوست کا ایک چڑیل سے پالا پڑا ہزار افسوس ہی اوسکو اوتارا اوسکی تاریخ ہی

دام غم مین پھنسے تھے مرزا جی | چھوٹے مدت مین اس جفا سے وہ
یہی تاریخ اوسکی ہی جویا | خیر گذری بچے بلا سے وہ
۱۲۸۹ھ

تاریخ حکیم محمد سلیم خان

جب کام جنبر کا ملگیا تو | شادان ہوئے اس سے وہ سب گم
تاریخ کی فکر کیا ہی جویا | داروغہ ہوئے جناب اب کیو
۱۲۸۴

تاریخ وقف دیہات مولوی محمد غلام یحیی صاحب وکیل ہائی کورٹ ساکنہ کلکتہ

حضرتیکہ فرمود یحیی وقف عام — خوشش گل فیضش درین عالم شگفت
آفرین از لب بگو بہر سنش — وقف خلق اللہ شد ہاتف بگفت
۱۲۸۷

ایضاً

فیض عالم کو کیون نہو اس سے — وقف کیا ہی کہ عام بخشش ہی
کہا ہاتف نے مجھسے ای جویا — سال اسکا مدام بخشش ہی
۱۲۸۷

ایضاً

کہو سب مولویصاحب کو حاتم — کیا ہی وقف جسنے خلق پر مال
کہا ہاتف نے جویا فکر کیا ہی — سخاوت گر کہو اسکو پئے سال
۱۲۸۷

ایضاً

دو عالم مین ہو کیون نہ یحیی کی عزت — کہ راضی ہی ہر وقت اوسکی رضا مین
یہی سال تاریخ ہی اوسکا جویا — زمین وقف کی چک کی راہ خدا مین
۱۲۸۷

ایضاً

چو یحیی ندیدم کسے در جہان — بعہد خودش حاتم امسال گو
بگوشم چنین گفت ہاتف ز غیب — نمود ارض وقف از پئے سال گو
۱۲۸۷

ایضاً

حشر کے روز جب پکارینگے — یان کوئی وقف کرنے والا ہی
بہر تاریخ شکل ظاہر سے — کہین واقف غلام یحیی ہی
۱۲۸۷

تاریخہائے غسل صحت

تاریخ غسل صحت خود

بیمار ہوا مین تو مجھے آن کے پوچھا — اک اہل محبت نے کہ جو آج ہی یکتا
بیساختہ دی مجکو صدا سال مین واسنے — محفوظ رہے منشی محمد علی جویا
۱۲۸۷

تاریخ صحت میر حیدر حسن ذکی شاعر یکتا

ہوا آرام جب حیدر حسن کو — سر احباب کا ہی تاج جویا
کہو بیساختہ تاریخ یہ تم — ہوئی صحت ذکی کو آج جویا
۱۲۷۹

تاریخ صحت محبوبہ

جب کیا غسل یار جانی نے — کیا کہون کسقدر ہوئی فرحت
یہی تاریخ مین نے اوسکی کہی — پیارے معشوق کو ہوئی صحت
۱۲۸۸

تاریخ غسل صحت سری حضور پر نور مہاراجہ صاحب بہادر والی دار السرور رسولی جیبور

خدا نے اوسکو شفا دی بخار سے صد شکر — چو سب امیرونکے سر کا ہی تاج ای جویا
ندا یہ آئی مجھے آسمان سے بہر سال — شفا بخار سے پائی ہی آج ای جویا
۱۲۸۹

تاریخ غسل صحت نواب عبید اللہ خان بہادر مدار المہام ریاست ٹونک

چون شنیدم کہ قدردان من — غسل صحت نمود ای جویا
گفت ہاتف برائے تاریخش — چہ بیست صحت مبارک و زیبا
۱۲۸۸

ایضاً

خداداد صحت بہ نواب ما — چہ گویم چہ سان این مسرت نمود
بگو بہر تاریخ جویا ہمین — ہمایون کہ ہم غسل صحت نمود

تاریخ غسل صحت جناب حکیم محمد سلیم خانصاحب داروغہ خبر

آرام ہوا ہی اوسکو جو یا — جو وقت کا اپنے ہی فلاطون
تاریخ کہون کہ صاف کہدون — ہو غسل جناب کا ہمایون
۱۲۹۰

تاریخ غسل صحت فوجدار صاحب

کہو نواب کی صحت کی تاریخ — کہ اوسکے لطف کے ممنون ہو تم
پئے سال اوس سے چلکے میر جویا — مبارک غسل صحت کا کہو تم
۱۲۸۲

تاریخہاے انتقال

تاریخ انتقال جناب بیگم صاحبہ محتشمہ نواب امراؤ بیگم متخلص عابد بنت نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رامپور خاتون جناب نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار جیپور

اللہ اللہ کس حمیدہ صفات عالی درجات کے غم کا بیان ہو کہ جسکے الم مین سیاہ پوش آسمان ہی کون ہی جسکو اوسکا غم نہین جگر شق کب قلم نہین اوصاف اوس مرحومہ کے لکھیے تو کیا لکھیے کسکی تاب ہی خامہ کا زہرہ آب ہی عالم مین معروف ہمہ صفت موصوف منطق و حکمت جسکے روبرو پانی ریاضی و فلکیات کہانی نا ثر بے عدیل ناظم بے تمثیل نثر ظہوری و طغرلی سے بہتر نظم انجیات سے بڑھکر عیان را چہ بیان دیوان اردو و فارسی اوس مغفورہ کے مخفی نہین مخفی کو اصلاح دی ہی یہ تقریر راست ہی نہ مبالغہ کی ہی ہمت و سخاوت کا یہ حال تھا کہ اب تک جیپور کی ہوا ئین تمام اوسکے فیض سے مالا مال ہین مستغنی اہل کمال ہین قدردان سخنوران منتخب دوران عصمت مین مریم سخاوت مین حاتم سچ تو یہ ہی کہ چشم فلک نے بھی ایسی جامع صفات حسن صوری و معنوی کے ساتھ نہین دیکھی ہوگی پارسا ایسی کہ بعد انتقال و قبل

و قبل انتقال کے کئی امر خرق عادت سے ظہور مین آئے ہاے ہاے بعمر سی سال وہ اس جہان فانی سے انتقال فرمائیں ع این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد سخی و شاعر و صدر رشک خورشید ❊ امیر و پارسا اہل ہنر تھی ❊ نہو گی اور ہوئی اب تک نہ ایسی ❊ خدا جانے فرشتہ تھی بشر تھی ❊ اس مختصر رسالہ مین اوس ستودہ صفات کا اوصاف کسطرح سمائے دریا کوزہ مین کیونکر آئے ناچار اسی پر اکتفا کرتا ہون حق ایمان ادا کرتا ہون کہ مین اوسی کے خرمن فیض کا خوشہ چین ہون اور یہ نمکینی کلام اوسی کے مطبخ سخن کا فیض ہی دیوان اوس جنت ایوان کے طبع ہونے والے ہین ناظرین دیکھین اور تصدیق کلام کرین اب تاریخ اوسکی کہ صورت مین تاریخ ہی ذیل مین لکھی جاتی ہی و ہو ہذا

از غم بیگم چہ گویم در جہان — بر زبان ہر کہ و مہ واے واے
گفت ہاتف بہر سالش اینچنین — بود بیگم مخر مریم ہاے ہاے
۱۲۸۶

ایضاً

آنکہ سخی بود و کریم جہان — بہر روانش ہمہ در التجا
از پئے سالش ز چہارم فلک — بخشش بیگم بود آمد ندا
۱۲۸۶

ایضاً

در قضاے حق رضاے خود ستمرد — آنکہ بودش در جہان فردای فلک
بہر تاریخش چہ گویم حسرتا — مرد زن ہم صورت مردای فلک
۱۲۸۶

ایضاً

چو رفت امراؤ بیگم سوی جنت — کہ بود آن گوہری از ملک شاہی

زحسرت چون نہ گویم سال فوتش — کہ زیر خاک شد گنج الٰہی ۱۲۹۹ھ

ایضاً

مرقد بیگم کو دیکھ کہتا ہے یہ ہر کوئی — پردۂ ظلمات مین کسکا رخ پاک ہے
چرخ سے ہاتف نے دی بہر سن فوت صیحت — دیکھ ذرا آنکھ سے مہر تہ خاک ہے ۱۲۹۹ھ

ایضاً

تو ازین رنج و الم مغموم نیست — یکجہان مغموم از حال وفات
گفت ہاتف از من جویائے غم — آہ عصمت رفت گو سال وفات ۱۲۹۹ھ

ایضاً

بیگم از دیوان ہستی کرد فصل — چرخ از صفحہ جہان برچیدہ گو
گفت ہاتف بہر سالش اینچنین — ختم باب شاعری گردیدہ گو

تاریخ شہادت شیخ بدر الدین مرید جناب مولوی فقیر محمد صاحب کی کہ ایک پٹھان شیطان نے تکرار زبانی پر عین مسجد مین اونکو شہید کیا

آن جوان صالح در مسجد نشست — خنجرے زد در شکم طفل یزید
بہر تاریخش مرا آمد صدائے — شیخ بدر الدین شدہ ہے ہے شہید ۱۲۹۹ھ

تاریخ وفات مرزا رجب علی بیگ سرور مؤلف قصۂ فسانۂ عجائب

چون رفت سرور رفت تہذیب — گویا ز جہان شعور رفتہ
ہاتف پئے سال گفت از میر — کز بزم جہان سرور رفتہ ۱۲۸۴ھ

تاریخ وفات نواب مصطفیٰ خان شیفتہ شاعر بے عدیل دہلی

شیفتہ شاعر متین ناگہ — جان بجان آفرین سپرد افسوس

بہر تاریخ از فلک جویا — گفت ہاتف بلیغ مرد افسوس ۱۲۹۹ھ

تاریخ انتقال نواب عبد الکریم خان متخلص بہ شرق خلف نواب امیر خان والی ٹونک

دنیا سے گیا جبکہ جنان کو رخصت — کیا ظلم فلک نے یہ کیا ہے
تاریخ وفات کہہ یہ جویا — شرق آج غروب ہو گیا ہے

تاریخ وفات شیخ عظیم الدین سوداگر

جب دوست میرا چل بسا جنت کو غم مجھکو ہوا — دنیا سے دل برہم ہوا دیکھی نہ کچھ اس مین بقا
تھی فکر مجھکو سال کی جویا کہون کیا ہیچ ہے — ہاتف نے یہ آواز دی آخر فنا آخر فنا

تاریخ انتقال حضرت بانکے صاحب مشائخ

جب کہا پیک قضا نے چلیے — سر اوٹھا کے بھی نہ پھر وہ جھانکے
بہر تاریخ کہا مین نے میر — سیدھے وہان کو گئے حافظ بانکے ۱۲۷۹ھ

تاریخ وفات قطب وقت خان صاحب مجذوب

مین کیا کہون اوس ولی کا احوال — گردون پہ گیا جو شکل مریخ
آواز فلک سے آئی مجھکو — خان وقت کا قطب ہے یہ تاریخ ۱۲۸۹ھ

تاریخ وفات مولوی محبوب علی صاحب عموی راقم

بود در رنجم کہ جویا ناگہان — گفت ہاتف راز حق گویم بہ تو
بہر سال رحلت آن اہل دین — جائے محبوب علی خلد ست گو

تاریخ وفات مولوی حاجی محمد صاحب کہ سرنج گئے تھے

خبر جب ٹونک سے آئی کہ حضرت چل بسے یان سے — مسلمان جتنے تھے جو یان ہوئے سنتے ہی سب بیکل
سر غیب سے یون ہاتف پکارا آج پوچھو ہو — گئے خلد برین کو مولوی حاجی محمد کل ۱۲۸۰ھ

تاریخ وفات مولوی چراغ علی صاحب

ہوا تاریک آنکھون مین زمانہ — کسوف آفتاب دین ہوا آج
ہوئی تاریخ کی جب فکر جویا — ندا آئی چراغ دین بجھا آج
۱۲۸۲ھ

تاریخ وفات سید مقصود علی

چہ گویم کہ شد رنج دل را فزاوان — چو شد جانب خلد مقصود راہی
چو دیدم محمد را پئے سال گفتم — بر این قبر رحمت بود یا الٰہی
۱۲۸۲ھ

تاریخ وفات مرزا رجب علی بیگ سرور

جسکو فسانہ گوئی کا انداز یاد تھا — وہ ہائے سبکے پاس سے دور آج چلدیا
آخر سنا زبان سے ہاتف کی بہر سال — افسوس عمدہ سے سرور آج چلدیا
۱۲۸۶ھ

تاریخ انتقال نواب سکندر بیگم والی بھوپال

نماندہ نماند کسے در جہان — شہنشاہ و درویش ہر مست رفت
نبین ہر کسے راست شد بر زبان — سکندر ز دنیا تہی دست رفت
۱۲۸۵ھ

تاریخ وفات ڈاکٹر حکیم عبدالمجید

چو عبدالمجید از جہان درگذشت — شدہ از اجل عمر پاکش پدید
پے سال ہاتف بگفت از حدیث — بخلد ست جاوید عبدالمجید
۱۲۸۵ھ

ایضاً

طبیب اجل بود عبدالمجید — قضا پیش تشخیص او دم نزد
بعہدش معطل چنان گشتہ بود — اجل شربت مرگ داد از حسد
۱۲۸۵ھ

تاریخ وفات شیر خان

ہوا جب شیر خان کا انتقال آہ — کہ صحرائے مروت کا وہ تھا شیر
لکھی تاریخ اوسکی مین نے جویا — اجل کے روبرو بکری بنا شیر
۱۲۸۳ھ

تاریخ وفات زنے حیاتی نام

آن حیاتی کہ پارسا بودہ — چون ازین دہر راہ خلد گرفت
پئے تاریخ گفتہ ام جویا — بجہان عدم حیاتی رفت
۱۲۸۴ھ

تاریخ وفات بوٹا طوائف کہ واقعی سرو قد تھی

باد صرصر نے جلایا باغ حسن — کیسے گل کو اُسنے پژمردہ کیا
یون کہی تاریخ اوسکی مین نے میر — خاک وہ بوٹا سا قد جل کے ہوا
۱۲۸۱ھ

تاریخ وفات شیخ جی کہ نہایت بخیل تھے

گڑیا وہ جبکہ کی حقنے کی مینخ — زور سے کون زبون شیخ مین
از سر یاس ایک شہدے نے کہا — کی اجل نے مینخ کون شیخ مین
[illegible]

تاریخ وفات زنے کہ بر سر مزار کندہ ہی

مروصد افسوس زن پارسا — در الم و رنج ہمہ غمگسار
گفت پئے سال وفات اینچنین — رحمت حق باد بسے بر مزار
۱۲۸۵ھ

تاریخ وفات پہلوان

جب پہلوان کو آکے وبا یا تو چت ہوئے — پیچ آگے موت کے نہین سوجھا کوئی اوسے
تاریخ اوسکی موت کی جویا یہی لکھو — پیچ طباق پچھاڑ پہ دے ٹیکا موت نے
۱۲۸۵ھ

تاریخ وفات براورزادہ خلف سید خورشید علی

کیا افلاک نے اوسکو تہِ خاک — کہ تھا گردون جان تن کا مریخ

کہا ہاتف نے کیا ہی فکر جویا — جلا تخت جگر ہی سال تاریخ ۱۲۸۰

تاریخ وفات فرزند دوست

غم اوسکا ہوا ہی کسقدر آج — کیا تم نے لکھون مین حال جویا
ہاتف نے کہا کہ صاف کہدے — ہے داغ پسر کا سال جویا
۱۲۸۰ھ

تاریخ انتقال بہ ہلال حضرت حبیب الرحمان صاحب کہ ولی کامل تھے

تنگ و تاریک ہوگیا عالم — جب جہان سے گیا حبیب خدا
بہر تاریخ فوت ہاتف نے — یون کہا خاتمہ بخیر ہوا
۱۲۸۷ھ

ایضاً

عاشق جلوۂ دیدار خدا — رفت از دہر قریب الرحمان
کاسر جہل پئے تاریخش — گوشۂ خلد حبیب الرحمان
۱۲۸۰ھ

ایضاً

جب حبیب حق نے ہجرت پائی تھی — ہوگیا تھا حشر اک برپا لکھو
یون کہا ہاتف نے اتنی فکر کیون — آفتاب معرفت ڈوبا لکھو
۱۲۸۷ھ

ایضاً

باد شہ فقر جب سوئی ارم چلدیا — ابر الم دہر پر چارون طرف چھا گیا
سال وفات اوسکا اب سیری تم لکھو — قطب کو جنبش ہوئی حشر کا روز آگیا
۱۲۸۸ھ

تاریخ رحلت مجذوب کامل چپ شاہ

یہ ہی مجذوب مرگیا جویا — ہمہ تن عقل بلکہ ہوش کہو
بہر تاریخ [illegible] آئی — واہ چپ شاہ ہوئے خموش کہو
۱۲۹۰ھ

تاریخ وفات مرزا اسد اللہ خان غالب ملقب بہ مرزا نوشہ کہ فن شاعری مین یکتا ے زمانہ تھے

غالب چو ازین جہان گذران — شد داخل خلد بہر ملک گفت
تاریخ وفات او ز جویا — تاج سر شاعران فلک گفت
۱۲۸۵ھ

تاریخ خسرو کلانوت کہ علم موسیقی مین اوستاد تھا

چون خیال قضا لبوئیش شد — زیر و بم را شکست پنجۂ موت
بہر تاریخ گفتہ ام جویا — عالم علم موسیقی شد فوت
۱۲۸۶ھ

تاریخ امیر خان کلانوت

موت نے جبدم کیا اوسکا خیال — کچھ نہ پوچھا پھر کہ کیسا رنگ تھا
سال موت اوسکا سروش غیب نے — میر خان کا سر ہوا مدھم کہا
۱۲۸۳ھ

تاریخ مرزا منور بیگ

مرگیا میرزا غم ہی مجھکو — کیا لکھون دوست مرا کیسا تھا
پئے تاریخ کہا ہاتف نے — داخل خلد ہوا کہ جویا
۱۲۸۱ھ

تاریخ وفات شیخ امان اللہ کپتان

رفت چون از جہان فانی شیخ — صاحب فقر راز حق آگاہ
بہر تاریخ گفتہ ام جویا — شیخ امان اللہ فی امان اللہ
۱۲۸۱ھ

یہ تاریخ ایک شخص باغی سرکار کے مرنے کی ہے

آج وہ بدنام دنیا سے اوٹھا — کیا لکھون مین اوسکی کیا تاریخ ہے
سیر جو پاسے کہا ہاتف نے یون — آج باغی مرگیا تاریخ ہے
۱۲۸۸ھ

یہ تاریخ ایک مجذوب کی ہے

چو رفت سوی جنان مست بادۂ حیرت / ہمہ جہان زغمش تنگ و تار شد گویا
برای سال وفاتش سروش گفت بخرج / رسید شیفتہ حق بحق بگو جویا ۱۲۸۶ھ

تاریخ مہتاب خان رسالدار

جب دفن وہ جہشت مکان زمین ہوا / اور آگیا حجاب مین مرقد کے روے پاک
تاریخ کا خیال تھا جویا کو بس وہین / بولا سروش دیکھئے مہتاب زیر خاک ۱۲۸۶ھ

تاریخ محمد مظفر خان گرم

سرو آن پادشاہ ملک سخن / ہر کسے شد زمرگ او غمناک
بہر تاریخ موت او جویا / گفتہ ام رحمت خدای پاک ۱۲۸۶ھ

تاریخ وفات برق شاعر

برق شاعر آنکہ روشن طبع بود / سوی عقبیٰ رفت ازین زندان رق
سال تاریخ وفاتش ناگہان / گفت ہاتف داخل فردوس برق ۱۲۸۷ھ

تاریخ وفات سید مہدی حسن ذکی ملک الشعراے لکھنوی

سیر زمانہ سید مہدی علی ذکی / پہونچے بقا کو دار فنا پر نظر ملی
سالِ وفات اُنکا جو مین ڈھونڈنے لگا / آئی ندائے غیب کہ جنت مین ہی ذکی ۱۲۹۳

تاریخ وفات بخیل ذلیل

فلک نے اوسکو آتش مین جلایا / نحوست سے فلک کا تھا جو مریخ
کہا ہاتف نے جویا بس یہی کہہ / ہوا خوب اب ہوا خوک اوسکی تاریخ ۱۲۸۶ھ

تاریخ انتقال نواب لیسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند یعنے مسٹر میو صاحب وزیر اعظم ہندوستان کہ شیر علی خیبری نے مقام رنگون مین چھری سے

قتل کیا یہ واقعہ ہندوستان مین سخت ہوا

جب لارڈ ارل میو ہوے قتل دریغ / کس ظالم طاغی نے بہادر کو کیا قتل
ہاتف نے کہا مجھسے کہ جویا سن تاریخ / کیا پوچھے ہی باغی نے بہادر کو کیا قتل [illegible]

ایضاً

خبر جب تار مین آئی کہ جنرل مر گئے ہیں ہی / کہون کیا اوس گھڑی جو حال جو عالم کا جویا ہی
سنا یہ حادثہ جسدم کہا بیساختہ مین نے / کسنے لاٹ صاحب کو چھری سے مار ڈالا ہی ۱۲۰۹ھ

ایضاً

غضب ہی آفتاب ہند ڈوبا / کیا قتل اوسکو اک باغی نے ناگاہ
کہا ہاتف نے بہر سال جویا / چراغ انگلستان گل ہوا آہ ۱۸۷۲ع

ایضاً

سنکے اس افسانہ غم کو جگر ہی پاش پاش / عرصہ عالم ہوا آنکھوں مین میری تنگ آج
یون کہی تاریخ جویا مجھسے ہاتف نے وہین / آخرش نواب سے رنگون لایا رنگ آج ۱۸۷۲ع

تاریخ وفات داروغہ باغات

ناگہان داروغۂ باغات بدر الدین مرد / صدر گاہش زیب بخش مسکن خلد آمدہ
بسکہ کارش بود تا گلشن ہمہ جویا بیا / سال تاریخش بگو در گلشن خلد آمدہ

تاریخ نواب مشکور الدولہ متوطن لکھنو مصور آئینہ عکسی

مر گیا جب وہ مصور افسوس / دل نے مجھسے یہ کہا لکھ تاریخ
کہا ہاتف نے کہ اسمین کیا فکر / مثل تصویر ہوا کہہ تاریخ

تاریخ وفات مسماۃ جمیل النسا

جمیل النسا مرد وائے آن عفیفہ	کہ بودے باطوار عفت محلی
پئے سال تاریخ فرمود رضوان	جمیل النسا در بہشت معلی

تاریخ انتقال بیگم صاحبہ بانو صاحبزادہ احمد یار خان صاحب کہ خلیق و مرزا عزیز صاحب بتمیز تھی اور صدمات معاملات خانگی سے انتقال کیا تھا

رفت سوئے بہشت بیگم حیف	آنکہ در دہر بود فیض لقب
بہر تاریخ گفت ہاتف غیب	جلوہ فیض ازین مزار طلب

ایضاً

عجب فیض بیگم سے تھا دہر کو	گئی وہ بہشت معلی کو ہائے
کہا بہر تاریخ ہاتف نے میر	ہوا فیض عالم سے معدوم وائے ۱۲۸۶ھ

تاریخ پیر جی غلام حسین جاگیردار بچھرالیون نانائے راقم

جب جنان کو گئے جہان سے وہ	اہل عالم کا غم سے تھا بدحال
جانتے ہیں سبھی کہوں میں کیا	ہے غلام حسین مالک سال

تاریخ وفات لئیق حسین گویا کہ راقم سے سخن میں تیغ لیا کرتا تھا

چہ گویم آن مذاق دل کجا شد	کہ بود آرام جان زار جویا
سروش از چرخ بہر سال گفتہ	بگو تاریخ شد خاموش گویا

تاریخ وفات راجہ دھولپور

شدہ تنگ و تاریک ملکش تمامی	ببام حیاتش حیاتش چو خور رفت
پئے سال جویا سروش فلک گفت	بکوہ عدم راجہ دھولپور رفت ۱۲۸۹ھ

تاریخ وفات مرزا اکبر علی بیگ کہ زخم پہلو سے انتقال کیا

اوسکو تیغ موت نے زخمی کیا	میرزا جو دوست تھا سب کا کہو
حال کیا پوچھو ہو مجھسے دوستو	آخر اکبر ہو گیا رب کا کہو

ایضاً

رنج و غم عالم کو اوسکا ہے بہت	ایک ان تھا دوست مخفی اور جلی
ہے یہی تاریخ اوسکی میر کہو	مہر جنت میرزا اکبر علی ۱۲۸۹ھ

تاریخ غرق قید کی زنے در چاہ

گری وہ چاہ میں شرمندگی سے	اگر کرتا تھا ہر اک اوسکو ملامت
کہا ہاتف نے جویا فکر کیا ہے	کہو سال اسکا تم رنج خجالت

یہ تاریخیں مہاراجہ کھانڈے راو والی ملک بڑودہ کی ہیں کہ سخاوت میں دریا دل تھا اور بعد حاتم کے اسی شخص نے نام پایا ظاہر میں ہندو باطن میں اہل ایمان حالانکہ بعد انتقال آتش او سپر گلزار خلیل ہو گئی اہل اسلام کو یہ دلیل ہو گئی اوس واجب التعظیم مالک نعیم کا حال اظہر من الشمس ہے محتاج بیان نہیں

مرد آن صاحب کرم امروز	حیف از دہر جان دہر برفت
بہر تاریخ گفتہ ام جویا	کھانڈے راو از میان دہر رفت ۱۲۸۷ھ

ایضاً

بر چرخ ز دہر رفت افسوس	آن راجہ کہ بود شکل مریخ
چون بود سخی سروش از چرخ	حاتم بگذشت گفت تاریخ ۱۲۸۷

ایضاً

ہوا انتقال اوس سخی کا جو جویا	کہوں کیا کہ جو غم سے اب حال ہے

صدا آئی گردون سے اے میر کہہ — سخاوت شجاعت گئی سال ہی
۱۲۱۰ھ

ایضاً

پس مرگ آتش برو سرو شد — بنا چار زیر زمین او نہفت
سروش از فلک با ہزاران الم — خلیل خدا بود تاریخ گفت
۱۲۸۶ھ

تاریخ وفات راجہ کھڑی علاقہ ریاست جیپور

راجہ کھڑی چو ناگاہان — خانمان حیات پاک برفت
سرنگون گشتہ آہ بلبل زار — راجہ کھڑی فنا شد گفت
۱۲۸۶ھ

تاریخ وفات نواب محمد یوسف علی خان بہادر والی ملک رامپور

بے نسیم نفس ناظم شعر — تختہ تختہ ہی چمن کا بے نظم
بہر تاریخ کہوای جویا — ہو گیا ملک سخن کا بے نظم
۱۲۸۲ھ

تاریخ وفات راجہ مدن پال والی کرولی

مدن پال کرد انتقال از جہان — زمین اندر ابل دول شد بگو
پئے سال ہاتف بجویا گفت — چراغ شب اوج گل شد بگو

ایضاً

چون مدن پال مرد از ہیضہ — تیرہ تر شد جہان بچشم جہان
بہر تاریخ گفت ہاتف غیب — راجہ از ہیضہ مردہ سال بدان
۱۲۸۶ھ

تاریخ وفات مہاراجہ بیکانیر

حیف راجہ بمرد ای جویا — از غم ملک و مال پاک شدہ
بے سر افسوس گشت بیکانیر — حاکم بیکانیر خاک شدہ
۱۲۸۹ھ

تاریخ نواب لفٹنٹ صاحب بہادر

وا اوس قدردان عالم کا — ہر کسیکو جنہیال فرقت ہی
مجھسے کیا پوچھتے ہو تم جویا — اوسکی تاریخ صاف رخصت ہی
۱۲۹۰ھ

یہ تاریخ منشی قطب الدین کی ہی کہ نہی جان طوائف سے دل لگی رکھتے تھے اور ہزار ہا روپیہ طوائف مذکور کو دیا مگر یہ کسکی ہوتی ہین وجو عہدو پیمان کے رقیب سے مل حضرت نے زہر کہایا

حیف قطب الدین ازین عالم رفت — ہر کسے را از غم و رنجش ملال
گفت ہاتف میر جویا اینچنین — مرد از غیرت بگو تاریخ سال
۱۲۹۲ھ

تاریخ وفات میر فیض علی پیرزادہ

مر گیا فیض علی پیر طریق — ایسے فیاض کہان ہین ہمدے
یہی تاریخ کہو تم جویا — اوڑ گیا فیض جہان سے ہیہی
۱۲۸۶ھ

تاریخ وفات قاضی فتحیاب علی برادر خرد جد امجد راقم

مر گیا آہ ہمارا دادا — شہر مین کیسی بلا آئی آج
بہر تاریخ کہا یون سب نے — ہائے قاضی کو قضا آئی آج
۱۲۸۴ھ

تاریخ وفات مولوی ذوالفقار علی

گئے جنت کو مولوی صاحب — کچھ نہ اونکا ہوا حساب کتاب
ہوا قرآن سے مجھے ثابت — سال تاریخ ہی بغیر حساب
۱۲۸۳ھ

تاریخ مہاراجہ جودہپور

جودہپور ویران ہوا افسوس آج — ہو گیا برباد سب گو یا کہو
[illegible]

یون کہا بلبل نے اپنے لب سے میر
مر گئے اب بخت سنگھ جویا کہ
۱۸۶۲ء

تاریخ الٰہی بخش سوداگر

حیف سوداگرِ گرامی شہر
بر فلک رفت صورت مہ
گفت ہاتف زمیر جویا سال
آہ بربست رخت گو تار
۱۸۷۰ء

تاریخ بھورے میان

قطب زمانہ عارفِ کامل ولیِ حق
چون انتقال کرد سوی چرخ از ز
ہاتف ز غیب کرد ندا آہ شد زبون
از ملک ہند رفت ولایت بگو ہمیں
۱۲۷۴ھ

تاریخ منشی حاجی محمد خانصاحب مدار المہام جودھپور

کریم ایسے ہوتے کہان ہین جہان مین
جو تھا ایک یان وہ سفر کر گیا
کہا بہر تاریخ ہاتف نے جویا
صد افسوس آدم سخی مر گیا
۱۲۸۷ھ

تاریخ خواجہ احمد سردار دولھا

ہائے اب سردار دولھا مر گئے
جو کہ تھے اولاد مین اوس شاہ کی
پوچھتے ہو میر کیا حضرت کا حال
خواجہ احمد مالک جنت ہین جی
۱۲۹۰ھ

تاریخ قتل عثمان خان مدار المہام رامپور

جبکہ عثمان خان کو نادر شاہ نے
قتل چاقو سے کیا تھا مرد بد
یون کہا ہاتف نے بہر سال قتل
قاتل و مقتول کے لکھدے عدد
۱۲۹۰ھ

قاتل و مقتول کے نام کے عدد بے کم و کاست عیسوی تاریخ ہے اور ہر عہ کے عدد ہجری تاریخ ہے

تاریخ وفات منشی عظیم الدین صاحب فیض آبادی

حیف کیا شخص مر گیا جویا
کیا کہون مجھکو کیا ملال ہوا

ہو جو رنج عظیم اس غم سے
وائے رنج عظیم سال کہا
۱۲۹۰ھ

تاریخ وفات حکیم نثار علی ساکن امروہہ

وہ مر گیا اب طبیب افسوس
لقمان کا خطاب جس پہ صادق
جویا خستہ سال مین لکھدے
افسوس مرا طبیب حاذق
۱۲۹۰ھ

تاریخ وفات حکیم احسن اللہ خان دہلوی

بجز وا افسوس خان احسن اللہ
طبیب نامی دہلی نکو حال
برائے سال ہاتف گفت جویا
مسیحے رفت بر گردون بگو سال
۱۲۹۰ھ

تاریخ وفات مہاراجہ برودہ

رفت از دہر کھانڈے راؤ سخی
صاحب ملک شد تباہ افسوس
بہر تاریخ گفت ملہم غیب
رفت راجہ بملک شاہ افسوس
۱۲۸۷ھ

ایضاً

مر گئے اہل طلب بے موت آہ
انتقال اوس نے کیا عالم سے جب
یون کہا حاتم نے مجھسے بہر سال
کیا سخی یہ اوٹھ گیا دنیا سے اب
۱۲۸۷ھ

ایضاً

کیا کہون راجہ کا غم کتنا ہوا
دہر سے باب سخاوت اوٹھ گیا
یون پکارا لاکھ حسرت سے سروش
مر گیا تو آج حاتم وقت کا
۱۲۸۷ھ

ایضاً

جہان سے کوچ کیا کھانڈے راؤ نے جبکہ
الم سے آدمی روتے تھے سب بڑے چھوٹے
کہی سروش نے جویا وفات کی تاریخ
خراب راج برودہ کا ہو گیا کہدے
۱۲۸۷ھ

تاریخ میر ببر علی انیس مرثیہ گو

انیس مرثیہ گو چون ازین دار فنا رفتہ — شدہ داخل بفردوس اینچنین ما را ندا آمد
چو جستم سال وجویا ز رضوان این ندا ناگہ — بکوے خلد مداح شہ کرب و بلا آمد
١٢٩١ھ

دیگر

چو شد از جہان آن انیس خلیل — بفردوس نزدیک شبیر گو
پئے سال ہاتف ز افلاک گفت — بفردوس داخل شد ای میر گو
١٢٩١ھ

ایضاً

کیا کہون جو انیس کا غم ہے — اس سے خالی نہین رہا کوئی
آئی بلبل کے منہ سے یہ آواز — ہو گئی ختم مرثیہ گوئی
١٢٩١ھ

ایضاً

گیا جہان سے مداح شاہ کرب و بلا — رہا نہ مرثیہ گوئی کا لطف اب کچھ وائے
کہا سروش نے جویا برائے سال وصال — ببر علی کا بیابان خلد ہے گھر ہائے
١٢٩١ھ

تاریخ انتقال پر ملال مہاراجہ شیودان سنگھ والی الور

ہوا جائے فزون غم مجھکو جویا — مہاراجہ ہوئے جب یان سے راہی
پئے تاریخ غم ہاتف یہ بولا — گئے شیودان سنگھ بیکنٹھ باشی
١٢[illegible]ھ

تاریخ انتقال مہارانا اودے پور

درین عالم نماندہ شاہ و درویش — بہ پیش ہر کسے این راہ صد حیف
پئے تاریخ جویا گفت ہاتف — مہارانا شد فوت آہ صد حیف
١٢٩١ھ

تاریخ انتقال صاحبزادہ شاہ نواز خان خلف الصدق حضور فیض گنجور خداوند نعمت

فیاض زمان حضور امیر کبیر میر علی مراد خان صاحب بہادر والی خیرپور سندھ

ایک عالم کو غم ہوا اسکا — جب ارم کو سدھارے وہ یان سے
سال تاریخ صاف صاف اے میر — مر گئے شاہ نواز خان لکھدے
١٢٩١ھ

تاریخ رستم خان کلاونت

خیال اب دیپک و کانگڑا اکا بگڑا — کہ رستم خان نے لی اوس دیس کی راہ
پئے تاریخ یون آواز آئی — ترانہ سنج ہین فردوس مین آہ
١٢٩١ھ

دیگر

چل دیے درویش منعم مفلس و سلطان گئے — دیکھکر کیٹھر اک عالم کا یہان سے وان گئے
١٢٩١ھ

دیگر

باندھا ہی کمر سے اس لیے کھیس — گانے کو گئے ہین چرخ پر دیس
١٢٩١ھ

دیگر

ہائے نغمہ ہو گیا بے لطف آہ — کہ کر رستم خان ہوا بیجان آہ
١٢٩١ھ

تاریخ منشی گینڈا مل سررشتہ دار رائل کونسل

ناگہان منشی گینڈا مل ہوئے — بار عصیان سے مجھے وہ ہلکے بہت
بلبل نالان کہین تھی نعرہ زن — سو یا گینڈا ہاتھ ململ کے بہت
١٢٩١ھ

تاریخ انتقال وحید خان ساکن جونک

تھا دوست مرا وحید خان ہائے — وہ یان سے گیا سوئے جنان آہ
کہہ میر برائے سال تاریخ — ہے دل مین غم وحید خان آہ

تاریخ وفات مسماۃ کریمن کہ شعلہ عشق سے بھڑک گئی ملہر کو آگ لگا کر جل گئی

گرمین جلی آہ آتش لگا کر — زلیخا اوسے وقت کی سب کہو
پئے سال تاریخ ہاتف پکارا — جلی آتش عشق سے اب کہو
۱۲۸۶ھ

تاریخ چھاپے کتاب

تاریخ کتاب مولفۂ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کہ راقم کے بڑے کرم فرما ہین اللہ سلامت رکھے

خوش کتاب رقم زدہ تسلیم — در جہان بے نظیر شد تاریخ
بہر سالش بپرسی گر جویا — رقم دلپذیر شد تاریخ
۱۲۸۹ھ

تاریخ کتاب ثانی

کیا کہون کیا لکھی اونھون نے کتاب — وہ جو تسلیم میرے قبلہ ہین
ہین بلاغت کے آسمان کے مہر — کیون نہ مہر بلیغ اوسکو کہین
۱۲۹۰ھ

تاریخ اخبار میوگزٹ دہلی

چھپا میو اخبار دہلی عجب — ہوا دیکھکر اوسکو دل خوش مرا
پئے سال تاریخ ہاتف نے میر — زہے تازہ اخبار دہلی کہا
۱۲۹۰ھ

تاریخ قیامت نامہ منظومہ راقم

رسالہ حشر کا کیا خوب لکھا — خبر خوف اجل سے عام کو دی
بقا کا لطف آیا اس سے جویا — مذاق موت ہی تاریخ اسکی
۱۲۹۲ھ

تاریخ واسوخت مولفۂ راقم

طرز واسوخت اور شکایت چرخ — سوز و غم جس سے اک ہویدا ہی
واہ جویا بجا سا کیا کہنا — خوب اشتقاق چرخ لکھا ہی
۱۲۹۷ھ

تاریخ رسالہ گلزار فیض کہ حسب الارشاد حضور مستر میو صاحب بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اخلاق مین منظوم کیا تھا اور صاحب ممدوح نے پسند فرماکر خوشنودی مزاج کا پروانہ مرحمت فرمایا

اندرین نظم دلپذیر لطیف — میر جویا بیان ہر فن گفت
فکر سال اسکا کس لیے جویا — بے خزان در جہان گلشن گفت
۱۲۸۶ھ

ایضاً

جو پڑھے اسکو راہ راست پہ آئے — امتحان کر اگر نہ آئے یقین
فکر سال اسکا کس لیے جویا — کہ ندے صاف خضر راہ دین
۱۲۸۷ھ

ایضاً

خلق مین یہ کتاب لکھی ہی — شام غربت کی یہ شفق ہی کہو
سال تاریخ اسکا ای جویا — موج دریائے فیض حق ہی کہو

تاریخ کتاب گلشن دانش مولفۂ مولوی سلطان محمد خان

لکھی کتاب مولوی صاحب نے واہ خوب — جسکی نظیر ہی نہ جہان مین مثال ہی
جویا عبث ہی فکر تجھے کو بھی کیون ندے — یہ گلشن فضا ہی یہی اسکا سال ہی
۱۲۸۶ھ

یہ تاریخ رسالہ مفید عام کی ہی کہ ریاضی مین راقم نے تالیف کیا اور طبع ہوگیا ہی

کیا رسالہ لکھا ریاضی مین — قاعدہ اسمین ہین عجیب عجیب
فکر اتنا نکر تو ای جویا — اسکی تاریخ ہی حساب غریب
۱۲۸۳ھ

تاریخ رسالۂ ہذا

لکھا یہ رسالہ تمنے اچھا — سب دوست ہین اسکو دیکھکے خوشحال

یہ فیض جو غیب سے ہی جو پایا — الہام غریب اسکا ہی سال [illegible]ھ

تاریخ تضمین دیوان حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کی ہی کہ راقم نے کیا ہی

امروز بتمام گشت تضمین — تاریخ بگو ز روے اتمام
جو یا پے سال گفت ہاتف — الحال شدہ بخیر انجام
[illegible]ھ

تاریخ جلد پنجم ذخیرہ خوارزم شاہی

لکھون شاعرانہ اگر مادہ — تعلی کہین یا کہین اسکو لاف
پس اب صاف تاریخ لکھتا ہون مین — چھپی جلد پنجم ذخیرہ کی صاف

تاریخ کتاب مؤلفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم

کیا ہی کہتا ہی آپ کا حضرت — خوب ہی آپ نے ہی لکھی یہ
اسکی تاریخ یون کہونگا مین — ہی کتاب مذاق اچھی یہ
[illegible]ھ

تاریخ مثنوی جناب نواب امراؤ بیگم صاحبہ کہ شکار کے بیان مین لکھی گئی

مثنوی نواب ور ذکر شکار باز گفت — لفظ طاؤس و ہمائے معنی او درو بوستان
بہر تاریخش رقم کرد اینچنین جو یا سال — طائر معنی شکار رمز اوج فکر آن
[illegible]ھ

تاریخ کتاب حکمت ملخص الصحت [illegible]ھ

مؤلفہ جناب حکیم محمد سلیم خان صاحب داروغہ خبر کہ محسن راقم ہین

عجب یہ رسالہ ہی طب مین ملخص — کرے کیون نہ تعریف مریض اسکی
کہا مجھسے ہاتف نے دیکھ اسکو جو یا — ہی باب شفا بخش تاریخ اسکی

تاریخ کامل التعبیر مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب [illegible]ھ

کیا ہی تعبیر نامہ لکھا ہی — بخدا لاجواب ہی جو یا
بہر تاریخ یون کہا دل نے — سال تعبیر خواب ہی جو یا
۱۲۹۱ھ

ایضاً

موج بحر فیض خلق است این کتاب — خوش نوشت آنرا سلیم خوش نفس
فکر می کردم کہ گویم سال او — صحت کلی خلق آمد سنش
۱۲۸۸ھ

ایضاً

خوب لکھا ہی رسالہ واللہ — پوچھتی مجھسے ہی خلقت تاریخ
بیر مین تم سے کہون کیا سن لو — ہی عجب نسخہ صحت تاریخ
۱۲۸۸ھ

ایضاً

عجب گلدستہ گلزار طب ست — کتاب خوش نوشتہ آنخوش اقوال
پے تاریخ ہاتف گفت جو یا — شمیم گلشن صحت بگو سال
۱۲۸۸ھ

تاریخ دیوان جناب نواب احمد علیخان صاحب بہادر رونق کہ اسم بامسمی ہین اور خوش گو خوش سخن نواب امیر خان مرحوم والی ملک ٹونک کے فرزند ہین

کیا چھپا دیوان جسکا مثل عالم مین نہین — دیکھکر حیران ہوے جسکو جہان مین خاص و عام
بہر فکر سال ہاتف نے کہا جو یا یہی — رونق گلزار معنی ہیگا رونق کا کلام
۱۲۸۸ھ

ایضاً

چھپا دیوان رنگین کس ادا سے — ہر اک عالم مین ہی اب اوسکا مشتاق
کہا ہاتف نے جو یا بے سر آز — ہی تسکین نامہ عشاق آفاق
۱۲۸۸ھ

ایضاً

چھپا آج دیوان نواب رونق ۔۔۔ ہوے دہر مین دیکھکر خوش جسے سب
پئے سال ہاتف نے جویا کہا یون ۔۔۔ کلام عجیبہ ہوا منتخب اب
۱۲۸۸ھ

ایضاً

طبع شد دیوان رشک صد بہار ۔۔۔ ہر ورق از معنی رنگین یہ چمن
گفت ہاتف بہر سال طبع او ۔۔۔ رونق از دیوان صد بزم سخن
۱۲۸۸ھ

ایضاً

ہو شد طبع دیوان رونق کہ ہیر ۔۔۔ شدی مہر تاریخ آن سال جو
پئے سال ہاتف نگرو ون بگفت ۔۔۔ کہ مطبوع مخلوق شد طبع گو
۱۲۸۸ھ

تاریخ گلزار ارم کہ حال شہر جی پور او سمین مشتہر ہی

لکھا تاریخ مین مین نے رسالہ ۔۔۔ ثنا کرتا ہو خود مریخ جلی
کہون تاریخ کیا مین اوسکی جویا ۔۔۔ عجب تاریخ ہو تاریخ اوسکی
۱۲۸۹ھ

تاریخہاے تعمیر مکانات

جب مہاراج نے بنایا باغ ۔۔۔ لکھی یارون نے بڑی بڑی تاریخ
تم بھی جویا کہو خمش کیون ہو ۔۔۔ گلشن فیض اوسکی ہو تاریخ
۱۲۹۰ھ

ایضاً

بنایا مہاراج نے خوب باغ ۔۔۔ کہ عالم مین ہو آج جنت نظیر
کہا مجھسے رضوان نے افلاک سے ۔۔۔ ہی باغ مہارام سال اوسکا ہیر
۱۲۹۰ھ

تاریخ راقم کے مکان کی ہی کہ جیپور مین خریدا اور دروازہ اوسکا خوش قطع بنوایا

دروازہ جب مکان کا بنوایا دوستو ۔۔۔ دروازہ بہشت کی دنیا مین ہو نظیر

ہاتف نے یون کہا کہ اگر چاہیے صاف صاف ۔۔۔ باب غریب خانہ ہی تاریخ اوسکی میر
۱۲۸۷ھ

تاریخ تعمیر مکان منشی امان علی صاحب سررشتہ دار محکمہ اپیل حسب فرمایش منشی صاحب موصوف ہر چہار مصرعہ تاریخی اور نام مکین بھی اوسمین داخل او نام مکان بھی شامل

کرد تعمیر مبارک محل ۔۔۔ رشک خیابان چمن باادب
۱۲۸۷ھ
سال چنین گفت سروش ابد ۔۔۔ بیت امان ست مکان طرب
۱۲۸۷ھ ۔۔۔ ۱۲۸۷ھ

تاریخ جامع مسجد ٹونک

خلیل عہد بنا کرد مسجدی جویا ۔۔۔ کہ در شرف بجہان شد نظیر صحن حریم
برای سال بنا زمزمہ چو اکہ مشہور ست ۔۔۔ بناے خانہ کعبہ زد و ر ابراہیم
۱۲۹۲ھ

یہ تاریخ اوسکی ہی کہ شیخ صاحب نے حجرہ بشکل برج بنوایا اور اوسمین حضرت بیبی رخت ادبار رکھا

یون بنا کر برج بیٹھے ہین جناب ۔۔۔ جس طرح کاغذ کا چھوہ برج مین
شیخ جی بیٹھے ہین بہر سال کہو ۔۔۔ جیم کے نقطہ کی صورت برج مین
۱۲۷۸ھ

تاریخ مسجد اصالت خان بازوار

اصالت خان والا چون بنا کرد ۔۔۔ ہمایون مسجدے با رونق و جاہ
پئے تاریخ او جویا زہاتف ۔۔۔ شنیدستم کہ ہذا کعبۃ اللہ
۱۲۸۹ھ

ایضاً

اصالت خان بنا فرمود مسجد ۔۔۔ کہ آن جائے معظم جاے حق ست
پئے تاریخ جویا گفت ہاتف ۔۔۔ عبادت خانہ والاے حق ست
۱۲۸۹ھ

تاریخ حوض

سلسبیل و کوثر و تسنیم خلد / سیر این حوض ست یا دریاے فیض
فکر مے کردم سروشش از چرخ غیب / گفت سالش چشمۂ والاے فیض
۱۲۸۹ھ

تاریخ مسجد پیرجی

خوب مسجد پیرجی تیار کی / سجدہ گاہ عام یہ مقبول ہو
یون کہا ہاتف نے بہر سال ختم / کعبۂ اہل نظر جویا کہو
۱۲۸۳ھ

دیگر

بنائی خوب مسجد اہل دین نے / نماز ہمین پڑھینگے روزہ دار
کہو تاریخ اسکی یہ ہی جویا / ہوا بیت المقدس آج تیار

تاریخ مسجد درگاہ حق آگاہ حضرت غلام محمد شاہ صاحب رحم ۱۲۸۴

چہ خوش تیار شد مسجد بدرگہ / مراد خاطر دیوانۂ حق
پئے تاریخ جویا گفت ہاتف / زہے زیب عبادت خانۂ حق
۱۲۸۲ھ

تاریخ کٹرہ سکندر شاہ

بنا ہے خوب کٹرہ شہر مین یہ / ہوا ہر شخص اوسکو دیکھ خوشحال
کہا ہاتف نے جویا صاف کہدے / سکندر شاہ کا کٹرہ یہ ہے سال
۱۲۸۸ھ

تاریخ مکان محمد افضل خلف قاضی اعتبار علی صاحب ساکنۂ ٹونڈہ

چو کرد بنا مکان افضل / از صد ہمہ اکمل ست تاریخ
جویا پئے سال گفت ہاتف / کاشانۂ افضل ست تاریخ
۱۲۸۸ھ

نظر محمد خان کے مکان کی تاریخ

مکان کو دیکھکر مین نے کہا یون / عجب بیدل ہوئی تاریخ اسکی
کہا ہاتف نے جویا مجھسے کہدے / نظر منزل ہوئی تاریخ اسکی
۱۲۷۷ھ

تاریخ مزار بیگم صاحبہ مرحومہ

شد چو تیار مرقد بیگم / چون نگویم حریم ثانی شد
گفت ہاتف بگوش من جویا / سال او مخزن تجلی شد
۱۲۸۹ھ

واضح ہو یہ تاریخ ایک پل کی ہے کہ عنبر تا لکھی تھی

سمجھ رکھا ہے کیا اہل جہان نے / عبث فکر عمارت مین ہین بیتاب
کہا ہاتف نے مجھسے خوب جویا / جہان نیست کا پل نقش بر آب
۱۲۸۸ھ

تاریخ مسجد

شد چو مسجد بنا براے نماز / بہر زہاد و خلوت حق ست
بہر تاریخ گفت ام جویا / خاص جاے عبادت حق ست
۱۲۹۰ھ

تاریخ پل دریاے گانگن

پل بنایا ہے یہ گانگن پر / کیا مجھے یاد اسکی ہے تاریخ
گرچہ ہندوستان مین ہے یہ بنا / جسر بغداد اسکی ہے تاریخ
۱۲۸۸ھ

تاریخہاے پل حسب الحکم والاے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ تختشین والیۂ بھوپال کہ بیگم صاحبہ نے اپنی ریاست مین ایک پل کلان بنوایا تھا

پل بست براے فیض عالم / صیت کرمش بہ چو یم روان شد
پل نیست بگفت ہاتف از غیب / در آب روان کرم روان شد
۱۲۸۵ھ

ایضاً

شد چو پل از شہ جہان بیگم بنا — محکم و مرصوص و زیبا و قویم
بہر تاریخش چو طبعم رائے زد — سال گفتم شد صراط المستقیم
۱۲۸۵ھ

ایضاً

ہست عالم بروئے آب چنین — بر سر آب پل ہمو و بنا
بے سر آسمان سنش گفتم — عالم آباد گشت بر دریا
۱۲۸۵ھ

ایضاً

صاحب فیض اوسکے دست نگر — فیض بیگم کا آج اوج پہ ہی
پل کی تاریخ ہی یہی جویا — فیض جاری یہ اوج موج پہ ہی
۱۲۸۵ھ

ایضاً

ہمین پل ست کہ باشد گزار گاہ خلق — ہمیشہ بر سر این راہ ازدحام بود
برائے سال تمام آسمان جویا گفت — بگو سبیل گذر گاہ خاص و عام بود
۱۲۸۸ھ

ایضاً

بیگم کے حکم خاص سے تیار جب ہوا — وہ پل کہ ہی مقام خوش راہ خاص و عام
جویا نے فی البدیہہ یہ سال اوسکا بس لکھا — پل ہی جہان آباد گذر گاہ خاص و عام
۱۲۸۸ھ

تاریخ چاہ

کنوان تھا ایک مدت سے زمین دوز — سو اوسکو میر صاحب نے بنایا
کہا سب نے نکالا آب جسدم — جزاک اللہ فی الدارین خیراً
۱۲۹۰

تاریخ کشتی دود وکش کی ہی کہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر کلکتہ سے لائے تھے

کشتی دود کش امروز بآب — بہر تفریح زمانہ گردید

گفت ہاتف کہ سن او جویا — تخت بر آب روانہ گردید
۱۲۹۰ھ

تاریخ مسجد بیگم صاحبہ

کیا ہی یہ مسجد بنی ہی دوسری ایسی نہین — یا حرم مکہ مین دیکھا یا یہ دیکھا ہند مین
یون کہا ہاتف نے جویا مجھسے بہر سال خوش — دوسرا کعبہ ہوا تعمیر زیبا ہند مین
۱۲۹۰ھ

تاریخ مکان سری حضور پر نور دام اقبالہ

شد چو تعمیر قصر والایش — کہ پناہ ہمیشہ فیض بود
گفت ہاتف برائے تاریخش — داد گاہ ہمیشہ فیض بود
۱۲۸۷ھ

یہ تاریخ اپنے مکان کی ہی کہ راقم نے خرید کیا

مکان مین نے لیا وہ کہ جسمین اے جویا — شب برات ہی ہر شب تو روز روز عید
جو پوچھے کوئی تو کہدو یہی سر دل سے — غریب خانہ ہوا ہی میرا اسکا سال خرید
۱۲۹۸ھ

تاریخ مسجد ٹونک

ہوئی جبکہ تیار مسجد یہان — عجب شور جویا ہوا ٹونک مین
زبان پر تھا سب کی یہی بہر سال — کہ بیت المقدس بنا ٹونک مین
۱۲۹۱ھ

بیان صنائع بدائع

یہ تاریخین شائقین کے معائنہ کے واسطے اقسام وار لکھی گئین تاکہ اصناف اونکے اور انداز اونکا ذہن نشین خاطر ہو اب صنائع بدائع کا بیان کیا جاتا ہی ہر چند کہ صنعتون مین متاخرین کی تاریخین کمتر پائی جاتی ہین اور فی زمانہ جن حضرات نے کسی صنعت مین کوئی تاریخ اتفاق سے کہی تو کمال اظہار کمال ہوتا ہی اور اشتہار خود نمائی دیا جاتا ہی اور کیون نہو اک امر غیر ممکن کا ممکن ہونا

آدمی کو جامہ سے باہر کردینے والا ہو چنانچہ صنعت زبر و بینات کی تاریخ کا مورخ
صاحب لکھنوی نے اودھ اخبار مین اشتہار دیا سے کسی گرزین نمط شوی تواند گفت بسم اللہ
بشاگردی او بر بامی او سرمی نہم واللہ ✢ اور وہ تاریخ غسل صحت کی تھی اور غسل صحت سے
کچھ تعلق نرکھتی تھی اسم قسم کے الفاظ تھے ۔ سرور و سردار و حاکم عادل و کامل کلام ۔ ہان
تاریخ صحیح اور صنعت مملہ بھی سہی واقعی منشی جی نے کام کیا تھا مگر اشتہار سے کیا حصول
تھا انسان کو نہ اسطرح نمود ہنر چاہیے فضلنا بعضکم علی بعض پر بھی نظر چاہیے
آخر منشی ہنسا رام ہاتف نے اوسکے جواب لکھے شاید و باید مگر چہ صدے آبر نجاست او شک آنست
کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید غرض یہ ہو کہ تاریخ مین صنع کا ہونا استحسان ہی اور اوسکی تلاش
مین زیادہ سرگرم بھی نہونا چاہیے ورنہ تاریخ گوئی سے بھی دل سرد ہو جاییگا ہان مشق اوسکی
کو بڑا دخل ہی غیر ممکن بھی نہین ہی الا اوقات زیادہ صرف ہوتی ہی اب ہر صنعت کا جداگانہ
بیان کیا جاتا ہی کچھ صنعتین تو معروف ہین اور بہت سی ایجاد طبیعت ہین اور
ہر صنعت کو اوسکے رنگ کے موافق نظر کرنا چاہیے اور اوسپر محنت بھی کرنا ضرور ہی
ع مشکلے نیست کہ آسان نہ شود ✢ اس مختصر رسالہ مین زیادہ گنجایش نہ دیکھی ایک ایک
دو دو تاریخ تمثیلاً لکھدی ہین ورنہ یہ رسالہ دفتر ہو جاتا اور وہ مفید عام نہین خاص کے
واسطے ہی اور یہ خاص و عام کے لیے

صنعت صوری و معنوی

صوری بمعنی ظاہر اور معنوی بمعنی باطن اور اصطلاح تاریخ مین الفاظ مین کے عدد کے
موافق اوسکے ہونے کو کہتے ہین خواہ الفاظ سنہ عیسوی ہون اور عدد اوسکے مطابق
سنہ ہجری کے ہون خواہ برخلاف اوسکے یا دونون مطابق ہون اور یہ صنعت نادر ہی

اور ترکیب استخراج یہ ہی کہ سنہ مطلوبہ کو خواہ فارسی خواہ زبان اردو مین لکھکر عدد
لین اگر برابر آجاوین تو فہو المراد ورنہ کمی و بیشی کی جگہ اوسیکے ملتے ہوے الفاظ
داخل کرین جسطرح تاریخ ہذا ہین کہ نواب امراو بیگم صاحبہ مرحومہ کے انتقال کی لکھی تھی

زمانہ تنگ و تاریک از وفاتش گشت بعد افسوس	مرا شد ور غم و آلام او فکر سنش جویا
برای سال تاریخش سروش از آسمان گفتہ ۱۲۸۶ھ	بود ہجری ہزار و دو صد و ہشتاد و شش جیحا ۱۸۶۹ع

دیکھو ہزار و دو صد و ہشتاد و شش تو ظاہر مین ہویدا ہین اور جب عدد اوسکے لیے تو
عیسوی ۱۸۶۹ پیدا ہوے کہ ۱۲۸۶ کے مطابق ہین

رسالہ ہذا کے ترتیب کی تاریخ

لکھا تاریخ کا اچھا رسالہ	ہوے سب دیکھ اسکو دل سے خوشحال
پے تاریخ صوری کہہ ہر اک سے	اٹھارہ سو بہتر اسکا ہی سال ۱۲۸۹ھ

تاریخ تولد فرزند پیر بخش

شد چو فرزند امیر ای پیر گو	زین مسرت جملہ یاران شاد و خوش
صوری و معنی بگو تاریخ آن	یکہزار و دو صد و ہشتاد و شش ۱۸۶۹ع

صنعت تجنیس

تجنیس ایک جنس ہونے کو کہتے ہین کہ مشابہ ہو دوسرے سے خواہ باعتبار الفاظ
خواہ باعتبار اعداد اور اس صنعت مین حضرت گرم نے تاریخ اچھی لکھی ہی اور وہی اسکے موجد ہین

تاریخ کریم اللہ کی

چلا گھر سے بیچارہ بازار کو	ہوا راہ مین ایک لعین سے دوچار
وہین سنگدل نے کھون کیا مین نے یار	اودھار سے پتھر دیا سر مین مار ۱۲۳۹ھ

اس مادہ مین یہ صنعت ہی کہ سنہ اٹھارہ سو بھتر بھی پڑھے جاتے ہین اور از روے اعداد سنہ ہجری نکلتے ہین اور اصل مین مطلب یہ کہ راہ سے پتھر اوٹھا کے مارا غرض تجنیس اسکو کہتے ہین

دیگر

ایک دوست نے دمیدہ یعنے بتاسہ کلان تین عدد بھیجا اوسکی رسید کی تاریخ

معما مین کہون تاریخ اوسکی — کہ سمجھو دیر مین تم اوسکے معنی
وگر تاریخ کی کہیے تو سنیے — سہ تازہ شی بتاسہ آئے یعنی
۱۲۸۲ھ

اگر مادہ مین نقطہ نہون تو سنہ بارہ سو بیاسی بھی پڑھ سکتے ہین اور عدد بھی مطابق ہین

تاریخ جد امجد راقم

پیدا نہوا اٹھا مین کہ دادا — دنیا سے گئے ارم کو او میر
اب مجکو ہوا خیال تاریخ — کی اسمین بہت سی مین نے تقریر
پوچھا جو بزرگون سے کہ کس سال — وہ یان سے ہوے بقا کو رہگیر
تب مجپہ کھلا شکستہ مین حال — ایک غم بھی ہوا الم ملا میر

یہ تجنیس ناقص ہی الم ملا کو اگر جلدی مین لکھین تو سنہ بارہ سو اکتالیس ۱۲۴۱ھ ہے جاوین اور تمام مصرعہ کے عدد بھی مطابق ہین لیکن اسکو خیالی پلاو کہتے ہین

یہ تاریخ جنگ لشکر نواب ٹونک اور قلعہ لاوہ کی ہی

چڑھا جو لشکر نواب ٹونک لاوہ پر — ہر اک سپاہی پہ جوبن تھا اوس گھڑی جو بہا
کہی سروش نے تجنیس اسلحے مین تاریخ — سپر تبر اور جمیع گرز نیزہ تھا زیبا
سمت ۱۹۳۵

سپر کی صورت پانچ کی سی اور تبر کی شکل دو کی سی اور گرز کی طرز نو کی سی طرح اور نیزہ کی مشابہت ایک کی یعنے الف کی سی اسکے مجموعہ سے سنہ مطلوب حاصل ہوا

مصرعہ کے عدد بھی مطابق اس تاریخ کے ہین یہ نئی ترکیب کی تاریخ ہی

یہ تاریخ اصالت خان بازدار کی مسجد کی ہی

چو خان اصالت بنا کرد مسجد — کہ در ملک ہندست دار السلام
بشکل و با عداو تاریخ گفت — اذان سجدہ ہا و رکوع و قیام
۱۲۸۹ھ

کانون پر ہاتھ رکھنے سے انسان کی شکل عدد نو کے مشابہ ہوتی ہی اور سجدہ مین آٹھ کی صورت اور رکوع مین دو کے مانند اور قیام مین ایک کی طرح اور اس ترتیب سے سنہ ۱۲۸۹ حاصل ہوتے ہین اور عدد مصرعہ کے بھی مطابق ہین

صنعت مرصع

یہ وہ صنعت ہی کہ اسمین ایک حرف منقوطہ اور دوسرا مہملہ ہو

تاریخ سالگرہ فوجدار صاحب

نواب کی عمر کیا بتاؤن — اکتیس ہی تیس ہی یہی سن
جو یا نے کہا کہ میرے نواب — تو خوب رئیس ہی یہی سن
۱۲۸۴ھ

مہاراجہ الور کے فرزند کی تاریخ

تمکو فرزند وہ دیا حق نے — جسکے چہرہ سے ہو عیان شوکت
اے مہاراجہ مجھسے گر پوچھو — سال اسکا بلند تر قسمت
۱۲۸۶ھ

صنعت منقوطہ

یہ وہ صنعت ہی کہ جملہ حروف مادہ کے منقوطہ ہون اور اس قسم کی تاریخ نایاب ہی

یہ تاریخ عطاے شمشیر کی ہی کہ نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار کو دربار مہاراج ادھراج سری حضور پر نور سے عنایت ہوئی تھی

تھے جس شمشیر مین نقش عجائب
پئے تاریخ مین نے یون کہا میر
وہ اب نواب کو راجہ نے بخشی
کہو منقوط مین سب تیغ نقشی ۱۲۷۰ھ

تاریخ انتقال الٰہی بخش خان طبیب کہ وقت شب بیماری سکتہ سے فوت ہوا

چون مرد الٰہی بخش خان حیف
جویا تو سپہر س از فلک ہم
از رنج و غش شدہ زبون حال
شب خفت شفیق گو پئے سال ۱۲۷۲ھ

تاریخ شادی حکیم حسین علی

کرد شادی آن محب دل نواز
چون ز ہاتف سال او دریافتم
خویش و بیگانہ شدہ زان عقد خوش
زیب شب جنت شفیق آمد سنش ۱۲۸۴ھ

تاریخ مہاراجہ جودھپور

جب مر گئے تخت سنگھ تو جویا
منقوط مین مین نے سال لکھا
اور لال جی بن گئے مہاراج
کہ تخت نشین بنے ہین وہ آج ۱۲۷۲

صنعت مہملہ یعنی غیر منقوطہ

یہ وہ صنعت ہے کہ اسمین حروف مادہ بے نقط ہون یعنے مہملہ جسطرح تاریخ ہذا اٰین کہ تولد فرزند ارجمند مہاراجہ بھرت پور کی ہے

چو شد فرزند در مشکوے راجہ
بگو در مہملہ تاریخ جویا
درخشندہ مثال مہر انور
کہ گردد مالک و سردار و سرور ۱۲۸۷ھ

تاریخ شہادت منشی حاجی محمد خان صاحب مدار المہام ریاست جودھپور کہ سخی اور فقیر دوست تھے

آن سخی را ظالم بے رحم کردہ شہید
در جہان شد شور حسرت حیف فیض عام رد

دل شکستہ گفت ہاتف بہر تاریخش ز مہر
عالم و سردار سالک عاقل عمدہ کام رد ۱۲۸۷ھ

صنعت رعنا

رعنا گل دو رنگ کو کہتے ہین اور یہان رعنا سے مراد منقوط اور غیر منقوط ہین کہ اس صنعت مین معجمہ اور مہملہ دونون سے تاریخ نکلتی ہے یعنے منقوط سے علیحدہ اور غیر منقوط سے الگ اور یہ ترکیب عجیب ہے

مثال

یہ تاریخ بنائے مسجد درگاہ حق آگاہ حضرت غلام محمد شاہ صاحب صمام خرم مغوی کی ہے کہ حسب فرمایش میر جیون علی صاحب کپتان کے بنی تھی اور اسمین یہ شرط تھی کہ مادہ مین بسم اللہ کا نام آجاوے اور کعبہ کا بھی مذکور ہو اور دو تاریخین نکلتی ہون اور قطعہ مین نام بانی اور محرک بنا کا درج کیا جاوے

بنائے مسجد از جیون علی فیض محمد خان
بگفتم سال ہجری عیسوی ہندی نو جویا
شد از حکم جناب فیض علی خان سنجا بانی
ز اسم اللہ شد تعمیر اوج کعبۂ ثانی

۱۸۶۶ء از مصرعہ سالم و ۱۲۸۳ھ از منقوط و سمت ۱۹۲۲ از تعمیہ نو منقوط سے ہجری کل مصرع سے عیسوی اور اگر نو یعنے ۵۶ کا تعمیہ داخل کرین تو سمت پیدا ہون اور سب شروط بھی اسمین آگئے

تاریخ تذکرہ سوزان شاعر بلند شہیر جنکا تخلص مداح ہے

گلشن ناز سخن ہست این بانواع سخن
از حروف معجم و مہملہ تاریخ گفت
ہم کلام سہل و ہم مضمون نازک ہم ادق
روضۂ فردوس و رشک صد چمال ہر ورق
۱۲۸۳ از معجم و مہملہ ۱۲۸۳ھ

اس تاریخ مین منقوط سے جدا تاریخ نکلتی ہے اور غیر منقوط یعنے مہملہ سے الگ تاریخ نکلتی ہے اور دونون مطابق

صنعت موصل و غیر موصل

یہ وہ صنعت ہی کہ حروف شاملہ سے علیحدہ تاریخ نکلے اور غیر شاملہ سے جدا تاریخ نکلے جسطرح اس تاریخ میں

یہ تاریخ نواب محمد ابراہیم علی خان والی سچین کی مسند نشینی کی ہی

آن مہ تابان عدل و داد چون نواب شد ۔۔۔ گشت شادی در جہان شاد شد عالم تمام

گفت جمیا سال او در انفصال و اتصال ۔۔۔ شعلۂ اقبال روشن با فروغ آئین مدام

۱۲۹۹ھ ۔۔۔ ۱۲۹۹ھ

دیگر

یہ تاریخ شادی ولیعہد بہادر والی رامپور کی ہی

مثال شمس درخشندہ ہر گل سہرا ۔۔۔ ریاض جلوہ ناز و بہار باغ ادا

چو دید گوہر او گفت سہر تاریخش ۔۔۔ مثال نور چہ تابان عجب چراغ ادا

۱۲۹۱ھ ۔۔۔ ۱۲۹۱ھ

اسمین حروف شاملہ یعنے مثال کی میم اور تا اور الف اور نور کا نون اور واو وغیرہ سم کا جدا مادہ ہی اور غیر شاملہ یعنے مثال کا لام اور نور کی را اور تابان کا نون اور چراغ کا غین وغیرہ سم سے جدا تاریخ نکلتی ہی

صنعت مقلوب

یہ وہ صنعت کہلاتی ہی کہ اگر مادہ کو پلٹ کر پڑھین تو وہ ہی صورت پیدا ہو یا دوسری شکل ہوجاوے

مثال

یہ تاریخ غسل صحت حضور پر نور مہاراجہ صاحب بہادر والی دار السرور سوالی بھوپال کی ہی

آنکہ بدخواہ او بشود در دہر ۔۔۔ باد یا رب ہمیشہ سینہ شق

سر خود راز شاخ خالی آن ۔۔۔ بد ادب دید تحت زر دو قتق

۱۲۹۳ھ

اس تاریخ مین جس لفظ کو مقلوب کرینگے وہ ہی پڑھا جاویگا جسطرح بد ادب کو پلٹا تو بدادب

۱۲۹۸

ہی ہوا اور دید کا وید نظر آیا تحت کا تحت ہوگیا علی ہذا القیاس اور پھر تاریخ ہی

دیگر

یہ تاریخ ایک دوست کے مکان کی ہی کہ بارش سے منہدم ہوگیا تھا

کس محل کو منہدم تو نے کیا ۔۔۔ کیون نہ غم سے ہو جگر چاک الفلک

لاکھ حسرت سے کہون مین بہر سال ۔۔۔ کاخ ہو جائے آج وہ خاک الفلک

۱۲۸۲ھ

اس تاریخ مین کل مادہ مقلوب ہوتا ہی یعنے چاہے اسطرف سے پڑھو چاہے دوسری طرف سے

دیگر

یہ تاریخ مرزا اکبر علی بیگ کے انتقال کی ہی کہ زخم قلب سے رحلت کی

چو اکبر علی بیگ رحلت نمود ۔۔۔ کہ داغ الم برد از زخم قلب

پے سال ہاتف زجویا بگفت ۔۔۔ بگو میرزا مرد از زخم قلب

۱۲۸۷ھ

اس تاریخ مین یہ ترکیب ہی کہ قلب میرزا سے ازریم ہوتا ہی کہ ریم کے نکلنے سے انتقال کیا اور صنعت ثانی یہ ہی کہ الفاظ موافق واقع کے داخل ہوے اور مصرعہ تاریخ ہی

یہ تاریخ غرقیدگی سہراب خان ولد رحمت خان کی ہی

جبکہ ڈوبا بحر مین وہ مہر چرخ اتحاد ۔۔۔ کیا کہون اس حادثہ کا غم اک عالم کو ہوا

صنعت مقلوب مین ہاتف پکارا چرخ سے ۔۔۔ حیف ماہی سار تو سہراب پانی مین گیا

۱۲۸۳ھ

اسکے معکوس کرنے سے یہ عبارت پڑھی جاتی ہی ۔ ای گنے مین اب بارہ سوتراسی تقی نہ ام خواہ سیدھی طرح پڑھو تو حیف ماہ ہوتا ہی کہ سال پر دلالت کرتا ہی اور تمام مصرعہ تاریخ ہی

تاریخ مثنوی درد دل مؤلفہ راقم

درد دلم فزون شد اظہار آن نمودم ۔۔۔ کردم دعا کہ یا رب این نظم جا بجا باش

چون ختم مثنوی شد در ساعت ہمایون — گفتم برائے سالش شاباش کلک شاباش
۱۲۷۸ھ

اس ماده کو بھی جسطرف سے چاہین پڑھین اور یہ تاریخ فصلی ہی

یہ تاریخ زیارت درگاہ عرش پائیگاہ بادشاہ دو جہان دستگیر درماندگان ہند الولی آل نبی اولاد علی خواجہ خواجگان فخر اولین و آخرین حضرت خواجہ معین الملت والدین چشتی حسن سنجری نور اللہ مرقدہٗ کی ہی

چون با جمیر آمدم از راہ شوق — شوق دیدار فزارش شد زیاد
خاوبان چون از سر تربت غلاف — برکشیدند و نگاہم اوفتاد
از تمامی لعل جز و ثلث را — دیدم و گفتم کہ نورش کم مباد
کردم از دل دورشبہ و گفتمش — ثلث می دیدیم لعل باب داد
۱۲۹۰

یعنے ثلث لعل کہ دروازہ داد کا ہی دیکھا اور اس مادہ مین ہر لفظ مقلوب ہوتا ہی

صنعت تقسیم

یہ وہ صنعت ہی کہ عدد کے حصہ دو چند یا سہ چند کیے جاوین جیسے اس تاریخ مین کہ یہ تاریخ دیوانی شمس الدین دیوان کی ہی

دیو انجی کو کام ملا جب حضور سے — اس مژدہ سے لبساط فلک بنگئی زمین
ہاتف نے مہر سال یہ آواز دی مجھے — لے دال گر دو چند سہ چند او سکو تین
۱۲۸۰ھ

دال کے چار عدد لکھے اوسکے دو چند آٹھ لکھے اوسکے سہ چند بارہ لکھے ۱۲۸۰ھ ہوئے اور عدد بھی مصرعہ کے برابر ہین

دیگر

یہ تاریخ جیون خان کی ہی کہ اللہ تعالی نے دو فرزند توام اوسکو دیے

داد فرزندان توام حق بخان مہربان — یا الہی آن پسر باشند ہر دو بہرہ مند
گفت ہاتف مہر تاریخش ز جو یا اینچنین — جیم جیون خان بگو و کن دو چندان را دو چند
۱۲۶۳ھ

اول جیم کے تین عدد لکھے پھر اوسکے دو چند جگہ لکھے پھر اوسکے دو چند بارہ لکھے ۱۲۶۳ھ ہو گئے یہ تاریخ فصلی ہی

صنعت اوائل

یہ وہ صنعت ہی کہ سر ہر لفظ سے تاریخ نکلے جسطرح اس تاریخ مین ہی

والی ٹونک

انچہ خوش گفتیم جو یا از خبرہای خوشی — از مسرت ہائے شادی شاد شو خوشحال گو
سال تاریخش سر ہر لفظ و ز کل مادہ — از و فور حشمت و بہبودی و اقبال گو
۱۲۰۰ھ

اسمین سر ہر لفظ یعنے و ح ب اس سے بھی نکلتی ہی اور کل مصرعہ عدد سے بھی حاصل ہوتی ہی

یہ تاریخ جناب حکیم محمد سلیم خانصاحب کے رسالہ کی ہی

حرف حرف اسکا اگر آب بقا کی موج ہی — بحر حکمت سے ہی بیشک یہ رسالہ شکل نہر
یون کہا ہاتف نے جو یا مجھے بہر سال طبع — معنی حکمت مین لکھی دل سے یک مطبوعہ ہر
۱۲۸۸ھ

اس تاریخ مین سر ہر لفظ سے مصنف کا نام نکلتا ہی اور مصرعہ کے عدد ۱۲۸۸ھ ہین

معنی حکمت مین دل سے لکھی یک مطبوعہ — یہ تاریخ ایجاد خامہ جو یا ہی

یہ تاریخ نواب محمد عثمان خان کی عہدہ حاکمی محکمہ اپیل کی ہی

فکر تھی مجکو کہ تاریخ لکھون مین جو یا — بولا ہاتف وہین آواز سے اس حال مین دیکھ
اسکی تاریخ جو پوچھو تو ہی سب کے منہ پر — ہمت و حشمت و بہبودی اقبال مین دیکھ
۱۲۸۵ھ

یہ تاریخ ایک دوست کی آمد کی ہی

چون بہ جیپور رسید آن مشفق — سیر و م از دل جو یا عم گفت
از زبان خوش خوش این سال سعید — ہاتف و حور و پری آدم گفت

۱۲۸۵ھ

صنعت فالی

یہ وہ صنعت ہی کہ کسی سانحہ کی تاریخ بطور فال دیکھی جاوے اور کسی کتاب مین سے مطابق نکل آوے یا جس شخص کی تاریخ دیکھی جاوے اور اوسیکے کلام مین سے حاصل ہو اوسکو فال کہتے ہین جسطرح اس تاریخ مین کہ مرزا اسد اللہ خان غالب کے انتقال کی ہی

حادثہ وہ ہوا ہی غالب کا — جس سے مغموم خاص و عام ہوے
پس غالب یہ سال ہاتھ آیا — اسد اللہ خان تمام ہوے

۱۲۸۵ھ

اسمین البتہ یہ تکلف ہی کہ پس غالب لفظ یا ہی اوسکا تعمیہ کیا ہی

تاریخ وفات محمد مظفر خان کرم کہ دیوان حافظ سے نکالی تھی اور اس مصرعہ سے اخذ کیا تھا + کہ مستحق کرامت گناہگارانند +

کرم کو پلٹنا فلک نے قدرت سے — کہ زبان سے اپنے جو یا سال فوت
حافظ شیراز کا ارشاد ہی — بہشتی یا بد کرامت فال سوت

۱۲۸۶ھ

اس قطعہ مین مصرع اول بھی تاریخ ہی اور کرم کے قلب کرنے سے مرگ ہوتا ہی اور پھر مادہ فالی ہی

دیگر

ایک روز مین دیوان صائب دیکھ رہا تھا ناگاہ دل مین خیال آیا کہ صائب کی تاریخ لکھنی چاہیے جسوقت دیوان مین غور کیا تو وا مصرعہ یہی نکلا عدد نکالے تو بے کم و کاست تاریخ تھی صائب کے بزرگ اور حق آگاہ ہونے مین کسیطرح کا تامل نہین رہا اوسکا کلام شاہد ہی سبحان اللہ واقعی

بلبل ایران تھا کامل سخندان تھا

ہرچہ کردیم خیالش گر ویژہ — این کرامت ز سر مغفور ست
سال جو یا بکلامش بنگر — صائب از گلشن نیشاپور ست

۱۰۹۰ھ

دیگر

یہ تاریخ اپنے جیپور آنے کی ہی کہ جب راقم یہان آیا اور جو کچھ لکھتا ہی دیکھا اوسپر مصرعہ مادہ یاد آیا جب عدد لیے تو بے کم و کاست تھے

درین آبادی ناقدر شناس مردم — نزد ہر خورد و کلان گوہر ارزانی نیم
بہر تاریخ بگفتم ز کلام حافظ — طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم

۱۲۸۳ھ

یہ تاریخ جناب بیگم صاحبہ محتشمہ بنت نواب رامپور خاتون فوجدار خان کی ہی کہ راقم بعد انتقال اونکے دیوان اونکا دیکھ رہا تھا جسوقت یہ شعر کہ لکھا ہی نظر پڑا بے ساختہ خیال آیا کہ یہ تاریخ ہی عدد لیے تو بے کم و کاست تاریخ تھی

یہ کرامت اوسکی ہی جو یا کہ خود فرماویا — تا قیامت رحمت خلاق باری قبر کو
کشتہ ہین ای لاغری ہم رنگ گندم گونکے جو — ہر شکن گندم کی بس کافی ہماری قبر کو

مصرعہ آخر تاریخ انتقال ہی اور مصرعہ اول مین لاغری بسم بھی تاریخ ہی لیکن یہ تکلف کے ساتھ ہی اور وہ صاف صاف ۱۲۸۶ھ

تاریخ نیرنگی زمانہ

بگو تو از سر نیرنگ سال ای جو یا — چنان نماندہ چنین نیز ہم نخواہد ماند

۱۲۹۰ھ

صنعت ریاضی

ریاضی صنعت معروف ہی لیکن جسقدر قاعدہ ریاضی کے مشہور ہین سب مین سے

تاریخ نکل سکتی ہی مثلاً جمع تفریق ضرب تقسیم اربعہ متناسبہ کسور عشاریہ خطاین سلسلہ جبر مقابلہ وغیرہ کے کل قاعدون مین تاریخ نکلتی ہی یہ مقدمہ طویل ہی اور اس مختصر رسالہ مین اسقدر گنجایش نہین اکثر رسالہ اس فن کے مشہور ہین اونکو دیکھنا چاہیے یہان دو ایک تاریخ پر اکتفا کیا گیا

یہ تاریخ ایک دوست کی ہی کہ غیب سے اوسکو دولت ملی جو یاکو فرحت ہوئی

جبکہ قسمت سے سن حال مین پائی دولت
سہر تاریخ ریاضی مین کہا ہاتف نے
الف مرے دوست لے اوسکا نہ کوئی ہو ہارج
جاہ مقسوم ظہیر اور مجسم خارج
۱۲۸۶ھ

۹ + ۴ + ۱۴۳ = ۱۲۸۶

دیگر

یہ تاریخ ایک ریاضی دان کو رسید چارانہ مین بھیجی تھی

جو اول کو ہی نسبت دوسرے سے تیسر کو وہ چوتھے سے
وہی پہلے کو نسبت تیسرے سے اور وہ ہی نسبت اول کا
۱۲۸۴ھ

دیگر

یہ تاریخ محمد جمال شاہ کی ہی

دال با جیم کیجئے جمع و دو ہی ضرب بدال
ساز با خلق کریم این ہمہ را ہمہ سال
۱۲۹۰ھ

۴ + ۳ + ۴ + ۱۰۰۰ = ۱۲۹۰ھ

اور جس قاعدہ مین منظور ہو اسپر قیاس کر کے تاریخ نکالین

بیگم صاحبہ کی تاریخ

اسم غفور کی اس ترکیب کو اوسکے مطابق سنہ ۱۲۹۲ھ مین ہر شی کے نام مین سے بقاعدہ ریاضی نکالا ہی یعنے ہر چیز کے نام مین سے غفور نکلتا ہی اس ترکیب سے کہ اسکے عدد ۱۲۸۶ھ کو دوسری شی کے نام کے عدد مین شامل کرو اگر اوس شی کے

عدد اُن اعداد سے زیادہ ہین تو دونونکو جمع کرو اور حاصل تفریق دونون کا اونمین سے نکالڈالو مابقی سے سنہ مطلوب یعنے ۱۲۸۶ کو گھٹاؤ وہ اسم غفور کے عدد ہویدا ہونگے — اور اگر اسم غفور سے دوسرے عدد کم ہین تو دونونکی حاصل جمع مین اونکی حاصل تفریق کو بھی جمع کرو اور اوس مجموعہ سے غفور کے عدد منہا کرو تو غفور کے عدد پیدا ہونگے جسطرح مثال ہذا مین —
اسم غفور پیغمبر خدا انکو جمع کیا ۳۴۳ ہوئے اُنکی حاصل تفریق ۱۰۸۵ کو اونمین سے منہا کیا تو ۲۵۷۰ رہے انمین سے اوسی ۱۲۸۶ کو منہا کیا تو ۱۲۸۶ نکلے غرض ان دونون شکلون پر قیاس کر کے دو جہان کے اشیاء اور انسان و درخت چرند پرند ارضی و سماوی کی ہر شی سے نام غفور نکالین لا تعد و لا تحصی تاریخین نکلتی ہین

صنعت ملفوظی

یہ وہ صنعت ہی کہ اسمین حروف ملفوظی کے عدد لیے جاتے ہین یعنے زبر اور بینات دونون کے ملکر تاریخ ہوتی ہی یہ تاریخ تولد فرزند ارجمند فوجدار صاحب موصوف کی ہی

دیا حق نے فرزند نواب کو
کہا مجھسے ہاتف نے صنعت مین چھپا
کرے کیون نہ تعریف مرزا اسکی
سراج سعادت ہی تاریخ اسکی
۱۲۹۲ھ

ترکیب

تا	دال	الف	عین	سین	جیم	الف	را	سین
۴۰۱	۳۵	۱۱۱	۱۳۰	۱۲۰	۵۳	۱۱۱	۲۰۱	۱۲۰

یہ تاریخ برخوردار عبد العلی برادر زادہ راقم کی ہی

جب دیا حق نے پسر بھائی کو
سب نے یہ مجھسے کہا سال لکھو

سب سے یہ مین نے کہا اسکا سن — ہی گل گلشن اقبال کہو
۱۲۷۴ھ

یہ تاریخ بناے مکان نواب ممتاز الدولہ بہادر کی ہی

خوشی کی بہت اوسکی نواب نے — رکھی جبکہ بنیاد دیوان فیض
کہا مجھسے ہاتف نے جویاے سال — ہوئی اوسکی تاریخ ایوان فیض
۱۲۷۶ھ

یہ تاریخ تولد فرزند ارجمند رئیس سچین کی ہی

دیا حق نے فرزند مہتاب صورت — درخشندہ چہرے سے اقبال ہی
پئے سال ہاتف نے مجھسے کہا — زہے نجم اوج سخا سال ہی
۱۲۹۳ھ

صنعت نادر

یہ وہ صنعت ہی کہ اسمین شمار حروف کے عدد ویسے لیتے ہین جسطرح الف اور اوسکا شمار ایک ہی اب ب کے عدد تین لینگے اسیطرح سب مادہ کے عدد لیے جاوینگے اور یہ صنعت بہت دشوار ہی مومن خانصاحب مرحوم نے اسمین جب فکر کی تو یہ ایک تاریخ اونکے ہاتھ لگی اور وہ یہ ہی کہ ایک شخص کی شادی کی لکھی تھی این نسبت اور ایک تاریخ مظفر خان گرم کی دیکھی اور کسیکی تاریخ اس صنعت مین نظر نہین پڑی اور جو کسی صاحب نے فکر کی وہ تکلف کے ساتھہ تھی کہ چند حروف تلاش کر کے مطابق سن مطلوبہ کے کر لیے تھے پھر اونکو ترتیب دی تو ترتیب وہ درست نہ آئی ناچار اونکے واسطہ وہ الفاظ تجویز کیے کہ جنکے سر لفظ یہ حرف تھے راقم اسکا قائل نہین اور پھر یہ دعوی کہ مین اسکا موجد ہون موجد اس صنعت کے مظفر خان گرم مغفور اور پھر مومن خانصاحب مرحوم ہین راقم نے بھی اس صنعت مین اسی لحاظ سے کہ لوگ اوسکو دشوار کہتے ہین فکر کی اور چند مادہ سوانحات کے لکھے

یہ تاریخ رئیس رامپور کے فرزند کی شادی کی ہی

تا جہان ماند بزیر آسمان — بر ورش ہر روز شب ماند خوشی
آنچہ خوش در صنعت تو ای فلک — گفتہ ام تاریخ او باشد خوشی
۱۲۸۷ھ

ب ا ش و خ و ش ی
دو یک سہ صد چہار شش صد شش سہ صد دہ
۱۰ ۳۰ ۱۵۹ ۲۰۹ ۶۹۴ ۶۰۰ ۱۵۹ ۱۰ ۱۲۸۷ ہجری

مادہ کے حروف لکھکر اونکے ذیل مین اونکا شمار لکھا اوس شمار کے عدد اوسکے نیچے لکھے پھر سب کو جمع کیا اسیطرح سب تاریخین ہین اور یہ بھی واضح ہو کہ ہر تقریب کے مادہ کو دیکھنا چاہیے کہ موافق اوسکے ہی یا نہین اور الفاظ مادہ کے کیسے ہین اور پر قیاس کر کے فکر کرین

تاریخ والی ٹونک

ایضاً

این چنین در خلق غوغای خوشی ست — آنکہ شد از فیض او خوشحال گفت
ای فلک آن بادشاہ دہر را — صد خوشی بنما براے سال گفت
۱۲۸۷ھ

ایضاً

تا جہان ست و جہان را صورتے — ملک و مالک یا خدا آباد و خوش
این مسرت ای فلک بر اہل در — ہم ہمایون گردد و کن شاد و خوش
۱۲۸۷ھ

ایک مصرعہ مین دو مادہ ہین

دیگر

یہ تاریخ نواب محمد زین العابدین خان بہادر کی عطاے جاگیر کی ہی کہ مری

حضور نے عنایت فرمائی اور نسلاً بعد نسل کا پٹہ ہو گیا

شد چو جاگیر بہر نوابم	درودلم شد خیال تاریخش
گفت جویا بصنعت نادر	لازوال سیت سال تاریخش

یہ تاریخ وقف دیہات کی ہے کہ مولوی غلام یحیی نے علاقہ خضر جنگ کو وقف کیا تھا

اگرچہ سالہا ترقیم کردم	ازین تاریخ دل خوشحال گشتہ
شمار حرف را محدود چون کرد	دہ بخشش بصنعت سال گشتہ

ایضاً

آن سخی را آفرین و مرحبا	آنکہ شد زین مژدہ خوشحالش بگفت
چون بصنعت فکر جویا شد بلند	وقف ہر آدم پے سالش بگفت

ایضاً

بہر وقف غلام یحیی را	سر جویا ز غیب جو تاریخ
گفت ہاتف بصنعت نادر	وقف آنام و ام گو تاریخ

یہ تاریخ کتاب حکمت حکیم محمد سلیم خان صاحب کی ہے

کیا ہی نادر کتاب ہے واللہ	رشک سے جسکے داغ ہے مریخ
کہا ہاتف نے مجھسے ای جویا	صحت حال ہے اور یہی تاریخ

یہ تاریخ نواب ممتاز الدولہ کے عطائے خلعت کی ہے کہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر سے عنایت ہوا

میں کہوں تم سے سنو جویا ذرا	چاہتے ہو اسکی جو تاریخ تم
اس عطائے نعمت وافر کی اب	دولت عظمی لکھو تاریخ تم

یہ تاریخ ولادت برادر زادہ راقم کی ہے

داد فرزند حق برادر را	گو شمر از نہال سعد آمد
گفت ہاتف برای تاریخش	اختر جان سال سعد آمد

یہ تاریخ نواب ابراہیم خان والی سچین کے خلف کی ہے

کیوں نہ عالم میں ہو درخشندہ	چرخ شوکت کا ہے وہی مریخ
کہا ہاتف نے یہ ہی ای جویا	وارث تاج اوسکی ہے تاریخ

یہ تاریخ صاحبزادہ بلند ارادہ نوشہ صاحب کے تولد کی ہے

جبکہ ہوا فرزند نرینہ بادشہ والا کے محل میں	فکر ہوئی تاریخ کی مجکو دل نے کہا کیا بیتابی ہے
ہاتف نے دی مجکو صدا تو فکر نکر ای شاعر نامی	سال تولد اسکا جویا مہر سپہر نوابی ہے

یہ تاریخ کتاب گنج طلسمات کی تالیف کی ہے کہ راقم کی تالیف سے ہے

وہ نام رکھو کہ جسمین جویا	ہو وا صل صنعت اسکی تاریخ
ہاتف نے کہا کہ فکر کیا ہے	آئینۂ حیرت اوسکی تاریخ

یہ تاریخ انگریزی میں مسٹر الفرڈ فانتوم کی ملاقات کی ہے

جبکہ گیا میں وطن دوست مسٹر الفرڈ	شاد ہوا دیکھ کر مجھسے ملا [illegible]
کہنے لگا بہر سال مجھسے وہ عیسی نفس	مائی ڈیر کم ہیر مائی ڈیر کم ہیر

یہ تاریخ والی سچین کے فرزند کی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ نواب صاحب کے کئی فرزند ہوئے ہیں ہر اک کی جداگانہ تاریخ ہے

جبکہ نواب کے ہوا بیٹا	برج ثروت کا ہے وہ نیک اختر
کہا ہاتف نے مجھسے ای جویا	بہر تاریخ گرامی گوہر

دسہرہ کی تاریخ

جہان دیکھو طرف عشرت کی ہے دھوم ۔ عجب رنگ طرب لایا دسہرہ
پئے تاریخ جویا فکر مت کر ۔ خوشی کے ساتھ کہ آیا دسہرہ ١٢٩٢ھ

یہ تاریخ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کے رسالہ کی ہے

لکھا ہے حضرت تسلیم نے خوب ۔ رسالہ جس مین ہے معنی کا احوال
پئے تاریخ ہاتف نے کہا یہ ۔ کتاب نامدار اسکا کہو سال ١٢٩٧ھ

یہ تاریخ شتر مرغ کی ہے

جانور اک نیا یہان آیا ۔ تجھے تو اوسکی فکر اس تاریخ
آئی آواز فلک سے ناگہ ۔ کہو جویا عجیب تاریخ ١٢..ھ

یہ تاریخ جناب مرزا غلام احمد بیگ صاحب کے دیوان ہونے کی ہے

یہ ستودہ صفات جامع کمالات انسان کیا فرشتہ ہے اس ثروت پر تخت نہین کسی طرح کا تکبر نہین خلیق رحیم عادل خیرخواہ راج خیراندیش مہاراج منتظم ایسا کہ ریاست کو آئینہ بنا دیا جیسا کہ دکھا دیا راقم کے محسن تعریف اونکی مین کیا لکھون صفحۂ دہر پر ثبت ہے جانتے ہین لوگ جتنے ہین

چو دیوان جیپور گشتند مرزا ۔ کہ ہستند ناظم و عادل بلاشک
چو خوش شد گشتم زشادی بیش جویا ۔ پئے سال گفتم مبارک مبارک ١٢..ھ

یہ تاریخ ولادت فرزند نواب علی مراد خان بہادر والی ملک خیرپور سندھ کی ہے

ہے جس طلعت کا یہ فرزند واللہ ۔ نہ دیکھی ہمنے اب تک صورت ایسی
کہا ہاتف نے اے جویا ادھر دیکھ ۔ چراغ خانہ ہے تاریخ اسکی ١٣٠٢ھ

ایضاً

اس تاریخ پر حضور نواب صاحب بہادر سے خلعت مرحمت ہوا تھا

دیا نواب کو جو حق نے پسر ۔ مدبر کمال ہے جویا
کہا ہاتف نے تو نکر تشویش ۔ نو گہر اسکا سال ہے جویا ١٢٩٢ھ

یہ تاریخ ظہیر الدین شاہ صاحب کے مکان کی ہے

شاہ صاحب نے بنایا جب مکان ۔ خوبصورت خوش قرین زیبا بنا
یون کہا ہاتف نے جویا چرخ سے ۔ اسکی ہے تاریخ بیت پارسا

یہ تاریخ رسالہ شہادت نامہ فرزند بتول دلبند رسول نور دیدۂ مصطفیٰ لخت جگر مرتضیٰ مالک کونین حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے کہ راقم نے نظم کیا ہے

شہادت کا لکھا رسالہ جو ہمنے ۔ کرے کیون نہ تعریف مریخ اوسکی
پئے سال ہاتف نے جویا کہا یون ۔ بیاض تالم ہے تاریخ اسکی

یہ تاریخ میان صادق علی سوزان مداح کے تذکرہ کی ہے

جمع کیا تذکرہ سوزان نے خوب ۔ ہوگئی کچھ روز ون کو قدر سخن
نظم کے افلاک کا جویا تو کہہ ۔ مادہ سال ہے بدر سخن ١٢٦٠ھ

یہ تاریخ حضور ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی تشریف آوری کی ہے کہ بعد رحلت مسٹر میو صاحب بہادر کے رونق افروز کرسی وزارت ہند ہوئے ہین

گھر کے جیسے امیر تھے صاحب ۔ اور وزارت کے کام پر تھے بحال
آئے جب ہند مین کہا ہمنے ۔ لاٹ صاحب بنے کہو تم سال ١٢٨٨ھ

مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر والی جودھپور کی مسند نشینی کی تاریخ ہے

خوش ہو کہ راجہ ہوے جسونت نام	جسکی خوشی سے جہان خوشحال ہے
پوچھتے تم مجھسے کیا ہو میرجی	کوکب اقبال یہی سال ہے

صنعت ایجاد

یہ وہ صنعت ہے کہ مادہ کے مع زیر و زبر یعنے حرکات کے بھی عدد لیتے ہین جسطرح تاریخ ہذا مین کہ شہاب ثاقب کے گرنے کی ہے

آسمان سے گرا ہے آج شہاب	ایک عالم پہ آشکارا ہے
فکر کرتے ہوے لیے جویا	اوسکی تاریخ صاف تارہ ہے ۱۲۸۶ھ

تارہ شرح اوسکی زبر ساکن زیر ساکن تارہ

دیگر تاریخ رسالہ مفید عام ریاضی مولفہ راقم کی ہے

رسالہ خوب لکھا تمنے جویا	ہوا ہر ایک اوسکو دیکھکر خوش
نہ پوچھو ہم سے تم تاریخ اسکی	زمانہ کہ رہا ہے تمکو شاباش ۱۳۰۲ھ

صنعت بلیغ

یہ وہ صنعت ہے کہ شمار حروف کو بھی حرف تصور کرکے پھر اوسکے عدد لین اور یہ صنعت محالات سے ہے اور اس صنعت کی تاریخ آج تک نظر سے نہین گذری خامہ جویا کی ایجاد ہے

تاریخ

ایک ہاتھی سرکار جیپور مین آیا ایسا کلان اور خوشنما دوسرا دیکھا نہ سنا سبنے کہا اسکی تاریخ لکھو منھ سے نکلا پیل ہے اسکی تاریخ بھی پیل ہے پھر غور کیا تو اس

صنعت مین بے کم و کاست تاریخ تھی

ایسا ہاتھی کہان ہے کوہ مثال	دہر مین بے عدیل ہے جو یا
سال پوچھو تو ہین کہون تم سے	اسکی تاریخ پیل ہے جویا ۷۲ ۱۲۱۸ھ

پیل

پ	ی	ل
وو	وو	ی
چہار شش	چہار پنج	شصت دہ
۵۰۵	۲۶۴	۵۵

۷۲ ۱۲۱۸ھ

یہ تاریخ مسماۃ امینہ کے انتقال کی ہے

یہ کرامت ہے کہ ہے یہ مادہ	ہے بشارت غیب سے یا فال ہے
یون صدا آئی فلک سے مہر فوت	امینہ ہے نام یہی سال ہے

صنعت عجیب

یہ وہ صنعت ہے کہ عدد حروف کے بجنسہ مراتب سے لکھے جاتے ہین جسطرح اس تاریخ مین کہ سید حیدر حسن ذکی یکتا شاعر کے بزم مشاعرہ کی ہے

اوسنے یارون کا کیا ہے جلسہ	جو مرا یار ہے یکتا جویا
کہا ہاتف نے کہ کیا پوچھے ہے	حل تاریخ احبا جویا ۱۲۸۱ھ

اول تو کل مصرعہ تاریخ ہے اور لفظ احبا کے عدد ترتیب وار لکھنے سے بھی سن حاصل ہوتے ہین یعنے الف کا ایک اور حا کے آٹھہ اور با کے دو اور پھر الف کا ایک سطور سے ۱۲۸۱ ہوے

یہ تاریخ والی جودپور کی ہی

رئیس ہو گئے جسونت سنگھ تو شاد ہوئے
ہوئی ہو فکر عبث سال کی کہا دل نے
تمام دوست اقارب تھے جسقدر جویا
ملک ہوا یہی تاریخ ثبت کر جویا

۱۲۹۰ھ

تاریخ تقرری کمیٹی طبابت

کمیٹی کا کیا میر پوچھو ہو حال
اطبا ہوئی اسکی تاریخ سال

۱۲۹۰ھ

یہ تاریخ ایک دوست کے قاصد کے آنے کی ہی کہ جسکے آنے سے چمن جان مین نسیم حیات چلی دوبارہ جان آئی یہ تاریخ کہ سنائی

آج آئی ہی خبر جانان کی
مجھسے تاریخ نہ پوچھ اسکی تو
کیون نہ خوش ہون مین کمال ای جویا
ہی صبا ایک کا سال ای جویا

۱۲۹۰ھ

صنعت غریب

اس صنعت مین کنایۃً تاریخ نکالتے ہین جسطرح اس تاریخ مین کہ مرزا اکبر علی بیگ کے انتقال کی ہی

مرے وہ تو آیا یہ مجھکو خیال
کہا مجھسے ہاتف نے مت فکر کر
سن وسال جویا تو اکبر کے لکھ
الف آخر اللہ اکبر کے لکھ

۱۲۹۶ھ

اللہ اکبر کے عدد ۲۹۰ ہین اسپر الف کہ ہزار سے بھی مراد ہی اور ایک کا عدد بھی غرض ہی او سپر زائد کرنے سے تاریخ نکلتی ہی اور کل مصرعہ سے بھی تاریخ نکلتی ہی

ایضاً دیگر

یہ تاریخ حکیم محمد سلیم خانصاحب کے رسالہ حکمت کی ہی

عجب این نہال ست با فیض جویا
چو دید یک نظر در جہان ارجمند شد

پئے سال ہاتف بصنعت رقم زد
بر اوج حکمت دوبارہ بلند شد

یعنے بر اوج حکمت حرف حا ہی اوسکو دوبارہ لکھنے سے اٹھاسی ہوتے ہین اور بارہ اوسپر زائد کیے تو تاریخ حاصل ہوئی اور نیز کل مصرعہ کے عدد سے بھی مطابق تاریخ ہی

صنعت اشکال

یہ وہ صنعت ہی کہ اسمین حروف ملفوظی کے شمار کے عدد لیے جاتے ہین

یہ تاریخ نوابصاحب کے عطاے خلعت کی ہی

ہوا نواب کو مرے خلعت
کہا سمت مین مجھسے ہاتف نے
جیم الف میم ہا
ہو کے تم اس سے خوش کمال کہو
جامۂ عیش اسکا سال کہو
عین شین یا

[illegible]

ایک حرفی تاریخ ہی

یہ تاریخ مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کی کتاب کی ہی

خوب لکھی کتاب معنی مین
آئی آواز آسمان سے یہ
کیا عبارت مین صاف ہی جویا
اسکی تاریخ کاف ہی جویا

۱۲۸۷ھ

کہ

کاف
بست یک ہشتاد
۱۲۰۲

ہا
پنج یک
۸۵

میزان کل
۱۲۸۷ھ

صنعت کمال

یہ وہ صنعت ہی کہ اگر مادہ کے اول حرف سے ایک چھوڑ کر دوسرا حرف لین اور اسیطرح آخر مادہ تک عمل کرین تو تاریخ حاصل ہو اور پھر دوسرے حرف سے اسیطرح شروع کرین تو دوسری تاریخ نکلے

یہ تاریخ رئیس ٹونک کی دوسری شادی کی ہی

چون شادی ثانی بگشت از شادی خیمہ نشت و ہم	اہل جہان را از فلک آمد خوشی آمد بہی
جویا ئے تاریخ او ہاتف زگردون گفت	فرخندہ و فرخ شود شادی علیک آمد بہی

حرف اول ف خ دو ش وا ی ل ی ب ی ۱۲۸۷ ہجری
حرف دوم ر ن ہ ت خ و ش د ب ل ا و ہ ۱۲۸۷ ہجری

حکیم صاحب کی کتاب کی تاریخ

کہون کیا کیسی لکھی ہی بیان جسکا نہین ہوتا	بھلا تاریخ اوسکی ہو مرا مقدور ہی کب
لکھی حکمت مین لاثانی کتاب او میسر کہ تاریخ	کتاب فیض نامہ خوب نادر طاق ہی یہ جب ۱۳۰۹

صنعت زبر و بینات

یہ صنعت معروف ہی لیکن تاریخین اس صنعت مین کم و لکھی ہین اور جس کے اتفاقیہ کوئی مادہ ہاتھ آگیا اوسکو کمال فخر ہوا اور اوسنے عمداً تعلی کی لی چنانچہ ۱۸۷۰ء کے اودھ اخبار مین لکھا تھا کہ منشی محمد حسین مورخ نے حضرت واجد علی شاہ بادشاہ کے غسل صحت کی تاریخ اس صنعت مین لکھی تھی اونکی طرف سے اشتہار دیا جاتا ہی اور اشتہار کے عنوان پر یہ شعر لکھا تھا

کسے گر زین نمط شعرے تواند گفت بسم اللہ	بشاگردی او سر می نہم بر پائے او و اللہ

اور مادہ تاریخ کے الفاظ غسل صحت پر دال نہ تھے بلکہ تو عیفانہ تھے اب غور کرنا چاہیے کہ ایک صاحب نے مدت مدید مین تاریخ کہی اور اوسکا اشتہار دیا اور تمام ہندوستان مین سے کسینے اوسکا جواب ندیا ورنہ ایک شاعر ایسا دعوی کرے اور تمام ولایت اوسکو جواب ندے یہ صنعت مذکورہ کی دشواری کا سبب ہی مورخ صاحب نے تاریخ اچھی لکھی تھی لیکن دعوی کرنا کلام پر یہ مناسب نہ تھا آخر اس طرف سے دو ایک قطعہ بھیجے گئے تو صدائے برنخاست کا معاملہ ہوا یہ امر خداداد ہی اسپر دعوی کرنا بیجا ہی اب اوس صنعت کی چند تاریخین لکھی جاتی ہین اور اس صنعت مین زبر اور بینات دونوں سے علیحدہ علیحدہ تاریخ مطابق نکلتی ہی

یہ تاریخ حضرت قطب الاولیا سید الاصفیا غوث وقت پیر طریقت واقف حقیقت حق آگاہ حضرت حبیب الرحمن شاہ کی رحلت کی ہی

در ارم کردہ محل روح امام اہل دل	داد عالم را الم الام درد و ہم ملال
در دلم آمد سر سال وملک الہام داد	کرد حاصل امر آرام ارم عہدہ کمال ۱۲۸۷

زبر سر حرف کو کہتے ہین جسطرح جیم کا سر حرف جیم ہی اور بینات باقی حروف کو کہتے ہین جسطرح جیم مین یا اور میم ہی غرض کہ مادہ مین جو سر حرف کے عدد جمع کیے جاوین تو تاریخ حاصل ہو اور بینات یعنے باقی حروف کے اعداد جمع کیے جاوین تو بھی تاریخ نکلے خواہ دونون تاریخ ایک سن مین ہون یا سن مختلف یعنے دونون سنہ ہجری ہون یا ایک ہجری اور دوسرا سنہ عیسوی مطابق سنہ ہجری کے اب صراحت اوسکی کی جاتی ہی

زبر ک روح اص ل ام ر ا رام ارم ع م د ہ ک م ال = ۱۲۸۷

بینات اف ال الف اد ام لف ایم لف الف یم لف یم ابن یم ال اف یم لف ام ۱۲۸۷ھ
مورخ صاحب نے ایک مادہ اور وہ بھی غسل صحت پر دلالت نکرتا تھا لکھا اور محل
مقام غور ہی کہ اس قطعہ مین ہر چہار مصرعہ صنعت مہملہ مین اور مصرعہ چہارم
تاریخی اور پھر صنعت زبر بینات ناظرین سے انصاف درکار ہو اور شائقین کے
واسطے صنعت کا اظہار

ایضاً

یہ تاریخ مہارانا سروپ سنگھ والی اودے پور کے انتقال کی ہی

اودے پور کے مہارانا نے جہان کو چھوڑا
فکر تاریخ ہوئی جب تو کہا ذہن نے کر

ایک عالم نے کیا رنج کا اونکے اظہار
دل ار دامصرعہ سال آہ سدھارا سردار
۱۲۷۸ھ ۱۲۷۸ھ

یہ تاریخ ریاست جیپور کی ہی

چون کشور کار راج از قدرت معبود شد
چون بجستم سال جویا گفت ہاتف از فلک

اہلکاران ریاست گفتہ از من سال جو
فتح کام راج با یاران مبارکباد گو
۱۲۸۹ھ

نواب صاحب والی رامپور کے جشن کی تاریخ ہی

فیض پذیر از خوشی گشت چنان کہ ہر کسے
گفت بگو ز آسمان مہر سنش بعالمی

مست ز بادہ عیش خوش خوش سرفروش حال
مالک ملک رامپور وادسرور سال سال
۱۲۸۷ھ ۱۲۸۷ھ

یہ تاریخ وفات مسماۃ عمدہ کی ہی کہ راقم کے پاس تھی اور ہر چہار مصرعہ تاریخی ہین اور مصرعہ آخر صنعت مذکور مین

مرد مردم مرد عالم در کمال آلام او
مصرعہ سال ارم سالار داده اہل ورد
۱۲۸۷ھ ۱۲۸۷ھ

ساردل سردار دل ماده دل عمدہ مرد
۱۲۸۷ھ
حاصل کارم آرام کامل عمدہ مرد
۱۲۸۷ھ ۱۲۸۷ھ



یہ تاریخ مہربان علی خان کی شادی کی ہی

جملہ احباب واقارب مجتمع آندم شدند
بہر تاریخش بصحبت میر جویا گفتہ ام

چون عروس آورده در کاشانہ ہم وقت صباح
ای مبارک سلک زوج وشادیش عقد نکاح
۱۲۸۷ھ

یہ تاریخ جناب مولانا سلیم الدین صاحب تسلیم کی کتاب کی ہی

چہ خوش کتابی بہار بستان نمود تالیف آن نگارم
برای تاریخ میر جویا بگو بصنعت کہ خوش نگارم

نگفت در خلق آفرینش کس عجب کتاب نو شتہ شاعر
کلام تسلیم بہ اکابر بود کہ باب حدیقہ نادر
۱۲۹۶ھ

یہ تاریخ حضرت حیدر شاہ صاحب راقم کے پھوپھا کی ہی

چو رحلت کرد حیدر شاہ شبلی وقت صد افسوس
پے تاریخ جویا از فلک آمد ندا مارا

نوشتم در غم و آلام او از رنج سال اول
مرام پیر کامل در ارم حاصل کمال اول
۱۲۹۶ھ

نواب صاحب والی ٹونک کی مسند نشینی کی تاریخ

جگہ مسند نشینی کی سدا شادی مبارک ہو
سریر آرائے ارائے کن آبادی مبارک ہو
۱۲۹۶ھ

دونون مصراع تاریخی ہین اور صنعت مذکور مین ہین لیکن ترکیب ہندی سے نکلے ہین

صنعت کامل

یہ وہ صنعت ہی کہ ایک مادہ مین چند تاریخین نکلین اور چند مادون سے صدہا تاریخین حاصل ہون اس صنعت مین سید مہدی علیخان ذکی مرحوم ملک الشعرای لکھنؤ نے بارہ شعر والی حیدرآباد کی مدح مین تالیف کیے تھے کہ اونکے صلہ مین خلعت بیش بہا مع زنجیر فیل و جاگیر سے ممتاز ہوئے واقعی میر صاحب نے کام کیا ہی میدان سخن مین نام کیا ہی راقم نے بھی دس شعر اوسی صنعت مین بمدحت حضور فیض گنجور خداوند نعمت فیاض زمان حاتم دوران حضور نواب میر علی مراد خان صاحب

بہادر دام اقبالہم والی خیرپور سندھ کے تالیف کیے ہین سبحان اللہ نواب صاحب ممدوح کے وصف کا بیان اور میری زبان جویا ایسے عالی ہمت کی تعریف کا قصد کرتا ہو تیری کیا مجال ہو محال ہو میر فی کی حیدر آباد گئے خیرپور تشریف لیگئے اگر یہ جانتے کہ آج جو ہندوستان مین ہو در توہی ہو در کبھی خیرپور چھوڑکر وہان کا قصد نکرتے تھوڑی امید پر یہ تہمت اپنے ذمہ دھرتے جویا پھر جویا تھا اکسیر ڈھونڈھ لیا اب بھی جو مس آرزو مس ہی رہجاوے تو طالع کا قصور ہو عقل سے دور ہو قطعہ شکر صد شکر بعد مدت کے + محکو آقاے قدرداں ملا + اب بر آئی امید جویا کی + جسکا جویا تھا اوس سے آن ملا + سچ یہ ہو کہ حضور کی شان مین جلوہ شان جمن ہو اوناسا بیان ہو مع کہ جرم ہندوستان برقرار مید ار و + سخاوت کا حال اظہر من الشمس ہو اسپر یہی دلیل کافی ہو کہ اگر اور بھی کوئی قدردان ہوتا تو جویا مانند آفتاب کے مشرق سے مغرب کو جاتا کیا اس اطراف مین امیر نہین ہین نہین ہین مگر اوسکے نظیر نہین ہین غصے کا نام نہین سو ہے داد و دہش اور کچھ کام نہین والی ٹونک کے حسب الارشاد یہ محنت ظہور مین آئی تھی بلکہ کمال درجہ تاکید فرمائی تھی لیکن بعض کارکنان ریاست میر سامان صاحب کی راے بمقتضی اسکی نہوی التواے قوت پائی آخر یہ جوہر بے بہاے دوران باعث نام و نشان جسکے قابل تھا اوسیکے نام نام زد ہوا اللہ تعالے اوسکی عالی ہمم کو تا دیر گاہ دنیا خوش و خرم رکھے اور عمر خضر عطا فرماے آمین ثم آمین اب اون اشعار کا بیان کیا جاتا ہو کہ حضور موصوف کی تعریف مین لکھے ہین اور دس شعر سے [illegible] ہزار تاریخ نکلتی ہو حضور ممدوح کی مدحت مین ایک قصیدہ تاریخی لکھا تھا اسمین تو دس شعر اس صنعت کے تھے [illegible] یہ کا لکھنا تو بسبب طوالت

موقوف رکھا صرف اشعار مذکورہ ہی پر اکتفا کیا

	مصرع اول		مصرع ثانی
۱	نیک صورت نیک قالب ماہ پیکر ہو ادا	۱	والی زیبندہ بر جاہی تمھین ہیل عمار
۲	آپکا باعث ہو قائم ہی رکھا اول کیطرح	۲	دل سے دیکھو تو سہ اقبال کو ہو بے قرار
۳	اسطرح میل طلائی آپکے خاطر یہ آئے	۳	سیم سے الماس پر خط و کب آے سیم وار
۴	کل سخی کے پاس رہوے مال سیم و دام کب	۴	گو فزون ہو زر لٹاو سے صاف ہو وہ اہل کار
۵	کون ہو وہ تو ملقب ہو کریم ابن کریم	۵	تو ہو ایک اقبال کے قابل امیر و کامگار
۶	ہو گل گلزار رونق زینت سیما الہو	۶	سو ملک حور آپ پر ہوے فدا آدم نثار
۷	بے ترے حکم قوی کے حسن مقدور کب	۷	آپکے گلزار کب جاوے نسیم و دم نثار
۸	ہو بہار روے گل واو فنا مثل صبا	۸	خار سے اور مجھے سزا پائی ہوا ہو گل بہار
۹	بلبل واہ ہی کرے تعریف قائم آ گیا	۹	ہو چکی گلزار مین باد صبا کیسے نثار
۱۰	بارہ سو ہین اور اٹھاسی گو یہان سن ہی	۱۰	ہین مسیحائی بہتر اب قابل کامگار

یہ دس شعر ہین انسے بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہو اس حساب سے کہ اول تو ہر مصرعہ تاریخی ہو اور پھر مصرعہ اول کے منقوطہ اور مصرعہ ثانی کے حروف منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر مصرعہ اول کے غیر منقوطہ اور مصرعہ ثانی کے غیر منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر مصرعہ اول کے منقوطہ اور دوسرے مصرعہ کے غیر منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر مصرعہ اول کے غیر منقوطہ اور مصرعہ ثانی کے منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر برخلاف اوسکے اور اسیطرح جو مصرعہ اول کو نسبت مصرعہ دوم ہو وہ ہی ثانی و ثالث سے اور کل مصاریع سے اور پھر مصرعہ دوم کو اسیطرح نسبت اور مصاریع سے ہو علی ہذا القیاس باہم کل مصاریع کی اس نسبت سے بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہین ناظرین بھرتی پر نظر نکرین داد محنت بھی دین

دیگر

تاریخ انتقال مہاراجہ کھانڈے راو والی بروده که صنعت بالا سے بھی زیادہ تر دشوار ہی

زانتقال مہاراجہ بیشیو و تاریخ
ہزار ہشت صد ہفتاد و مرگ آق آه
۱۸۷۰ عیسوی ۱۲۸۷ ہجری

برائے سال غم نوا گر گنی تو ضم
ہزار و صد و ہفتاد و ہشت آه رقم
۱۲۸۰ فصلی ۱۸۷۰ عیسوی

یہ ترکیب اوپر کی ترکیب سے بھی دشوار تر ہی شعر آخر کے ہر دو مصرعہ دو تاریخ اور مصوری کہ اول مین سنہ عیسوی اور ثانی مین فصلی نکلتی ہین دو تاریخ اور منقوطہ سے دو تاریخ اور غیر منقوطہ سے دو تاریخ اور تعمیہ ہوکہ اوپر اوسکا اشارہ ہی تمت نکلتے ہین بہر نہج ایک شعر مین دس تاریخین ہین سچ ہی تاریخ بر نیاید تاریخ بر نیاید ؏ کوه کندن وکاه بر آوردن ست

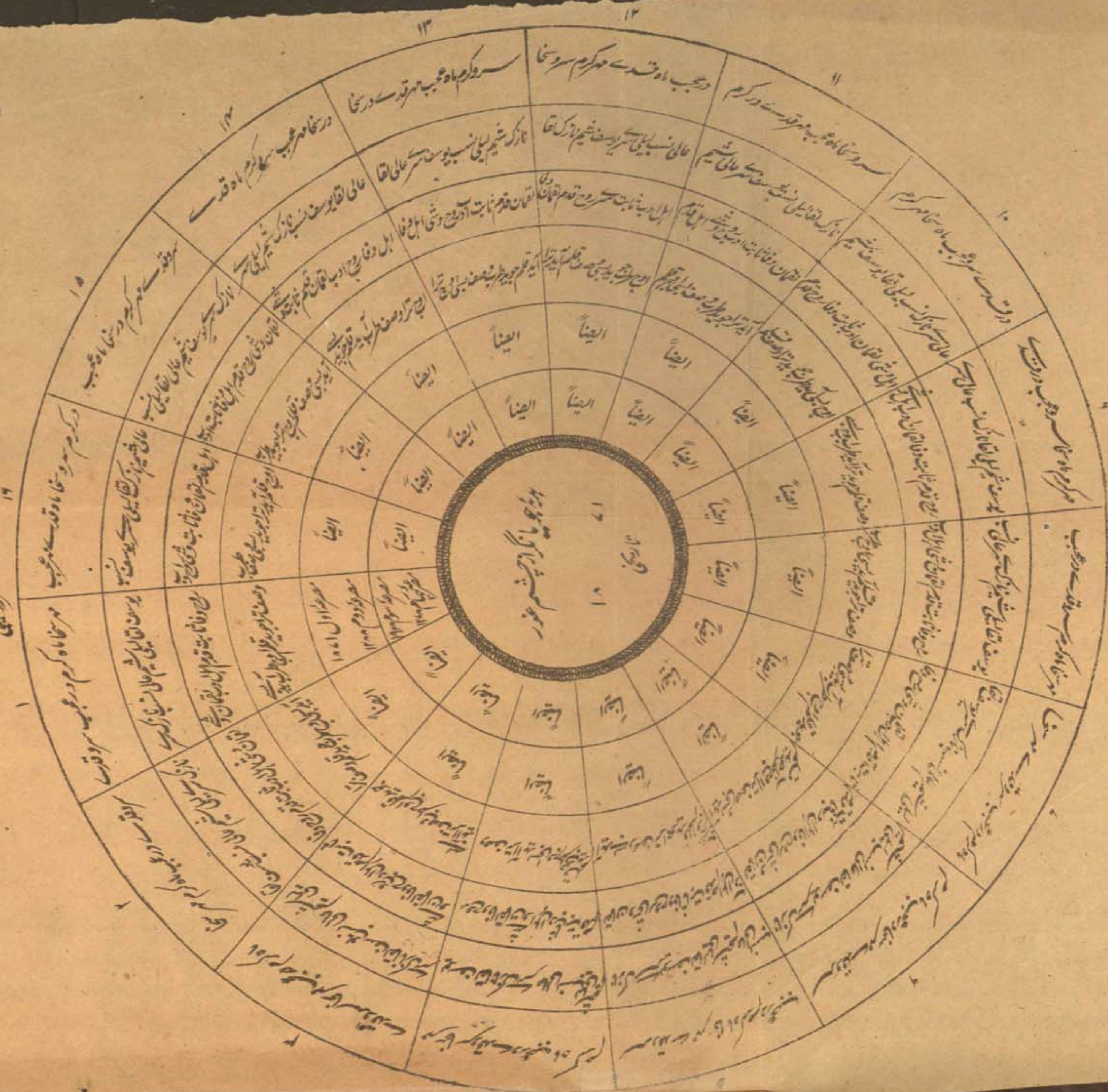
صنعت مسلسل

یہ وہ صنعت ہی کہ مادہ بہت ترکیب سے پڑھا جاوے اور جس طرف سے پڑہین بے کم و کاست بحر مین آجائے اور اوسکو مسجع بھی کہتے ہین جسطرح قطعۂ مندرجۂ ذیل مین

کہ سرکار حضور پرنور مہاراجہ صاحب بہادر والی جیپور دام اقبالہم کی صحت چشم مین لکھا تھا

مہر سحر ماه کرم دُر عجب سرو قدے نا
رخ وفا ثابت قدم اہل ادب لقمان وشی
۱۸۷۱ ۱۹۲۸

یوسف لقا لیلی شیم عالی نسب نازک سری
وصف ترا جوید قلم اوج طرب آید بسے
۱۲۷۸ ۱۲



اول مصرعہ تاریخ عیسوی مین اور دوسرا تاریخ ہجری مین اور تیسرا سمت مین اور چوتھا فصلی مین اور یہ قطعہ ۹۶ مرتبہ ترکیب سے پڑھا جاتا ہی گویا ایک قطعہ نہین ۹۶ ہین اور مقدم موخر کرنے سے ہر شکل جداگانہ پیدا ہوتی ہی اسکے ثبوت کے
واسطے نقشہ ذیل مین لکھا جاتا ہی اوسپر قیاس کر لینا چاہیے

دیکھو خانہ اول کے قطعہ نمبر اول کو کہ اصل قطعہ ہی اور خانہ دوم مین دوسری شکل سے اور خانہ سوم تیسری شکل سے علی ہذا القیاس ہر خانہ مین نئی صورت کے ساتھ ہر یک قطعہ ہی اور قطعہ کی بندش اور صنعت پر بھی غور کرنا چاہیے

صنعت مربع

یہ وہ صنعت ہی کہ ایک مصرعہ چونسٹھ مرتبہ پڑھا جاوے اور نقشے مین لکھنے سے مہرہ ہائے شطرنج کی چال پر آوے جو لفظ جس خانہ مین ہی اوسی مہرہ کی چال سے مصرع اور ہم تاریخ برابر بیٹھے چنانچہ رخ اپنی چال سے اور فرزین اور بادشاہ وغیرہ اپنی اپنی چال سے مصرعہ اور تاریخ پوری کرتے ہین الاپیل دونون ملکر ایک مصرعہ پورا کرینگے یہ نقشہ بھی حضور پر نور کی صحت چشم مبارک کی تہنیت مین لکھا تھا نقشے مین مراتب اوسکے اداہونگے اور مصرعہ یہ ہی حاکم عادل مالک نامی بنیا قابل نصف مرکز

۱۲۸۸

نقشہ ہاے نادر شطرنج

۴	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۴
۱۲۰۰	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	۱۲۰۰
۱۲۰۰	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	۱۲۰۰
۱۲۰۰	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	۱۲۰۰
۱۲۰۰	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	۱۲۰۰
۱۲۰۰	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	۱۲۰۰
۱۲۰۰	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	۱۲۰۰
۱۲۰۰	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	۱۲۰۰
۱۲۰۰	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	۱۲۰۰
۴	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۵	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۴

صنعت نو

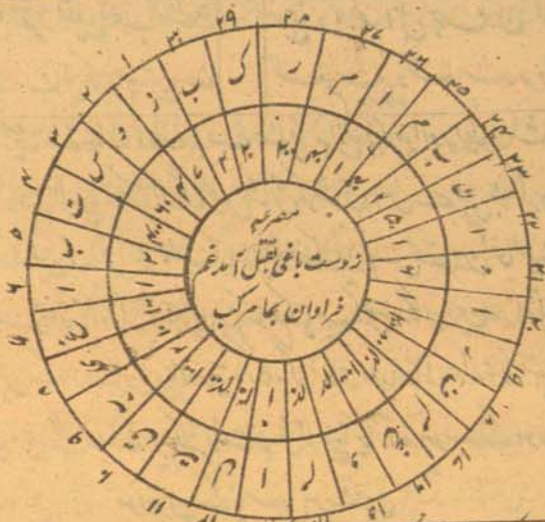
یہ وہ صنعت ہی کہ ایک مادہ مین لاکھہ تاریخین حاصل ہون اور اس قسم کی بھی اور تاریخ نظر نہین پڑی ایجاد خامہ جو یا ہی

یہ تاریخ حضور میو صاحب ویسراے گورنر جنرل بہادر کے انتقال کی ہی

خبر باید کہ نائب شاہ ازین جہان فنا گذشتہ	ہزار گریہ بچشم عالم تمام شور نشور برلب
بگفت ہاتف کہ جان احد زصد الم شد ہزار غم گو	ز دست باغی بقتل آمد غم فراوان بہام کب ۱۰۶۲

اس مادہ مین ایک لاکھہ بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہی اسیطرح سے کہ حرف اول کو شمار مین لاکر حرف ثانی کو چھوڑتے جاؤ اور تا آخر مصرعہ یہی عمل کرو اور پھر دوسرے حرف سے یہ عمل جاری کرو اور اسیطرح تیسرے اور چوتھ وغیرہ سے اور پھر آخر مصرعہ سے

پلٹ کر شروع کرو اور پھر درمیان سے کسی حرف کو فرض کرکے اوسکو اول مقرر کرو اسیطرح اس دور تسلسل سے ایک لاکھہ بارہ ہزار تاریخ حاصل ہونگی سمجھنے کے واسطے ذیل مین نقشہ بنا دیا ہی اوسمین امتحان کرلینا چاہیے



اس نقشہ مین کسی مقام پر کوئی حرف تجویز کرنا چاہیے اور اوس سے عمل مذکور کا معائنہ کرنا چاہیے مثلاً خانہ چہارم کے حرف تا کو لکھا اور پھر خانہ پنجم کے یا کو چھوڑ کر خانہ ششم کے الف کو لکھا اسیطرح ایک خانہ کو چھوڑکر دوسرے کو تا خانہ دوم حسب تفصیل ذیل لکھتے گئے ایک تاریخ حاصل ہوگی علی ہذا القیاس اسیطرح اور بھی تصور کرنا چاہیے

ت ا ی ق ل م غ ف ا ا ب ا ر ب د ۲ ۷ ۸ ۱

دیگر تاریخ نواب محمد ابراہیم علی خان بہادر والی ٹونک کی مسند نشینی کی ہی

والی ٹونک یعنے آن قدردان کامل	گردید چون زعشرت بر ملک خویش مالک

تاریخ آن ز ہاتف جستم صدا برآمد	شد بر سریر شوکت جم شہریار سالک ۱۲۸۹

دیگر

تاریخ جناب بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات کی ہی

بیگم مغفور گئین خب بہشت	ریخ و الم اہل جہان کو ہوا
یہ ہی پے سال کہا چرخ نے	ظلم شدہ ظلم شدہ واہ وا ۱۲۸۶

یہانتک تاریخہا ئے سادہ و مادہ ہا ئے صنائع بدائع ذکر ہوا اور بطور مثال دو دو و چار چار تاریخ پر اکتفا کیا گیا جس شائق کو شوق اس سے بھی بڑھکر ہو تو وہ رسالہ گنج اسرار مین کہ راقم نے تالیف کیا ہی ملاحظہ کرین اس مختصر مین گنجایش نتھی تھوڑے قاعدہ اور کمتر تاریخون پر اختتام کیا اب اکثر بزرگان دین اور نام آوران روے زمین کے مادہ بطور تاریخ اور نیز یادگار گذشتہ اور الفاظ اعدادی کہ بتبدیو نگے واسطے مفید ہین لکھے جاتے ہین اکثر وقت تلاش تاریخ بکار آمد ہو نگے اور اکثر مورخون کے پاس ہوتے ہین

الفاظ تاریخی

آ ۲ ا ۳ اب اپ بابا ۴ ابا جا اج ۵ باب با پ جب ببا جب اجا بج او ۶ بجا بجا ہا اہ ادا ابد باج با با ۷ ابد باد اوب راب جد بہ باجا وا او و با اہا ۸ جد ا ابا د از ادا ب جہ باد اجا وبہا بو باہ ۹ وا و دہ جو چہ جاہ چاہ ابو ہجا چہا و با ۔ ۱۰ باز جب اوح جز جا بجا ہد ا بجہ با دیا جب ابجد اجہا جاوہ ۲ جویا ہادی احیا بازی بیاز جیز بے بہا دیو دایہ ۲ بید و دود وجوہ آوازہ پدید زیبا جابا یا ۲۰ یک کی کو د زیبائے بے بہائے جہ بائے چاکہ

چیز سے طبیدہ جا ہا سے کد وآہ کجا بے ادئی ہی ہی ماک با و چو کا بہم حالا طلا ایل ڈول ولد بکی حلب بجل جبل ولہا بر ول ولوہ کل کل می یم حالہا ماہ حوالہ گو دک امداد محب ہمہ آمدہ مولاج جولاہ ڈولی لیجا و جلبی حبر ۶۰ جوان زبان وبان دون نو دکم نہا ودانہ دویم ہم آواز باد بان ہمیشہ کیل موہی کلبا زکی مواجہہ طولیہ باد بیما منبر اب باز آمدہ ادمی ہو لبیک جانو جا بنہا دل گو بے کلک ملی اہل دل حلوہ گاہ لیل سادہ جوانی زبانی ادیہ سودکن طاس کام جو نوید یا زیب حسب الحال یکم کی احکام حسب بل طبیا نجم لم سے دوبی باندازہ ناہید ۸۰ عطا چوگان نیک سگ کس عجز کو دن چو گنا عدد حام ہو سیل ید اللہ دیو بہا د اعداد سید ہا حبیب جزع بے نیاز کنی کین جانکاہ سولد لیلی کمنہ ۹۰ من فی کالنحا الملک نیل گوئید و للنبد جولان دہدیم بحمد اللہ نیکی دعوی وعید عطاے کسے یکزبان داعیہ عددی عجز سے سگ بچہ جاہلان طاف سیم اعدادی بے عدد ہیچل واژگون جو کا سے گنگ بے نیازی غنچبیہ داناول اجوف

ابواب حلم سل عائدہ باوفا لیئم لوند میگوید جو سے مال

۱۰۰ اکلیم صحب باد صبا و الا تزاد اطلس آشدول تکل لنگ صبح الا باللہ نیم ملیک کف بنمودین یمن ہم مس نیلی مہلکہ بجہنم زندہ دل کیسی ماہ امید فدوی نام جو اہل دین لیکن ہمدان ہنی فائدہ طائف ململ نکو ہیدہ ملکی سیل یوم الاحد سودل وام امید فوط ۲۰ مغم قسم عقل جہان فانی سقم نفع مفصل مدفوع اعجاز مسیح سفیل نفیس ۲۰ فکر صراط رسم کفر بکرم یکجہان بطرب یکرنگ قسم اطلس نمرود وسیلہ امن وامان منبر ۲۰ نشی گلگشن قیصر ہوش افزا

جامع علم و عمل فوج قاہرہ شمس مرجع وفا مبارک منزل شق ۵۰۰ گل محبت گل ہوت صحبت متین امتحان شر مست صیت کنف گفت تسلی عقدہ کشا کار نکروہ ستم مملت سمت دولت گم فتح بود ۶۰۰ قسمت عصمت تر شرق شگرف شمش رسم کفر امید گسستہ جلوہ ستانہ تعفن شمس عقل ۷۰۰ مسرت گرفت رستم گلخن مسخ شر روست بر دل تفکر تکفر فکرت شکل فردوس حمس مکرمت شمس ہنیر ۸۰۰ شگفت مستقر رخ خر گلشن ہوش افزا التقصیر قسم تر صبح مکرمت گنج خانہ الم طریق عداوت میر تعلیم ۹۰۰ فیضی مردان خدا تتق وست فشاند ملک خاطر گل خورمی ترش شتر ۱۰۰۰ اخلق کریم دامن شہرت خر فیض علی گلشن شرق رسم مسرت بعیش گفت فیض بے عدو تقصیر عقل شمش شرق امتحان ستم

اسقدر الفاظ تاریخی بنظر شتق لکھے گئے اسپر قیاس کرین اور انکو کام مین لاوین یا اس ترکیب سے اور سنوات کی بھی بناوین بہت بکار آمد ہین اب تاریخہائے قدیم لکھی جاتی ہین انسے بھی ایک طرح کا فائدہ متصور ہی

	تاریخہائے قدیم مطابق سنہ ۱۲۹۰ ہجری	
نام تاریخ	**حروف اعداد**	**اعداد سن**
تاریخ ابتدائے عالم از حکما	فظ ود ہطا	۱۹۵۵۴۹۸۰
تاریخ منجم	نظ و دا	۱۵۴۵۰
تاریخ آدم علیہ السلام	زاب ر	۷۲۱۷
تاریخ طوفان نوح علیہ السلام	ہنزطد	۴۹۷۵

نام تاریخ	حروف اعداد	اعداد سن
تاریخ ابراہیم علیہ السلام	زہ ب	۴۲۵۷
تاریخ داود علیہ السلام	طح ہج	۳۵۸۹
تاریخ موسیٰ علیہ السلام	وحاج	۳۱۸۴
تاریخ راجہ یدھشٹر	ہزطد	۴۹۷۵
تاریخ سکندر شاہ بادشاہ	ہحاب	۲۱۸۵
تاریخ ترکی از بادشاہ غازلم	زواو	۴۱۶۷
تاریخ بخت نصر بادشاہ	کوب	۲۶۲۰
سمت بکرماجیت	لطا	۱۹۳۰
ساکا بکرماجیت	وطزا	۱۷۹۶
تاریخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	جزحا	۱۸۷۳
تاریخ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	صبا	۱۲۹۰
تاریخ فصلی	فبا	۱۲۸۰
تاریخ فارسی یزدجردی	جد با	۱۲۴۳
تاریخ جلالی یعنے ملک شاہی	زطز	۷۹۷
تاریخ الہی یعنے اکبر شاہی	حاج	۳۱۸
	مادہ ہائے تاریخ بزرگان اسلام	
اسامی	**مادہ**	**اعداد سن**
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	احد اور احمد کے ہین دو الف	۱۱
حضرت ابوبکر خلیفہ اول	جابد	۱۳

حضرت عمر خلیفہ ثانی	جاوید	۲۴
حضرت عثمان خلیفہ سوم	او ابو حیا	۳۵
حضرت مولیٰ علی شیر خدا	از لب مہر سال انظہروان	۴۰
حضرت امام حسنؑ	از دل رنج سال غم سید یافت	۵۰
حضرت امام حسین شہید اکبرؑ	آہ واویلا بود تاریخ غم	۶۰
حضرت امام زین العابدینؑ	آہ عابد بود سال غم نگر	۹۵
حضرت امام محمد باقرؑ	باز جنان	۱۱۴
حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	موسیٰ ہادی ابد	۱۸۳
حضرت امام محمد جعفر صادقؑ	از عالم	۱۴۹
حضرت امام اعظم رح	علیم	۱۵۰
حضرت حسن بصری	قطب	۱۱۱
حضرت امام مالک رح	او امام مالک	۱۷۹
حضرت امام ابو یوسف رح	وائے ابو یوسف	۱۸۲
حضرت امام علی موسیٰ رضاؑ	مالک اوج جنان	۲۰۵
حضرت امام شافعی رح	مالک جاہ جنان	۲۰۴
حضرت امام محمد	فوق	۱۸۶
حضرت امام محمد تقیؑ	ہادی اہل عدن	۲۲۰
حضرت امام محمد نقیؑ	زاہد واصل بحق	۲۵۴
حضرت امام حسن عسکریؑ	ہادی ارم	۲۶۱

حضرت معروف کرخی	زاویہ نشین دوام	۲۰۰
حضرت بشر حافی	صاحب عدن	۲۲۵
حضرت امام احمد حنبل	ارم	۲۴۱
حضرت جنید بغدادی	قرب	۳۰۲
حضرت بایزید بسطامی	بزرگ	۲۲۹
حضرت اویس قرنی	با اہل	۳۹
حضرت ابراہیم ادہم	طالب باری بود	۲۶۷
حضرت شیخ شبلی	شبلی	۳۴۲
حضرت منصور حلاج	آہ انا الحق	۳۰۵
حضرت عبد اللہ انصاری	جنت آگاہ	۲۸۱
حضرت ذو النون مصری	مرد	۲۴۴
حضرت خواجہ حبیب عجمی	حبیب اہل دین	۱۲۲
حضرت شیخ ابو الفتح	شاہ عدن	۴۰۳
حضرت سالار مسعود غازی	آہ فردوس ایوان	۴۲۴
حضرت مرشد غزالی	رہبر کامل ابد	۵۰۵
حضرت پیر دستگیر غوث الاعظم قطب عالم حضرت سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی	الا باللہ است	۵۶۱
حضرت شیخ فرید الدین عطار	شاہ شہدا	۶۲۶
حضرت مولانا نظامی	فردوس آرام	۵۹۲

حضرت خواجہ خواجگان بادشاہ بادشاہ ہندوستان خواجہ معین الدین چشتی	جبیب خدا بگو سال او	۶۳۳
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی	آہ خواجہ بود	۶۳۳
حضرت شمس الدین تبریز	شمس مراد	۶۴۵
حضرت شہاب الدین	خلد	۶۳۴
حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج	اہل خلد	۶۷۰
حضرت شیخ سعدی شیرازی	وے طوطی گلشن ارم	۶۹۱
حضرت مولانا جامی	شہنشاہ ہادی	۶۷۱
حضرت شاہ بو علی قلندر	از جام وصال مست آمد	۷۲۴
حضرت امیر خسرو دہلوی	میر جاہ جنت بود	۷۲۵
حضرت نظام الدین اولیا	شاہ بحق شدہ	۷۲۵
حضرت نصر الدین چراغ دہلوی	شمع جہان گل گردید	۷۵۷
حضرت سلیم چشتی	صاحب فخر	۹۸۱
حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت	مخدوم اہل جہان	۷۸۵
حضرت خواجہ حافظ شیراز	بلبل بہشت زیبا	۷۹۱
حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند	خواجہ بعدن آمدہ	۷۹۱
سالار مسعود غازی	وائے سالار شہید گردید	۸۶۶
بدیع الدین شاہ مدار	ہادی ارکان بہشت	۸۳۸
مولانائے روم	طوطی گلشن جنت بود	۸۹۹

سید محمد گیسو دراز	گہر شگرف	۸۲۵
شاہ نعمت اللہ ولی	ولایت شد از اوج دنیا	۸۳۴
سید جلال بخاری	شمس پاک خلد	۱۰۵۷
حکیم سرمد	مجذوب شہید	۱۰۷۰
مرزا مظہر جان جاناں	گل منظہر	۱۰۹۵
شاہ باقی باللہ	باقی برہ خدا فانی	۱۰۶۶
مولانا عبدالحق دہلوی	محدث متین	۱۰۵۲
مجدد الف ثانی	مجدد الف ثانی بفردوس	۱۰۷۵
	تاریخہائے نام آوران جہان	
خلیفہ ہارون رشید	کام جوے اوج بقا	۱۹۳
سلطان محمود غزنوی	شاہ عدم	۴۲۰
چنگیز خان ہلاکو	جبہ دوزخ	۶۲۴
فردوسی طوسی	گل فردوس بودہ	۴۱۷
حکیم شیخ بو علی سینا	اجل داد آب شفا	۴۲۷
حکیم ناصر خسرو	کلی شفا	۴۸۱
خاقانی شاعر	شاعر جاوید	۵۹۵
انوری شاعر	شاعر باز بود	۵۹۱
محمد غوث گوالیاری	آن حاکم مریخ	۹۷۰
عرفی شاعر	ابو نظم	۹۹۹

فیضی فیاضی	فیض عدم	۱۰۰۴
تلسی داس شاعر ہندی	بلبل گلشن ہندوستان	۱۰۳۴
نواب خان خانان	ہاے حاتم ثانی	۱۰۳۶
غنی کشمیری شاعر	بہبود غنی	۱۰۷۹
مرزا محمد علی بیگ صائب	مالک نظم	۱۸۱
شیخ علی حزین	بلبل نازک دماغ	۱۱۸۷
شیخ ناصر علی شاعر	ناظم باد بقا	۱۱۰۹
نواب بنگش بانی مہمان سرائے	آرام جان دہر رفت	۱۱۸۵
ورود سرکار انگریز بہادر بہندوستان	جاے ہندوستان فتح نمود	۱۱۷۵
نواب نجیب خان نواب بجنور	شمس شجاعت بود	۱۱۸۶
نواب رحمت خان والی بریلی	بروح پاک آب رحمت رحمان	۱۱۸۸
ٹیپو سلطان	بازباغ جہان فانی	۱۲۱۳
رنجیت سنگھ والی لاہور	شجاعت ساکت	۱۲۵۸
	تاریخہاے خاندان تیموریہ	
امیر تیمور صاحب قران بادشاہ	مالک جاہ بہشت	۸۰۷
جلال الدین میران شاہ	خدیو بزم فنا	۸۱۰
سلطان محمد مرزا	شاہنشاہی ملک بقا	۸۵۵
سلطان ابو سعید مرزا	خسرو ابد	۸۷۳
سلطان عمر شیخ مرزا	عمر سلطان عمر آمد بپایان اسلے	۸۹۹

بابر بادشاہ	بہشت گیر	۹۳۷
شیر شاہ بادشاہ	مہر بہشت	۹۵۲
ہمایون بادشاہ	ہمایون مواگر کے کوٹھے سے لوآج	۹۶۰
شاہ طہماسب بادشاہ	شہنشاہ مدیوان فردوس	۹۸۴
سلیم شاہ بادشاہ	وے داخل محل ارم	۹۶۰
جلال الدین اکبر بادشاہ غازی	بعیب	۱۰۱۴
جہانگیر بادشاہ	خلوت	۱۰۳۶
شاہجہان بادشاہ	اہل عنم	۱۰۷۶
عالمگیر بادشاہ	شہنشاہ جاہ جنت	۱۱۱۸
محمد معظم شاہ	معظم جلیل	۱۱۲۳
محمد فخر الدین جہاندار شاہ	جہاندار شہ سے جہان وا چھوٹا	۱۱۲۵
فرخ سیر بادشاہ	فرخ باز ارم	۱۱۳۱
رفیع الدرجات بادشاہ	آہ رفیع الدرجات بعدن	۱۱۳۱
شمس الدین رفیع الدولہ بادشاہ	شمس الدین بخلد	۱۱۳۱
محمد شاہ بادشاہ	از ول ہند عیش رفت	۱۱۶۱
نادر شاہ بادشاہ	خوب شد مرد	۱۱۶۰
احمد شاہ بادشاہ	داخل جنت بود	۱۱۸۸
عالمگیر ثانی بادشاہ	عالمگیر ثانی مرا	۱۱۷۳
احمد شاہ درانی بادشاہ	احمد درانی فانی گشتہ	۱۱۸۴

تیمور شاہ بادشاہ	شہ تیمور بجرو	۱۲۰۷
محی الملة شاہ عالم	ہادی آخرت	۱۲۲۱
بیدار شاہ	سویا زمین کے اندر بیدار شکوہ ہا جو	۱۲۰۲
اکبر شاہ ثانی	اکبر شاہ ثانی بعدن اول	۱۲۵۳
ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ	داخل اوج خلد	۱۲۷۹
حضور ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریہ	شاہنشاہ ہندوستان ہے	۱۲۵۳
	تاریخہائے وزرائے لکھنؤ	
نواب سعادت خان برہان الملک	از زمین رفت سعادت ہیہات	۱۱۵۱ھ
نواب منصور خان صفدر جنگ	رفت منصور بخلد ماوے	۱۱۵۹ھ
نواب شجاع الدولہ	ہادی شجاعت گم شد	۱۱۸۸ھ
نواب آصف الدولہ	سخاوت نماند	۱۲۱۲
نواب وزیر علیخان	ہائے وزیر علی خان بہادر	۱۲۱۲
نواب سعادت علی خان	واسے ناظم دہر بود	۱۲۲۹
نواب غازی الدین حیدر	شد شہ خلد	۱۲۴۳
نواب نصیر الدین حیدر	شاہ جم رفت بملک عدم	۱۲۳۵
نواب منا جان	مرگ بجنت	۱۲۶۲
نواب محمد علی شاہ	شاہ رحمت شد	۱۲۵۸
امجد علی شاہ	خسرو بفردوس آمد	۱۲۶۳
واجد علی شاہ	شاہ ما از لکھنؤ خارج شدہ	۱۲۷۰

خاتمہ

الحمد للہ والمنة کہ رسالہ اسرار غیب بساعت سعید واوقات حمید روز جمعہ ۶ ماہ
جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۹ ہجری مقدس اختتام کو پہونچا باب مراد ختم تاریخ ہے
ناظرین کا مجو کی خدمت مین التماس ہے کہ سہو وخطا پر کہ خاصۂ بشری ہے نگاہ
نفرمائین اور الفاظ یا اعداد راقم کی غلطی سے کم و بیش ہو گئے ہون تو درست
کرین کسو اسطے کہ اس رسالہ مین اعداد سے بحث ہے اور اعداد مین اکثر
غلطی رہ جاتی ہے اصل مادہ کو ملاحظہ فرماوین کہ تاریخ کی جو تعریف ہے
کہ وقوع واقعہ پر دلالت کرتی ہو اور الفاظ مناسب حال مادہ کے ہون اور کنایہ
و اشارات کو غور کرین اور راقم کی جانفشانی پر خیال فرماوین کہ کسقدر اوقات
صرف کی ہے اور صنائع بدائع ملحوظ خاطر ہون کہ نئی نئی صنعتین درج کین ہین ہر چند
کہ ایک مدت سے شوق تاریخ ہے اور ہزار ہا تاریخ سوانحات کی لکھین مگر اس مختصر رسالہ
مین بلحاظ طوالت درج نہین کین اکثر رسالہ مشترکہ فقرات جنکے تاریخی ہین لکھے ہین اور
نظم مین کہے ہین رسالہ گنج اسرار مین کہ بڑی ضخامت رکھتا ہے داخل ہین اور اکثر جگہہ
ضرورت تاریخ سے الفاظ تکلفانہ آ گئے ہین او نپر نظر نہو بلکہ اونکے مدعا کو ملاحظہ
کیا جاوے اور اکثر اوقات ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ راقم نے کسی واقعہ کی تاریخ کہی ہے
اور اوسی سانحہ کی تاریخ اس ہیچمدان کے شاگردون نے اونہین الفاظ کے ساتھ یعنے
وہی مادہ لا کر سنایا ہے اور اکثر احباب سے بھی ایسا اتفاق ہوا ہے یہ توارد
کہلاتا ہے اسکا مضائقہ نہین یہ عذر اسواسطے ہے کہ شاید کوئی تاریخ اس رسالہ
کی کسی صاحب کے مشابہ نکل آوے تو اوسکو سرقہ پر محمول نکرین اگر وہی ایک دو تاریخ

سرقہ قرار پائیں تو اسقدر محنت برباد گئی اور پھر یہ تمام رسالہ کسکے کلام کا سرقہ
ہوا اگر یہ سب سرقہ نہیں تو ایک دو تاریخ بھی ہونگی اور جس عالی فہم کو کوئی تاریخ
راقم کی پسند آوے تو وہ ہمت مردانہ سے دعاے خیر میں یاد فرماوے کہ حاصل
کی اس تمام جانفشانی کا نتیجہ یہی ہی اور جہان خامہ زبان بریدہ سے کمی و بیشی
ہو گئی ہو تو وامن عفو میں چھپا دیں یا بنا دیں اور زبان طعن ورانہ نکریں
بقول شیخ علی حزین سے رسی آنگہ بدر رو ماکرچو ما ؛ خامہ گیری بدست و بنگار
اب دعا پر اسکو تمام کرتا ہون اور دعا ہی اپنے حق مین چاہتا ہون و السلام
علی بر رسولان بلاغ گرد و بس ؛ کر تمام اب اسکو جو یا تا کجا طول سخن ؛ مانگ لے
۱۸۶۳
حق سے دعا یہ قاعدہ مشہور ہو +
جو پڑہے اسکو بر آوے اوسکے دل کا مدعا +
چون گل خندان ہمیشہ
دہر مین مسرور ہو +
نوشتہ بماند سیاہ بر سفید
۱۲۹۰

تقریظ

تقریظ دلپذیر از نتائج افکار وحید العصر یکتاے روزگار عالم باعمل فاضل
بے بدل واقف رموز عقلی خازن کنوز نقلی مقبول احد الصمد
جناب مولوی سید محمد نیاز احمد صاحب سلمہ اللہ الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسن المقیتہ التی تصور بہا الناطقۃ عرائس الکلام حمد اللہ تعالی و تقدس و انسب الحرکۃ
التی تخیلہا المدرکۃ لنفائس المرام تدویر تسبیح الفکر فی خلق الارض الاغبر و الفلک
الاطلس ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایات لاولی الالباب
الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم فی الآفاق الاستوائیۃ والرحویۃ و
المائلیۃ و یتفکرون فیہا قائلین ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا ربنا عذاب النار
واحفظنا عن الورود علی الموارد المائلۃ و یدل علی وجودہ وجود ولا سیما الافلاک
فانہا تدل دلالۃ واضحۃ ساطعۃ لائحۃ علی حضرت الوجود الازلی الابدی الواجب القدیم
السرمدی لا یتطرق الی کونہ الفنا واصلا ولا یطرء علی وجودہ الضروری العدم مطلقا
حتی البلہ والصبیان یستدلون بوجودہا علی وجود الخلائق کما سئل عن البدوی
ای شے یدل علی وجودہ فاجاب متعجبا متحیرا قائلا ایہا الحاکمون علی الضمائر بالرسوخ
والاصرار و ایہا العالمون بالخبایا والاسرار البعرۃ تدل علی البعیر و اثر الاقدام
علی المسیر افسماء ذات ابراج والارض ذات فجاج ما تدلان علی اللطیف الخبیر
والرب القدیر بلی و افضل صلوۃ لا غایۃ لہا ولا انتہاء و نسلم تسلیمات لا امد لہا
ولا نقضا علی رسول الذی ملق رسم الکفر والرواسیم والضلال و اوضح لنا

طرق الحق والکمال ونہاناوہابا فی سبل الفساد والعناد وآمرنا ان شیا منہاج الرشاد
والوداد وعلے آلہ واصحابہ مصابیح الامم ومفاتیح الکرم وکنوز العلم ورموز الحکم قد قارعوا
علے الذین فکشفوا عنہ القوارع والکروب وسارعوا الے الیقین وصرفوا عنہ الھواء
والخطوب اما بعد فیقول العبد الحقیر المفتاق الے رحمۃ ربہ القدیر السید
البنیاد احمد صانہ اللہ تعالے من شر حاسد اذ احسد ان العلم فی ہذا العصر قد خبت
نارہ وولت الادبار انصارہ لاسیما علم استخراج التواریخ الذی ہو اشکل العلوم
والفنون وکان الطالبون مشتاقین الے تحصیلہ وتعلیمہ فلا فادتہم وا فادتہم کلفت
بعضا من الاحبۃ والاخوۃ والاشفقۃ والارفقۃ من ہو سہمانہ وسلطانہ الادیب
المفلق ذو اللسان الطلق نبراس الادبار افصح الفصحا تاج الماہرین سند الراسخین
الشعر لایدرک الواصف المطری خصائصہ وان یک سابقا فی کل ما وصف
السید محمد علی المرادآبادی سلمہ اللہ تعالے بکرمہ المادی وطول اللہ بقائہ
الے یوم ما نیا وے المنادی حتے سلم وانقضے ما کلفنا اللہم خط الاحبر العظیم
بجمعہ الکریم النجیم للمصنف المرصف والمقرظ المتکلف واوقعہ فی درجۃ القبول ما ہو

غایۃ المامول والمسؤل تاریخہ

حیرت الخیال

۱۲۹۰

تقریظ

تقریظ ریختہ قلم فیض تو ام شاعر نامی فاضل گرامی عربی زبان شیوا بیان
ناثر یکتا ناظم بے ہمتا عالم متین واجب التعظیم مولانا مولوی سلیم الدین تسلیم
نارنولی مدرس مدرسہ تعظیمی جیسے کہ فصاحت و بلاغت کی کان ہیں ایمان کی
جان ہیں خلیق و شفیق فقیر دوست باہمہ اوست کی تالیف ہی راقم کے عنایت فرما
کرم افزا ہیں حضرت رسالہ دیکھکر مسرور ہوے تقریظ مع تاریخ ارقام فرمائی

اللہ اللہ جامع الاخلاق لامع الآفاق شعر کے خضر تاریخ کے ہادی منشی سید
محمد علی صاحب جویا مرادآبادی سلمہ اللہ بالایادی نے کام کیا ہی
فن تاریخ گوئی مین نام کیا ہی کتاب سے کتاب تالیف کی ہی نئی قسم کی تصنیف
کی ہی بے جواب انتخاب ان ہذا لشئے عجاب اصناف تاریخ وقائع انواع
صنائع بدائع اختراعات بدیعہ ابتداعات رفیعہ شگرفیہا ہے بے انداز نازکیہا تازہ پر
مشتمل ہی کتاب کیا ہی نشرہ روح ہی ہیکل دماغ حرز دل ہی فقیر تسلیم نے حسب الامر
حضرت مولف اس نسخہ شگرف کو دیکھا تمام و کمال پڑھا واللہ بہت خوب پایا نہایت
مرغوب پایا کہہ سکتا تو کہان کوئی دیکھے تو جانے کہ میر جویا صاحب نے کیا کیا ہی
لطف طبیعت سے سحر کا رنگ دکھایا ہی کیون نہو ایسے سرو رنگین تہا و سراپا جواد
کو مبدا فیاض سے اس فن کا حصہ مل گیا ہی یون تو طبیعت اصناف سخن پر قادر ہی
اور جو کلام ہی نادر ہی سبحان اللہ ع مرحبا از باغ بر و ید گل روے سہد مست
مگر اس صنعت خاص مین حضرت کو وہ ید طولیٰ حاصل ہی کہ کسی کو دکھانا سنا فوت استعداد
کی بات ہی ملکہ خداداد کا یہ حال ہی کہ جو یا تاریخ کو تاریخ طلب کرنے مین جسقدر ساعت صرف ہوتی ہی

گویا یہ تاریخ کو کہ حضرت جویا ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ تاریخ نکالتے ہیں نہیں ہوتی اور پھر وہ تاریخیں
کہ سراپا صنائع اور بدائع سے مشحون ہیں اور باانیمہ ہر طرح سے صاف و دلکش
و موزون ہیں حساد کو رشک ہو تو ہو ہاں ہاں تسلیم ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من
یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم ✦ این دولت سرمد ہمہ کس را نہ دہند او ہیچکارہ آوارہ روسیاہ
سراپا گناہ اور ہوس تعلیم بحیر زتسلیم تو نے اس شکرف نامہ تا در ہنگامہ کو
دیکھا اور حظ اوٹھایا کوئی قطعہ تاریخ بھی لکھا نام تاریخی بھی پایا حضرت حاضر ہو لایا
وہے ہذہ

رسالہ میر جویا نے وہ لکھا ۔ کہ پیدا اوس سے ہین اصناف تاریخ
ہوا ہین نام تاریخی کا جویا ۔ کہا تسلیم نے ام التواریخ
۱۲۸۹ھ

تقریظ

تقریظ از منشی منسارام صاحب وصوسر تخلص ہاتفی وکیل سررشتۂ عمارت کہ شاعر
خوش بیان ناثر یکتای زمان سخندان و سخن سنج از ہمہ اعلیٰ سلمہ اللہ تعالیٰ

اے بے خبر ز تو خرد راز دان و وہم ۔ درک تو نیست کار من ناتوان و وہم
استغفر اللہ شان خداوند شان و وہم ۔ اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم

وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم

کے واندت خیال دل رازدان و وہم ۔ کے یابدت قیاس من ناتوان و وہم
کے سنجدت گمان تراز وی شان و وہم ۔ اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم

وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم

ہر چند تا ابد بدر راز سے کشید عمر ۔ گر رفت ہر بقا ببقا سے مزید عمر
اما گلے زباغ تمنا نچید عمر ۔ دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر

ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

ای ہاتف گم کردہ ہوش خموش یہ صحراے بے پایان اور دریاے ناپیدا کنار
اور یہ بے دست و پاے گفتار چپ رہ نعت نبوی میں جو کچھ کہنا ہے سو کہہ

تخمیس

اے نور حق ز پرتو روے تو جلوہ گر ۔ وے طالع دو کون ز خوے تو بہرہ ور
او حسن تو کہ مے وہد از راہ حق خبر ۔ تا چند گو میت کہ چہ مے آید م نظر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ای دل گم کردہ راہ تیرا خیال کدھر ہے کس بات پر نظر ہے حمد کا کہنا اگر محال ہے
تو نعت نبی کا بھی یہی حال ہے

در حمد خداوند جہان نتوان گہر سفتن ۔ فی نصیبے کو کہ ہم خاک در احمد تو ان رفتن
چہ دارد این و وگلشن غنچۂ امید نشگفتن ۔ زلاف حمد و نعت اولیٰ ست بر خاک ادب خفتن

سجودی میتوان بردن درودے میتوان گفتن

عقدہ کشایان اسرار معنی کو مژدہ اور نکتہ سنجان تاریخ دانی کو نوید کہ سید فیاض [illegible]
اپنے تلمیذ خاص کی وساطت سے ایک بزم اپنے کارخانہ کے متاع کی جلوہ گری کے
لیے آراستہ کی ہے اور نظارگیان باغ سخن سرائی کو ندائے صلاے عام دی ہے
کہ آئیں اور حظ دیدہ و دل اوٹھائیں

مژدہ اے عقدہ کشایان در معنی ہست | صلہ ای نکتہ سرایان سخن بے کم و کاست

گوش دارید و بیائید کہ غالب گویاست | رویش در عالم معنی کہ ز صورت بالاست

عقل فعال سراپردہ زد و بزم آراست

ہمدران بزم ازان بعد کہ از فرط نشاط | بادہ اے کہ بہ نیرنگ گذشت از افراط

گل بیفشاند دران انجمن فیض مناط | خوانداز دیدہ وری دیدہ وران را بہ بساط

تا ببینند کہ اسرار نہانی پیداست

اور وہ متاع کیا ہی ایک شاہد دلربا ہی کہ ہر ناز اسکا برہمزن آفاق ہی اور ہر عشوہ دلربائے عشاق سراپا جلوہ گاہ این و آن ہی گویا ہمہ تن جان ہی شعر

تا چند گہر ز راز سفتن | باید ہمہ آشکار گفتن

ہان اے ہاتف ہرزہ گو یہ کیا گفتار ہی کیسا ہنجار ہی اسی کو ملکون مین نرہ جو کچھ کہنا ہی صاف کہو یہ جو کچھ تو نے کہا اگرچہ خوب کہا بارے یہ تو کہو تلمیذ مبدء فیاض کون ہی اور بزم کیا ہی شاہد کس سے عبارت ہی ناز و عشوہ کسکی طرف اشارت ہی

مژدہ یاران راز خود را آشکارا میکنم

تلمیذ خاص مبدء فیاض کون عقدہ کشائی کے مظہر عون نکتہ سرائی کے مصدر صحن گلشن سخن کے باد صبا اسرار غیب کے گویا میر محمد علی صاحب جو یا کہ تاریخ کے پشت و پناہ ہین اور معما کے ہیدگاہ

ہم گردش سپہر چنو سے نہ آفرید | ہم چشم مہر و ماہ چنو سے دگر ندید

اور وہ بزم کیا ہی اونکی طبع عقدہ کشا اور شاہد کی تو نہ پوچھ کیا ہی قلم اوسکے وصف مین انگشت بدندان ہی اور ناطقہ سر در گریبان نہ اوسکو

تاب تحریر نہ اسکو مجال تقریر و نعم ما قال الغالب

خامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھیے | ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہیے

ہر نقطہ اسمین دہان محبوب ہی اور ہر تاریخ نایاب میان محبوب اور ناز انداز عبارت ہی اوسکی چستی عبارت و شوخی اشارت و نغزی ترکیب و شستگی ترکیب بندش موزون و اداے ناز مضمون سے اللہ اللہ وہ داد تصنیف دی ہی کہ گویا یہ طرز خاص ایجاد کی ہی کہان تک بیان کرون زبان بیکار رہی اور ناطقہ زبون شعر

دامان وصف تنگ گل حسن بیشمار | صد گویم و یکے نبود ہم ز صد ہزار

مثنوی

کیا رسالہ ہی لکھا جو یا نے | وصف اسکا کوئی کیا کر جانے

نقطہ نقطہ ہی وہ رنگین اسلوب | کہ ہی آرائش خال محبوب

پایہ دفع نظر بد کے لیے | حوریان چمن جنت نے

خال رخسار بہم کر کے چند | بھیجے ہین اسکے لیے جا ئینہ

اور سطرونکا بیان کیا کیجے | مگر اسطرح سے کچھ کہہ لیجے

کارخانہ مین قضا کے جو تھی | زلف خوبان سے سیاہی باقی

اوسکو صناع ازل نے لیکر | صرف سطر و نغین کیا ہی یکسر

اور دوائر کا بیان کیجے کیا | انجم چرخ ہین اونکا خاکا

اور مدات کا ہی وہ عالم | طول گیسو ہی بہت جس سے کم

الغرض وہ رسالہ ہر طرح کے صنائع و بدائع فن تاریخ پر مشتمل ہی اور تعلیم قواعد استخراج تاریخ مین مستقل

گر سخن یک چند در وصفش رود … ہاتفی عمر خضر ہم کم بود

مثنوی ہفتاد من کاغذ شود

اب کوئی قطعہ تاریخ ارقام کر اور اُسکو بدعاے قبول عام تمام کر قطعہ تاریخ

تالیف چو کرد میر جویا … مجموعۂ نو بفن تاریخ

ہاتف پے نام و سال با من … فرمود کہ اسوۂ تواریخ

دیگر

میر چہ خوش گفت کتاب عجیب … ہر کہ بخواند آنرا شدہ ارجمند

گفت بمن ہاتف غیب اینچنین … منتخب بے بدل و لپسند

ایضاً

خوش کتابے نوشت میر قت … آنکہ سرتاج جملہ احباب ست

سر اعداد و ور کرد سروش … گفت تاریخہاے نایاب ست

تقریظ

از شاعر یکتا سخن گوے بے ہمتا لالہ گنندی لال صاحب متخلص بہ منشی رو بکار نویس محکمہ عمارت جیپور

رب العالمین کو سجدہ اور رحمۃ العالمین پر درود آل کی ستایش اصحاب کی ستایش اما بعد سامعہ سے باصرہ کو مژدہ اور باصرہ سے دل کو نوید کہ نسیم بہاری نے رخ شاہدان نو خاستہ گلزاری سے نقاب اوٹھایا ہی اور پیر مغان نے در میکدہ فرخاری کو وا کیا ہی یعنے سر آمد سخنوران معنی گستر برگزیدہ کاملان ہنر پرور سخن گوے گرامی نہاد فن تاریخ مین اوستاد جناب منشی محمد علی صاحب جویا متوطن مراد آباد دام اللہ افضالہم سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبع رسانے شاہدان سخن یعنے تاریخہاے نو کو کس سے کہ خود

انکی طبع زاد ہین اور نتیجہ کا ایجاد ایک رسالہ مرتب کر کے جلوہ نما کیا ہی اور معشوقان معانی یعنے قواعد تاریخ دانی کو ایجاد کر کے بصد زیب و زین جلوہ دیا ہی سبحان اللہ کیا کیا نغز نغز تاریخین ہین کہ حرف حرف رشک وہ خط خوبان ہی اور نقطہ نقطہ داغ نہ خال محبوبان جو مادہ ہی شستہ و دلپسند ہی طبع بلند کا جگر بند کیا خود اوس سے کہی مرتبہ بلند ہی ہر ایک قاعدہ وہ نغز و دلربا ہی کہ دل فریبی معشوق کا نمونہ کیا رخ شاہد اداے معشوقی کا گلگونہ ہی ہر جگہ کی زبان ہر شہر کے روزمرہ مین وہ حق زبان ادا کیا ہی کہ خود محاورہ اُسکی ثنا گر مین ہمہ تن ثنا ہی بے تکلف ہر طرح کی وہ تاریخین نکالین ہین کہ اونکو سنکر بیخواست بھی زبان سے واہ واہ نکلتی ہی اور اہ و نکو کچھ ایسے بیساختہ پن مین ادا کیا ہی کہ بیساختگی محبوب بھی کف افسوس ملتی ہی حسن صنائع و بدائع کہ ہر چند حسن عاریت ہی فی نفسہ حسن ذات سے کم ہوتا ہی لیکن یہان غیرت افزاے حسن ذات ہی اور زیور استعارہ ہر چند مستعار کہلاتا ہی الا یہان بیشک وہ زینت صفات ہی واہ ان دونو کی کیا بات ہی وہ قالب شعر کے لیے جان ہی تو یہ آبحیات ہی

میر جویا نے لکھی ہی وہ کتاب … آج تک جسکا نہین دیکھا جواب

جسمین ہی تاریخ ہر اک قسم کی … شستہ و صافی تکلف سے بری

مادہ وہ شستہ ہین اور پاک صاف … جسکو کہیے دُر یکتا بے گزاف

مادون سے ہی عیان برجستگی … لفظ و معنی مین غضب دلبستگی

تہنیت کی اوسمین جو تاریخ ہی … لفظ سب آئے ہین اوسمین با ہمی

فرحت افزا غم زدا و دلکشا … راحت انگیز و لطیف و ذوق زا

جان جسم نغمۂ ناہید ہی … نشہ افزاے سبوے جمشید ہی

اور جو اوسمین ہی تاریخ وفات — گرچہ نعرے مین ہی وہ آب حیات
لیک ہی از روے طرز شاعری — رقت انگیزی مین اوسکو ساحری
الغرض جسطرح کی تاریخ ہی — التزام اوسکا ہی اوسمین ہر بہر

مین نے جو اوسکو دیکھا دل نے چاہا کہ اوسکی حسن و خوبی نے فرمایا کہ حق ستایش کچھ ادا ہو تاریخ اختتام کا جلوا ہو چند قطعات تاریخ دل نے مجھے دیے مین نے تحریر کیے وہی ہذہ۔

تاریخ ترتیب رسالہ

شاعرے نام آورے در سلک نظم — گوہر تاریخ گونا گون بسفت
من نمودم فکر ای منشی سروش — مبدٔ التاریخ تاریخش بگفت

۱۲۶۹

دیگر

بطبع شاعر کامل بشفقت فکر ست — بسلک نظم تواریخ را گہر سفت
بصنعت زبر و بنیات ہاتف غیب — ز ہر رسالہ تواریخ سال او گفتہ

۱۲۶۲

تاریخ اختتام

بر آمد عندلیب کلک استاد — برنگینی نوا سنج تواریخ
بمنشی فکر تاریخش چو رو داد — بگفتا ہاتفے گنج تواریخ

۱۲۹۰

دیگر

چو جویاے مورخ نکتہ پرواز — کہ طبعش آمدہ کان تواریخ
کتابے داد در تاریخ ترتیب — شدہ سالش بہارستان تاریخ

تقریظ

از نتیجۂ افکار شاعر خوش بیان رعنا جوان عطاء اللہ خان عطا تخلص عرف چاند خان شاگرد جناب شیخ غلام رسول صاحب متخلص بجنون

دشوار بہت ہی کچھ ہی حمد باری — اور نعت نبی سے بھی خرد ہی عاری
دشوار گزار دو نون راہین ہین مگر — کچھ عجز سے ہو تو سہل ہو دشواری

اللہ اللہ اے عطا تو اور فکر حمد کردگار تو اور اندیشہ نعت احمد مختار یہ دونون راہین ہین بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز تو یہان سلو آنکھون کے بل بھی چل نہین سکتا مصرعہ تا ترا پاے بود از سر این رہ بگریز نظم اللہ کی حمد مصطفیٰ کی تعظیم ٭ کیا کوئی کرے قلم کا سینہ ہو دو نیم ٭ وہ مشکل سخت ہی تو یہ امر عظیم ٭ اب کوئی کرے بھی کیا بقول تسلیم ٭ شعر

رہ بر دم تیغ رفتن آسان نبود — مہر رشتہ حق گرفتن آسان نبود

آل و اصحاب کی ستائش کا بھی یہی حال ہی ان مراتب کا حق ادا ہونا عقل بشری سے محال ہی شعر

پھر اب کیا رہا تو کہے گا جسے — خدا را ہی کہ بقول کسے
شعر
خدا را سجود و نبی را درود — بر آل و بر اصحاب رحمت فزود

اور ان راہون سے بچکر اگر تجکو جوہر سخن کی عیار گری منظور ہو تو اوسکی راہ اور ہی اور وہ کیا تجھسے دور ہی دیکھ تو منشی میر محمد علی صاحب جویا نے فن تاریخ مین کیا خوش طرز رسالہ لکھا ہی ماشاء اللہ کام کیا ہی رسالہ کیا ہی سحر سامری ہی رسالہ کیا ہی طلسم ساحری ہی اگر ایسا ہی شوق ثنا گستری ہی تو بیان کر گل و ریحان تحسین سے دامان تمنا کو بھر یہ وہ کتاب ہی کہ مورخ کے لیے رہنماے صواب ہی اور

شائقین تواریخ کے واسطے گنج نایاب

فن تاریخ مین جویا نے لکھی جب یہ کتاب / کہ ہی ایک نتیجۂ افکار کا در نایاب
دیکھکر اوسکو ہوے حضرت محسن بیتاب / اور یہ کہنے لگے جویا سے کہ واللہ جناب
حل کیے غنچۂ خورشید سے نکتے کتنے / عقد پروین سے لکھے تمنے معمے کتنے

غرض ہر نقطہ اوسکا دُرِ بے بہا ہی اور ہر سطر رشک دہ طرۂ لیلا ہر لفظ مہر و ماہ ہی ہر معنی نور نگاہ ہی ہر طرح کی تاریخین موجود ہین اور اوس شستگی کے ساتھہ ہین کہ گویا سلک لآلی در منضود ہین اسکے لیے جو میرے ذہن مین مادہ گذرا ہو واللہ اس کتاب کے لیے اسم بامسمّٰی ہی اور یہ جو مین نے کہا ظاہر و آشکارا ہی چنانچہ اوسکا گواہ قطعہ دل آرا ہی

قطعۂ تاریخ

چون حضرت جویا آن سرو چمن تاریخ / نو طرز کتابے کرد تالیف زہے خالش
تاریخ ہمین جستم ناگاہ عطا باشن / گفتا چہ تواریخ نایاب بگو سالش
اے عطا تا کو نہین تاب سخن / تو سخنور ہی نہ ہی کچھ مرد فن
بس کر اب دم مارنا بہتر نہین / گفتگوے شاعری تہ کر کہین
میر جویا نے لکھی ہی وہ کتاب / جسکا ممکن ہی نہین ہونا جواب

تقریظ

از نتائج افکار شاعر خوش بیان سخن گو و سخندان محمد امداد علی صاحب امداد تخلص تلمیذ و مولف رسالہ کہا

گلشن حمد اوس باغبان حقیقی کو سزاوار کہ جسکی تختہ بندی گلہاے بوقلمون سے خیابان جہان مین رونق و زینت ہی اور جمیع چمن نعت اوس فخر کائنات کو شایان کہ جسکی خاطر ظہور باغ خلقت ہی سبحان اللہ جل شانہ کیسے کیسے گل اس بوستان عالم مین شگفتہ ہین اور اوراق عزلت مین نہفتہ

ہین جیسے در کو دیکھیے او منشی محمد علی صاحب جویا گویا سبزہ زار ہین بلبل غنا ہین یعنی تو حضرت نامی عالی خاندان سے ہین علیؑ و بتولؑ کے جگر پارہ ہین حضرت کا ہر روز رنگ سخن تازہ حسن معنی بے اندازہ ہی کیجیے کسنے اسد قسم تک تاریخ گوئی مین سالہ لکھا ہی حضرت نے تالیف کر دکھایا واہ کیا رسالہ ہی شاعری کا قبالہ ہی تاریخین لکھی ہین یا جادو کیا ہی کوزہ مین بند دریا کو کیا ہی نئی نئی صنعتین قائم کین ہین برائے استفاضہ دائم لکھی ہین جناب مشتہر صاحب لکھنوی کو ایک مادہ پر ناز یہان اس کثرت پر نیاز کیون نہو مصرع
بہ بند شاخ پر میوہ سر بر زمین ؛ ایسے استاد زمانہ کو خط شاگردی لکھنا بجا ہی مدعی صاحب کے طرف خامہ انگشت نما ہی حضرت اب تو خط شاگردی لکھیے تاریخین مس لیجیے سبحان اللہ یہ دعوی اگر اسطرف سے ہوتا تو مناسب تھا قول مشہور تھا کہ اوستاد جویا کی ایک تاریخ کا جواب نہین اور تاریخون کا حساب نہین جن جن صنعتون مین اوستاد نے مادہ نکالے دوسرا اپنا لے تو جانین تب اوسکو مانین ارے بھائی یہان کیا کہین اونکا نظیر نہین بیجا تقریر نہین جسکو دعوی ہو کیے نہ کیے تو سنئے کیا سنئے جو امر ظاہر ہی ظاہر ہر شخص ماہر ہی عیان را چہ بیان بنان نہین محتاج بیان نہین حضرت کے روبرو تاریخ پانی پانی ہی روزمرہ کی کہانی نثر و دیکھو تو تاریخ نظم سے تو مادہ سے خالی نہین کس پر یہ حال خالی نہین جو منھ سے نکلا مادہ تھا اسیلیے کا شانہ کا زاویہ حادہ تھا شعر یہ فن اونکے لیے ہی اور وہ اس فن کے لیے دیکھو جسطرح لقمان مشتہر دنیوان حکمت مین بہ مطالب تاریخ ہنوز مدعا تمام کر سکے کہ حضور نے مادہ کہکر سنا دین کرامت دکھا دین الہام کا ہر وقت نزول ہی یہ شخص اسکا رسول ہی کیون امداد چھوٹا منھ اور بڑی بات کہان تو اور کہان وہ جامع کمالات

اونکے اوصاف کو دفتر چاہیے یہ مختصر مطول ہو جاویگی پس اسی پر اکتفا کر حاسد سے تو ڈر صاف کہدے کہ اس گنجینہ کو دیکھلے اوسکے بعد وہ کچھ کہے تو جان ورنہ ست مان یون تو کس کلام پہ اعتراض نہین کس زلف دلربا کے واسطے مقراض نہین حاسد کے دماغ مین رگ بیہوشی ہی ایسون کا جواب خاموشی ہی محض نشہ غفلت و عجب مین حاسد ہین لو سنلو اس طرز خاص کے حضرت جویا موجد ہین بس بس آمد آمد اب کوئی تاریخ لکھ کہ تو بھی خوش ہین اوسی خرمن فیض کا ہی کیا تاریخ لکھی سناوے حاسدونکو جلا دے ـ وہ ہے بڑا

قطعہ

میر جویا چہ عجب موجد طرز گشتہ
بہر تاریخ چو رفتم بتفکر امداد

اندرین نامۂ دلکش کہ بود گلشن فیض
گفت ہاتف ز دلم این گہر مخزن فیض
۱۲۹۰ھ

قطعہ

از طبعزاد والانہاد غالب دستگاہ سید احمد مرزا خانصاحب متخلص بہ آگاہ سلمہ اللہ تعالی شاگرد رشید مرزا اسد اللہ خان غالب

میر جویا نے وہ لکھی ہی کتاب
کہو آگاہ تم یہی تاریخ

دیکھنے سے ہی جسکے حیرانی
نادرہ ہی کتاب لاثانی
۱۲۹۰ھ

قطعہ

از نتیجۂ بلند شاعر ارجمند یکتا بلکہ بے ہمتا ذکی و فہیم متخلص بہ یکتا محمد عظیم ساکن ٹوجہ بھیم

عجب کتاب لکھی میر نے کہ آج تلک
کہا سروش نے یکتا کہ میر جویا نے

نظر سے گذری نہ اس فن مین دوسری پہلے
نئی کتاب یہ تاریخ مین لکھی کہدے
۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ

قطعہ تاریخ از نتائج افکار شاعر عالی وقار لالہ بیتا لال صاحب جوہر متخلص بہ غنی مدرس مدرسہ جیپور

ختم شد چون رسالہ جویا
سال تاریخ فی البدیہہ غنی

از عنایات فضل یزدانی
گفت ششم جہادی الثانی
۱۲۹۰

قطعہ

از نتیجۂ فکر بلند شاعر ارجمند لالہ ہیرا لال صاحب متوفی و متوسر برادر کہین لالہ بیتا لال صاحب

تالیف نمود میر جویا
ہاتف پے سال ختم موتس

چون نسخہ نو بغن تاریخ
گفتہ چہ جریدۃ التواریخ
۱۲۹۰

قطعۂ تاریخ

از نتائج افکار شاعر نامدار نظیر ثانی میر لطف علی صاحب لطف ساکن اونا و شاگرد رشید رشک

آنکہ جویا بسلک نظم متین
سال تاریخ اول من لطف

در تاریخ بے بہا سفتہ
فرحت طبع دوستان گفتہ
۱۲۹۰

قطعہ

از فکر شاعر نامی لالہ بدری لعل صاحب سررشتہ دار محکمہ بندوبست متخلص بہ بدر

چہ جویاے مورخ کرد تالیف
بسالش از زبان بدر جستہ

کتاب لاجواب مد تواریخ
عجب گلدستہ گلہاے تاریخ
۱۲۹۰ھ

قطعۂ تاریخ

از طبعزاد شاعر والانہاد لالہ گنگا سرن صاحب متخلص بہ سرن ساکن جیپور

نسخۂ تاریخ بے مثل و نظیر

حضرت جویا نے کیا اچھا لکھا

صنعت اعداد و را عداد مین	النسخة التاریخ سال اسکا لکھا
	تمام شد کتاب ہذا ۱۲۷۲ھ

خاتمۃ الطبع

شکر غیر متناہی بیچ درگاہ پروردگار کے کہ ان دنون رسالہ عدیم المثال قواعد تاریخ گوئی اور اُسکے مصطلحات مین انتخاب جسکا نام تاریخی **سرود غیبی** معروف بہ **خیابان تاریخ** ہے اسمین ہر طرح کی تاریخین تقریبات تہنیت اور تعزیت مین بصنعت کامل و مربع و سلسل تعمیہ و تخرجہ اور زبر و بینات مین لکھی ہین صنائع و بدائع تاریخ گوئی مین بہت عمدہ رسالہ ہے اہل شوق کی دید کے لائق مؤلفہ ماہر فن سخنور کامل فکر مولوی سید محمد علی جریا سے مرادآبادی مقیم ملک جیپور رسالہ مذکور بار اول حسب فرمایش مصنف موصوف اس مطبع مین چھپا تھا اب بار دوم بسبب خواہش اہل شوق کے مطبع نامی منشی نولکشور مین بمقام لکھنؤ محلہ حضرت گنج واقع ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ عیسوی موافق ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۹ ہجری حلیہ طبع دوبارہ سے آراستہ ہوکر آویزۂ گوش ہر زنگار ہوا اللہ تعالی مقبول اہل عالم فن ہووے کہ خاطر خواہ فروخت ہو اور بار سوم کی نوبت آئے

تاریخ نامور راجستان - بڑی عمدہ تاریخ مبسوط ہے مع نقشجات و تصویرات یہ کتاب دو جلد مین ہے جسکو صاحب ذیشان مورخ کامل لفٹنٹ کرنیل جیمس ٹاڈ صاحب بہادر سابق پولیٹیکل ایجنٹ حصہ غربی ریاستہاے راجپوتانہ نے نہایت صحت حال کے ساتھ مدون فرمایا اور بعد ملاحظہ و منظوری شاہ جارج چہارم بادشاہ انگلستان کے ۱۸۲۹ع مقام لندن مین چھپی اسمین ہر مقام کی موجودہ حالت اور گذشتہ کیفیت اور وہان کے باشندون کا حال بہت تصریح سے لکھا ہے اور مشہور مقامات و راجگان ناموران کی بھی تصاویر ہین چنانچہ مجمل تصریح ہر حال کی فہرست آغاز کتاب سے ظاہر ہے - دو جلد

صولت افغانی - اسمین واقعات فرمانروایان ہندوستان اور تحقیق انساب افغانان کمال تشریح سے مع شجرہاے خاندان قوم ہاے افغانان کے لکھے ہین مولفہ حاجی محمد زردار خان جاگیردار راج کرولی -

تاریخ چین - ملک چین کے حالات ابتدا سے طوفان سے نہایت ۱۸۸۰ء خوب مفصل اسمین ہین اور سواے اسکے اور اور عجائبات اور غرائبات مذکور ہین تصنیف جناب جیمس گارین صاحب بہادر -

تذکرۃ الکاملین - ذکر مشاہیر حکما و علما کا مع انکی تصاویر کے مولفہ منشی رام چندر پروفیسر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ -

اقوام الہند - ہند کی اقوام مختلف کا بیان ہے مولفہ منشی کشوری لال -

عجائبات روزگار - بیان عجائبات اشیا و مقامات مع تصاویر مولفہ جناب ماسٹر رام چندر بہادر -

تاریخ طلسم ہند - جسمین احوال تمامی راجگان ہند قبل برہما تا راجہ جد عشرت ہے اور بعد اختتام حکومت راجاؤن کے جو جو بادشاہ اسلامی گذرے انکا حال تا انقراض عہد دولت سلطان عالم واجد علی شاہ مصنفہ منشی ... صاحب شایان -

تاریخ عہد نامجات و اقرار نامجات و عطاے سند متعلقہ ریاستہاے ہندوستان سات جلد مین قیمت سابق ... تھی اب واسطے خریدار کامل ساتون جلد کے ایک ثلث

قیمت تخفیف کے ساتھ درج کیگئی اور اس سے
زیادہ کے خریدار کو نصف قیمت پر بھی مل سکتی ہے

۱۔جلد۔ مین عہدناجات واقرارناجات
وعطاے سند متعلقہ لفٹنٹ گورنری بنگال
بہار۔ جنیا۔ گوریسا۔ تتی پلور۔ اسام۔
کوچ بہار۔ سکم۔ وسرحدات جنوبی ومغربی
وشمالی وممالک کٹک۔ برہما۔ ملاین۔
پنشولا۔ پراگ ہین۔

۲۔جلد۔ مین عہدناجات واقرارناجات
وعطاے سند متعلقہ اضلاع شمالی ومغربی
ہندوستان۔ دہلی۔ رامپور۔ فرخ آباد۔
بنارس۔ اودھ۔ پٹیالہ۔ پنجاب۔ وممالک
سرحدی پنجاب وغیرہ ہین۔

۳۔جلد۔ عہدناجات وعطاے سند متعلقہ
خاندان پیشوا۔ ناگپور۔ بوندیل کھنڈ۔

۴۔جلد۔ مین عہدناجات واقرارناجات
وعطاے سند متعلقہ خاندانہاے
ملک راجپوتانہ وسط ہند مالوہ۔

۵۔جلد۔ مین عہدناجات و
اقرارناجات وعطاے
سند متعلقہ ریاستہاے حیدرآباد۔

میسور۔ کورگ۔ احاطۂ مندراس۔ جزیرہ
سیلون یعنے سنگلدیپ۔

۶۔جلد۔ مین عہدناجات واقرارناجات ع
متعلقہ پریزیڈنسی بمبئی یعنے ستارا۔ کلھا
ساونت واری۔ جاگیر ترہٹ۔ کلابہ۔ جنجیرہ
سورت۔ کیمبن۔ باسدا۔ جوار۔ شندی۔
بارمج۔ کچھی۔ گائیکوار۔ کاٹھیاوار۔ کچھ
پرجلن پور۔ سیاہن دانتا۔ لوناواڑا۔

۷۔جلد۔ مین عہدناجات واقرارناجات
وعطاے سندہاے متعلقہ سندھ۔ بلوچستان
فارس۔ ہرات۔ ترکستان۔ ساحلان عرب
افریقہ۔

تاریخ جدولیہ۔ اسمین احوال نبی اول
حضرت آدم سے تا امید حرجہ وکل حال تاریخی
ہرطبقہ کا انبیاء وائمہ وصحابہ وتمام سلاطین سے
جداول مین بطرز شایستہ لکھا ہو مدونہ ومولفہ
منشی خادم حسین اکبرآبادی۔

تاریخ نپولین بوناپارٹ مشہور شہنشاہ
فرانس کی تاریخ جسکا ترجمہ مولوی مشتاق حسین
صاحب نے فرمایا۔

